روزہ کے احکام

مؤلف: سید مجتبیٰ حسین

مترجم

سید حیدر عباس رضوی

نام کتاب: .... روزہ کے احکام

مولف: .... سید مجتبیٰ حسین

مترجم: .... سید حیدر عباس رضوی

تصحیح .... مولانا محمد باقر رضا

نظر ثانی .... مولانا شاہوار حیدر سعیدی

کمپوزنگ: .... منہال حسین خیر آبادی

پیشکش: .... نور اسلامک مشن

طبعہ .... اول رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

تعداد: ۵۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

عرض ناشر ۱۲
عرض مترجم ۱۳
مقدمہ ۱۶

روزہ کی اہمیت

روزہ کا فلسفہ ۱۹
رمضان کے معنیٰ ۲۰
روزہ کے معنی ۲۱
گزشتہ اقوام میں روزہ کی تاریخ ۲۱
روزہ کے مراتب ۲۱
واجب روزے ۲۲
حرام روزے ۲۳
مستحب روزے ۲۴
مکروہ روزے ۲۵
روزے سے معاف افراد ۲۵
روزے کی نیت ۲۶
آخر شعبان کی نیت ۲۷
ماہ رمضان کی نیت ۲۸
روزے کی نیت کا بھول جانا ۲۸
سحری کا وقت ۲۹
چاندنی راتیں ۳۰

افطار کا وقت ۳۰
افطار کے وقت نماز پڑھنا ۳۰

سفر میں روزہ

ماہ رمضان میں سفر کرنا ۳۱
ظہر سے قبل سفر پر جانا ۳۱
مسافر کے روزوں کی قضا ۳۲
سفر میں روزہ ۳۲
روزہ کی نذر کرنا ۳۲
وطن میں روزہ کی نذر ۳۴
اساتذہ اور طالب علموں (Students) کے روزے ۳۴
تحصیل کی جگہ ۴۰
پہلا سفر ۴۱
شرعی مسافت ۴۲

مبطلات روزہ

کھانا پینا ۴۳
مسوڑھوں کا خون ۴۳
دانتوں میں رہ جانے والی غذا ۴۴
سہواً کھانا ۴۵
غرارہ کرنا ۴۵
چیونگم چبانا ۴۶
بلغم کا اندر لے جانا ۴۶
روزے کی حالت میں دانتوں کا علاج ۴۷
مسواک (برش) کرنا ۴۷

دانتوں کی صفائی کا دھاگہ ۴۷
انجکشن لگانا ۴۸
آنکھ کی دوا ۵۰
عطر اور شیمپو ۵۰
خون کا ہدیہ (Blood Donation) ۵۰
پانی میں سر ڈبونا ۵۱
غوطہ خور افراد کا روزہ ۵۱
روزہ دار کا قے کرنا ۵۱
دھواں اور بھاپ ۵۱
سگریٹ پینا ۵۲
گاڑیوں کا دھواں ۵۲
بھاپ لینا ۵۲
جنابت ۵۳
جنابت اور قضا روزہ ۵۴
اذان سے قبل جنابت ۵۵
روزہ دار کا مجنب ہونا ۵۶
جنابت کا نہ جاننا ۵۷
غسل جنابت کا بھول جانا ۵۸
غسل جنابت میں تاخیر ۵۹
روزہ دار کے غسل کا باطل ہونا ۵۹
استمناء ۶۰
روزہ دار کا استمنا ۶۰
بلوغ کے وقت استمنا ۶۱

خودارضائی ۶۳
شہوانی فکر ۶۴
نامحرم کو دیکھنا ۶۴
بلیو(BLUE)فیلم ۶۴
جنسی روابط ۶۵
خوش فعلی ۶۶
ہنی مون ۶۷
خواتین کا علاج ۶۷
کذب ۶۷

جن لوگوں کیلئے روزہ توڑنا جائز ہے

بیمار کا روزہ ۶۹
گردے کے مریض کا روزہ ۷۰
دمہ میں مبتلا شخص کا روزہ ۷۰
آنکھ کی کمزوری ۷۱
بدن کی کمزوری ۷۲
دوا کا استعمال ۷۲
روزہ میں ضرر کا معیار ۷۳
ڈاکٹر کی رائے ۷۳
حاملہ عورت ۷۴
دودھ پلانے والی عورت کا روزہ ۷۶
حائضہ عورت ۷۷
حائضہ عورت کی روزہ کے لئے نذر ۷۸
عورت کا اپنی عادت روکنا ۷۸

روزہ اور بلوغ ۷۸
کمسن بچیوں کا روزہ ۷۹

قضا اور کفارہ

روزے کی قضا ۸۰
روزے کی قضا میں تاخیر ۸۰
روزے کی قضا کا بھول جانا ۸۱
بیمار کے روزے کی قضا ۸۱
قضا روزے کا توڑنا ۸۲
روزے دار کی نماز کی قضا ۸۲
مافی الذمہ روزہ ۸۲
باپ کے قضا روزے ۸۲
باپ کا روزہ اور بیٹی ۸۶
ماں کے قضا روزے ۸۶
اجارہ کا روزہ ۸۷
کفارہ میں تاخیر ۸۸
کفارہ کا مصرف ۸۹
کفارہ کی رقم ۸۹
امدادی کمیٹی اور خیراتی ادارے ۹۰
سادات اور کفارہ ۹۰
کفارہ اور سماجی امور ۹۰
کفارہ کی ادائیگی سے عاجزی ۹۱
بیوی کے روزہ کا کفارہ ۹۲
اولاد کے روزے کا کفارہ ۹۲

جان بوجھ کر روزہ چھوڑنا ۹۳

بالغ ہوتے وقت روزہ نہ رکھنا ۹۴

مستحبی روزہ ۹۴

مستحبی روزہ اور جنابت ۹۶

مستحبی روزہ توڑنا ۹۶

روزہ میں شوہر کی اجازت ۹۷

نذر کا روزہ ۹۷

مہینے کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے کا طریقہ ''رویت ہلال'' ۹۹

مراجع تقلید کے نظریات میں اختلاف ۹۹

ماہ رمضان کا ثابت ہونا ۱۰۲

جنتری اور کلنڈر کا نظام ۱۰۳

سفر میں رویت ہلال ۱۰۳

افق کا انتخاب ۱۰۳

حاکم شرع کا حکم ۱۰۵

عادل کی گواہی ۰۶

جدید ٹیکنالوجی ۱۰۶

اندازہ اور گمان ۱۰۷

زکاۃ فطرہ

فطرہ کا فلسفہ ۱۰۸

فطرہ کا مطلب ۱۰۹

اسٹوڈینٹ کا فطرہ ۱۰۹

شرعی منگیتر کا فطرہ ۱۱۰

ناشزہ (نافرمان بیوی) کا فطرہ ۱۱۰

جنین کا فطرہ ۱۱۱
زوجہ اور بیٹے کا فطرہ ۱۱۱
زوجہ کا فطرہ ۱۱۱
مہمان کا فطرہ ۱۱۲
چند گھنٹوں کا مہمان ۱۱۳
فقیر کا فطرہ ۱۱۴
مستحق فطرہ ۱۱۴
فطرہ اور رشتہ دار ۱۱۵
فطرہ اور مقروض ۱۱۶
فطرہ اور ثقافتی امور ۱۱۶
فطرہ وسادات ۱۱۷
فطرہ کی ادائیگی ۱۱۷
فطرہ کو الگ رکھنا ۱۱۷
فطرہ کی ادائیگی کا وقت ۱۱۸
وقت سے پہلے فطرہ دینا ۱۱۸
فطرہ کی جنس ۱۱۸
فطرہ کی مقدار ۱۱۹
فطرہ کی دوسری جگہ منتقلی ۱۱۹
مریض کے روزے کی قضا ۱۱۹
مدوطعام ۱۲۰
کفارہ ۱۲۰
کفارہ جمع ۱۲۰
کفارۂ روزہ کی قسمیں ۱۲۱

یوم شک کا روزہ ۱۲۲
خاموشی کا روزہ ۱۲۳
فقیر شرعی ۱۲۳
افق کا اتحاد ۱۲۳
حکم اور حاکم ۱۲۴
بعض فقہی اصطلاحات ۱۲۵
مراجع سے رابطہ ۱۲۷

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآله الطیبین الطاهرین

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **ان لکل شی دعامة ودعامة هذا الدین الفقه** (کنز العمال ۲۸۷۶۸) ہر شے کے لئے ایک ستون واصل ہے اور اس دین (دین اسلام) کی اصل واساس فقہ ہے۔

اس نورانی حدیث سے فقہ اور فقہ میں غواصی کرنے والے فقہاء کی اہمیت بخوبی روشن ہے اور تمام فقہاء کا متفقہ فیصلہ ہے، وہ مسائل جو انسان کی زندگی کے روزمرہ مسائل ہیں، ان کا جاننا واجب ہے یعنی اگر کسی نے ان مسائل کو نہیں سیکھا اور اس کا عمل خدا کی مرضی کے مخالف ہوا تو قیامت کے دن اسے عقاب کیا جا سکتا ہے

اس اہمیت کے مدنظر **نور اسلامک مشن** نے ہر سال رمضان المبارک اور محرم الحرام میں اپنے معاشرے، خصوصا جوانوں کو احکام دین سے آشنا کرانے کے لئے جگہ جگہ مساجد وامام بارگاہوں میں احکام کے پوسٹر اردو اور ہندی میں نشر کرنے کی ایک ادنی سی مہم چلائی ہے، اب اس مہم کی دوسری کڑی، کتاب کی صورت میں اپنے زندہ اور طالب حق معاشرہ کے لئے پیش کر کے بارگاہ پروردگار اور اس کے نائب برحق حضرت حجت عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے سامنے دست دعا بلند کرتے ہیں۔

بارالہا! ہم نے جو کام صحیح اور معاشرے کی بہتری کے لئے مناسب سمجھا اپنی تمام کوتاہیوں اور گناہوں کے ساتھ انجام دیا تو اس کو قبول کر اور ہمارے معاشرے کو ایسا بنا جن کو دیکھ کر قرآن کی یہ آیت زبانوں پر جاری ہو:

ان الله الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائكة (فصلت/۳۰)

وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت کی تو ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔

نور اسلامک مشن

عرض مترجم

عرصۂ دراز سے اس بات کی دلی تمنا تھی کہ کسی کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کروں۔الحمدللہ یہ تمنا بارآور بھی ہوئی اور متعدد مختصر ومفید کتب کا ترجمہ بھی کیا لیکن گردزمان طباعت میں مانع قرار پائی۔ یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کا ترجمہ بھی آج سے تقریباً دوسال قبل تمام ہو چکا تھا لیکن بعض مشکلات کی بنا پر اب جا کر یہ اس منزل میں پہنچی کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بہرحال اس کتاب کی افادیت سے کسی بھی صاحب خرد کو انکار نہیں ہوسکتا۔اکثر بلکہ یوں کہوں کہ اس کتاب میں موجود تقریباً سوفیصد سوالات مبتلا بہ ہیں۔

ترجمہ میں سلاست اور عام فہم ہونے کا خاص خیال رکھا گیا ہے البتہ اس میں کہاں تک میں کامیاب رہا ہوں اس کا فیصلہ خود آپ کو کرنا ہے۔ساتھ ہی ساتھ یہ گزارش بھی ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے مطلع فرما کر آپ بھی ثواب میں ہمارے سہیم ہو سکتے ہیں۔کتاب کے سلسلہ میں یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اس کتاب کا بغور مطالعہ کر لے تو یقیناً بہت سارے مسائل گھر بیٹھے حل ہو سکتے ہیں, یہ کتاب فقط ماہ مبارک رمضان اور روزہ سے متعلق سوالات پر مشتمل ہے۔

امید ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہیگا اور اس سلسلہ کی دیگر کتب بھی آپ کی خدمت میں پہنچتی رہیں گی ،ساتھ ہی ساتھ ان برادران کی قدردانی نہ کرنا جنہوں نے کسی بھی طرح اس الٰہی کام میں میری مدد فرمائی ناانصافی ہوگی ، میں اپنے تمام کرم فرما احباب ،مخصوصاً برادر عزیز مولانا محمد باقر رضا صاحب اور استاد ذوی الاحترام حجۃ الاسلام والمسلمین عالیجناب مولانا شاہوار حیدر صاحب قبلہ کا

صمیم قلب سے ممنون ومشکور ہوں جنہوں نے اس ترجمہ کی تمام تر مشغولیات کے باوجود تصحیح اور نظر ثانی فرمائی۔

رب کریم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ خدایا! تمام خادمان دین ومذہب کو صحت وسلامتی اور طول عمر مرحمت فرما۔ آمین بحق آل طہ ویس

سید حیدر عباس رضوی
حوزۂ علمیہ قم المقدسۃ
۱۰؍ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ.ق

مقدمہ

''سوال'' سے انسان کا رابطہ اپنی خلقت کے آغاز سے ہی ہے جب فرشتوں اور شیطان کے درمیان ہونے والی گفتگو میں اس نے مقام انسانیت کوسب پر واضح کیا تھا۔ صاحب دعوائے سلونی نے کتنے حسین انداز میں فرمایا ہے: ''**من احسن السؤال علم**'' و''**من علم احسن السؤال**''

جی ہاں! جس کے سوال پاکیزہ اور خوبصورت ہوں گے، علم و دانش اسکا جواب ہوں گے۔ کسی بھی معاشرے اور ثقافت کی ترقی اور استحکام حقیقت پسندانہ سوالوں اور عاقلانہ جوابوں میں پوشیدہ ہے۔

ایران اسلامی کے افتخارات میں سے ایک بات یہ بھی ہے ایک طرف اسکے پاس وہ پاک دل، ترقی پسند اور سوال کرنے والے جوان موجود ہیں، تو دوسری جانب اسے خدا نے ایسا غنی مکتب فکر عطا کیا ہے جس کی عظیم تعلیمات، حقیقت طلب پیاسے دلوں کے لئے آب سرد وشیریں کے مانند ہے۔

مرکزی ثقافتی ادارہ کے شعبۂ سوال وجواب نے ایک دوستانہ محفل کی بنیاد رکھی ہے تا کہ ''زمین اجابت'' سوالوں کے ''ابر رحمت'' کو اپنی آغوش میں جگہ دے کر علم کے ہرے بھرے پودے کو جنم دے۔ اگر ہم ایران کے مایہ ناز صاحب فکر جوانوں کے لئے انکی جولانیوں میں حوصلہ بن جائیں تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کیا ہوگا؟!

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یونیورسٹیز میں مؤسسۂ نمایندگی قائد انقلاب اسلامی نے

دینی ثقافت کی ترویج کیلئے علمی انجمنوں کی مدد سے دینی افکار، مشورہ، احکام وغیرہ جیسے مختلف موضوعات میں اسٹوڈنٹس کے ۵۰ ہزار سے زیادہ سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔

اس ادارہ کے مندرجہ ذیل ۸ علمی گروہ ہیں:

۱۔ انجمن قرآن وحدیث

۲۔ انجمن احکام، گروہ فلسفہ، کلام اور دینی تحقیق

۳۔ انجمن اخلاق وعرفان

۴۔ انجمن تربیت ونفسیات

۵۔ انجمن سیاست

۶۔ انجمن ثقافت وسماج

۷۔ انجمن تاریخ وسیرت

آپ کے ہاتھوں میں جو مجموعہ ہے وہ یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس کے ذریعہ کئے گئے سوالوں کا ایک حصہ ہے۔ جنکا جواب حجت الاسلام جناب سید مجتبی حسینی مدظلہ نے دیا ہے۔ اس مجموعہ کی خصوصیات اور اسے ترتیب دینے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

الف: سوالوں کے جواب انکے مدارک اور منابع کے ساتھ ہیں۔

ب: مشابہ جوابات، یکساں اور سلیس عبارت میں تحریر کئے گئے ہیں لہذا زیادہ تر جواب اقتباس کی صورت میں ہیں۔

ج: مزید یقین واطمینان کے لئے جوابات کے مدارک ذکر کرنے کے علاوہ، مراجع عظام کے دفاتر سے بھی استفتاء کیا گیا ہے۔

د: کتاب کی ترتیب میں، پہلا فتوا امام خمینیؒ کا ہے اور دوسرے مراجع (کہ جنکے نام حروف تہجی

کے اعتبار سے تحریر کئے جارہے ہیں) کے فتاوا انکے بعد مذکور ہیں۔

۱۔ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد تقی بہجت (قدس سرہ)

۲۔ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ مرزا جواد تبریزی (قدس سرہ)

۳۔ حضرت آیت اللہ الحاج سید علی حسینی خامنہ ای (دام ظلہ العالی)

۴۔ حضرت آیت اللہ الحاج سید علی حسینی سیستانی (دام ظلہ العالی)

۵۔ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی (قدس سرہ)

۶۔ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد فاضل لنکرانی (قدس سرہ)

۷۔ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ حسین نوری ہمدانی (دام ظلہ العالی)

۸۔ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ ناصر مکارم شیرازی (دام ظلہ العالی)

۹۔ حضرت آیت اللہ الحاج شیخ حسین وحید خراسانی (دام ظلہ العالی)

ہم خداوند عالم سے ان تمام مراجع کے درجات کی بلندی کیلئے دعا گو ہیں۔

آپ کے مشورے اور نقد وتبصرے ہمارے لئے انتہائی معاون ثابت ہوں گے۔

آخر میں ہم شعبۂ سوال و جواب کے معاونین اور مؤلف محترم کی مخلصانہ کوششوں، بالخصوص حجۃ اسلام سید محمد تقی علوی اور صالح قنادی کہ جنہوں نے اس مجموعہ پر نظر ثانی اور اسے آمادہ کرنے میں بہت زحمت اٹھائی ہے، کا شکریہ ادا کرتے ہیں نیز مکتب اہل بیتؑ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے اور سماج بالخصوص یونیورسٹیز میں دینی ثقافت کو ترقی عطا کرنے کیلئے ان افراد کی طول عمر کیلئے دعا گو ہیں۔

واللہ ولی التوفیق

صدر مرکزی ثقافتی ادارہ سید محمد رضا فقیہی

روزہ کی اہمیت

روزہ کا فلسفہ

سوال (۱) :روزہ کے فوائداوراسکے فلسفہ کی وضاحت کریں۔

جواب :روزہ کی بہت ساری حکمتیں اورفوائد ہیں۔ہم یہاں پران میں سے کچھ اہم ترین حکمتوں اورفوائد کی طرف اشارہ کررہے ہیں:

۱۔روزہ انسانی روح کولطیف ،اسکے ارادہ کوقوی اوراسکی خواہشات کومعتدل کرتا ہےاورتقویٰ و پرہیزگاری کی راہ میں آدمی کی مدد کرتا ہے۔(۱)

۲۔روزہ فقیرومالدار کے درمیان برابری پیدا کرنے کے لئے ہے تا کہ لوگ بھوک برداشت کرنے کے ذریعہ فقیروں اورمحروموں کو یادکریں اورانکے حقوق ادا کریں۔(۲)

۳۔روزہ دلوں کوآرام وسکون پہچانے کا ذریعہ ہے۔(۳)

۱۔''یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون''۔بقرہ/۱۸۳

۲۔اس سلسلہ میں متعدداحادیث واردہوئی ہیں رجوع کریں،من لایحضرہ الفقیہ ،ج۲،حدیث۱۷۶۹ -۱۷۶۶

۳۔امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں:''الصیام و الحج تسکین القلوب''۔بحارالانوار،ج۷۸،ص۱۸۳

۴۔روزہ کے بہت سے طبی فوائد ہیں روزہ کے ذریعہ جسم کوسلامتی اورتندرستی ملتی ہے ۔(۱) الیکسی سوفورین (روسی دانشور) نے روزہ رکھنے کو بہت سی بیماریوں (مثلاً خون کی کمی، آنتوں کی کمزوری، جوڑوں کے درد، ورم اور شدید درد، آنکھوں کی بیماری، شوگر، گردے اور جگر کی بیماری) کا علاج بتایاہے۔(۲)

رمضان کے معنیٰ

سوال(۲): رمضان کے معانی بتائیں

جواب: لغت میں ''رمضان'' کا مادہ ''رمض'' سے ہے اور گرمی کی شدت اور پتھر اور ریت پر سورج کی تپش کو کہا جاتا ہے چونکہ ماہ رمضان بھوک، پیاس اور سختیوں کو برداشت کرنے کا مہینہ ہے لہذا اسے رمضان کہا جاتا ہے، یہ مہینہ قمری مہینوں میں نواں مہینہ ہے اور ماہ رمضان تنہا وہ مہینہ ہے جس کا نام قرآن مجید میں آیا ہے (رمضان، خداوند عالم کے ناموں میں سے ایک نام ہے) اسی وجہ سے روایات میں صراحتاً یہ بات ذکر ہوئی ہے کہ رمضان تنہا استعمال نہ کیا جائے بلکہ کلمۂ ''ماہ'' کے ساتھ ملا کر بولا جائے یعنی ''ماہ رمضان'' کہا جائے، ماہ رمضان، تمام مہینوں پر فضیلت رکھتا ہے۔
کیونکہ تمام اہم آسمانی کتابیں (توریت، انجیل، زبور، متعدد صحف اور قرآن) اسی مہینہ میں نازل ہوئی ہیں۔ شب قدر اور امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی شہادت اسی مہینہ میں واقع ہیں۔ شاید انہیں تمام خصوصیات کی بنا پر ماہ رمضان کو روزہ کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔(۳)

۱۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''صوموا تصحوا'' روزہ رکھو تاکہ سالم ہو جاؤ۔

۲۔منقول از تفسیر نمونہ، ج۱، ص۶۳۲

۳۔تفسیر نمونہ، ج۱، ص۶۳۴؛ لسان العرب، مجمع البحرین، فرھنگ اصطلاحات فارسی؛ من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲، باب نوادر ص۱۶۹

روزہ کے معنی

سوال(۳): صوم(روزہ) کے لغت واصطلاح میں کیا معانی ہیں؟

جواب: ''صوم'' (روزہ) لغت میں کسی بھی چیز سے اجتناب اور پرہیز کرنے کو کہا جاتا ہے اور فقہ کی اصطلاح میں اذان صبح سے مغرب تک حکم خداوند عالم کی انجام دہی کی نیت سے ان آٹھ چیزوں سے اجتناب و پرہیز کرنے کو کہا جاتا ہے جن سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔(۱)

گزشتہ اقوام میں روزہ کی تاریخ

سوال(۴): روزہ کی تاریخ کس زمانہ سے متعلق ہے؟

جواب: بہت سے تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے درمیان روزہ رائج تھا، یہ لوگ غم واندوہ کے وقت اور توبہ وخوشنودیِ خدا کو حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھتے تھے تاکہ اس عمل سے خدا کے حضور میں اپنی عاجزی کا اظہار کریں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں۔ انجیل سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے چالیس دن و رات تک روزہ رکھا تھا (۲) قرآن میں واضح لفظوں میں ذکر ہوا ہے کہ یہ الٰہی فریضہ گذشتہ امتوں پر بھی واجب تھا۔(۳)

روزہ کے مراتب

سوال(۵): علمائے اخلاق نے روزہ کی روزۂ عوام، روزۂ خواص، اور روزۂ خواص الخواص میں درجہ بندی کی ہے کیا اسکی کوئی دینی دلیل بھی ہے؟

۱۔ کھانا پینا، جماع، استمناء، قے کرنا، کسی سیال چیز سے حقنہ کرانا، خدا رسولؐ اور ائمہؑ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا، گردو غبار کا حلق تک پہنچانا، پورے سر کو پانی میں ڈبونا، اذان صبح تک حیض ونفاس یا جنابت پر باقی رہنا۔

۲۔ تفسیر نمونہ، ج ۱، ص ۶۳۳ ۳۔ بقرہ/۱۸۳

جواب: علمائے اخلاق نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ درحقیقت احادیث میں موجود ان باتوں کا خلاصہ ہے جو اس سلسلہ میں ذکر ہوئی ہیں۔ امام محمد باقرؑ روزۂ عوام کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر ان چار چیزوں سے روزہ دار پرہیز کرے تو جس کام کو بھی انجام دے اس سے اسکے روزہ کو نقصان نہیں پہنچتا ہے کھانا، پینا، جماع اور پانی میں سر کو ڈبونا۔(۱)

امام جعفر صادقؑ روزۂ خواص کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بھی روزہ رکھو، تمہارے کانوں اور آنکھوں کو حرام چیزوں کے مقابلہ میں اور اسی طرح تمہارے تمام اعضاء و جوارح کو تمام برے کاموں کے سلسلہ میں روزہ دار ہونا چاہیئے۔(۲)

حضرت علیؑ روزۂ خواص الخواص کے بارے میں فرماتے ہیں: دل کا روزہ اور گناہ کی فکر سے بھی اجتناب کرنا پیٹ کے روزہ اور کھانے کے پرہیز کرنے سے افضل و برتر ہے۔(۳)

واجب روزے

سوال(۶): واجب روزوں کے نام بتائیں۔

جواب: واجب روزے سات ہیں:

۱۔ ماہ رمضان کے روزے

۲۔ کفارے کا روزہ

۱۔ من لایحضرہ الفقیہ، ج۲، ص۱۰۷

۲۔ بحار الانوار، ج۹۶، ص۲۹۲

۳۔ غرر الحکم و درر الکلم

۳۔قضا روزہ

۴۔نذر، عہد اور قسم کا روزہ

۵۔اجارے کا روزہ

۶۔اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ

۷۔حج تمتع میں قربانی کے بجائے روزہ(۱)

حرام روزے

سوال(۷):حرام روزوں کے نام بتائیں۔

جواب: حرام روزے (وہ روزے جنہیں نہیں رکھنا چاہیئے) دس ہیں:

۱۔عید قربان (عید الاضحیٰ) کا روزہ

۲۔عید فطر کے دن روزہ

۳۔ایام تشریق (۱۱/۱۲/۱۳ ذی الحجہ) میں ان لوگوں کے لئے روزہ رکھنا جو منیٰ میں موجود ہیں

۴۔شک کے دن (وہ دن جسکے بارے میں معلوم نہ ہو کہ آخر شعبان ہے یا اول ماہ رمضان) کے روزہ کو ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا

۵۔خاموشی کا روزہ

۶۔روزۂ وصال (دو روزہ رکھے اور ان کے درمیان کی شب میں افطار نہ کرے)

۷۔عورت کا مستحبی روزہ جبکہ اس سے شوہر کی حق تلفی ہو رہی ہو

۸۔اولاد کیلئے مستحبی روزہ جبکہ ماں اور باپ کی اذیت کا سبب ہو

۱۔العروۃ الوثقیٰ ، ج ۲، اقسام الصوم

۹۔مریض اور ہر اس شخص کا روزہ جس کیلئے روزہ نقصان دہ ہو

۱۰۔مسافروں کا روزہ سوائے ان مقامات کے جو استثناء کئے گئے ہیں (۱)

مستحب روزے

سوال (۸) مستحب روزوں کے نام بتائیں۔

جواب: سال کے ان تمام دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے جن میں روزہ رکھنا مکروہ یا حرام نہ ہو، لیکن کچھ دنوں کی زیادہ تاکید کی گئی ہے جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ ہر مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات کا روزہ

۲۔مہینہ کا پہلا بدھ جو کہ دس تاریخ کے بعد آتا ہو

۳۔ ہر مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ

۴۔مکمل رجب اور شعبان کے مہینہ یا ان دونوں مہینوں کی کچھ تاریخوں کا روزہ

۵۔عید نوروز کا روزہ

۶۔ ماہ ذی قعدہ کی پچیسویں اور انیسویں کا روزہ

۷۔ ماہ ذی الحجہ میں پہلی سے نویں تک کا روزہ

۸۔عید غدیر (۱۸/ذی الحجہ) کا روزہ

۹۔محرم کی پہلی اور تیسری کا روزہ

۱۰۔ ولادت پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۷/ربیع الاول) کا روزہ

۱۱۔ بعثت پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲۷/رجب) کا روزہ۔ (۲)

۱۔العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، اقسام الصوم؛ توضیح المسائل، مسئلہ ۱۷۳۹، ۱۷۴۵ ۔۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۴۸

مکروہ روزے

سوال(۹): مکروہ روزوں کے نام بتائیں۔

جواب: مکروہ روزے چار ہیں:

۱۔ عاشور کا روزہ

۲۔ عرفہ کے دن اس شخص کا روزہ جو روزے کی وجہ سے دعا نہ پڑھ سکے

۳۔ میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا مستحبی روزہ

۴۔ والدین کی اجازت کے بغیر اولاد کا مستحبی روزہ (۱)

روزے سے معاف افراد

سوال(۱۰): کن لوگوں پر روزہ واجب نہیں ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام کے فتاویٰ کے مطابق ان لوگوں پر روزہ واجب نہیں ہے:

۱۔ وہ ضعیف العمر افراد جنکے لئے روزہ مشقت اور اذیت کا سبب ہو

۲۔ اس حاملہ عورت کے لئے جسے خود یا اسکے حمل کو روزہ نقصان پہنچائے۔

۳۔ دودھ پلانے والی عورت جبکہ اسے یا اسکے بچے کو روزہ نقصان پہنچائے

۴۔ وہ بیمار کہ جسے روزہ سے نقصان پہنچ رہا ہو

۵۔ زیادہ پیاس لگنے کا مریض کہ جو پیاس کو برداشت نہ کرسکتا ہو

۶۔ جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو

۷۔ وہ عورت جسے خون حیض یا نفاس آرہا ہو

۱۔ العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، اقسام الصوم؛ توضیح المسائل، مسئلہ ۱۷۳۹-۱۷۴۵

۸۔سفر پر جانے والا وہ شخص جو دس دن رکنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو

۹۔اپنے اندر زیادہ کمزوری محسوس کرنے والا وہ شخص جسے روزہ اذیت پہنچائے اور روزہ اسکے لئے قابل برداشت نہ ہو

۱۰۔وہ شخص جو بے ہوش ہے یا کوما میں ہے

۱۱۔دیوانوں پر بھی روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔(۱)

روزے کی نیت

سوال۱۱:روزے کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام کا کہنا ہے کہ روزے کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان حکم خداوندی بجا لانے کی غرض سے اذان صبح سے لیکر مغرب کی اذان تک ان افعال کو انجام نہ دینے کا ارادہ کرے جو روزے کو باطل کرتے ہیں۔نیت میں ضروری نہیں ہے کہ دل سے نیت کو گذارے یا زبان پر جاری کرے۔(۲)

سوال(۱۲):عام حالات میں روزے کی نیت کا ابتدائی اور انتہائی وقت کیا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام فرماتے ہیں: ماہ رمضان اور نذرِ معین کے روزے کی نیت، اول شب سے اذان صبح تک ہے اور غیر معین روزے (مثلاً قضا روزے یا نذر مطلق کے روزے) کی نیت اول شب سے اگلے دن کے ظہر تک ہے۔ مستحبی روزے کی نیت اول شب سے دن کے اختتام

۱۔توضیح المسائل مراجع،مسئلہ۱۷۲۹،۱۷۲۵؛العروۃ الوثقیٰ،ج۲،کتاب الصوم،فصل فی طرق ثبوت الھلال

۲۔العروۃ الوثقیٰ،ج۲،نیۃ الصوم

(اس وقت تک کہ مغرب سے قبل نیت کرنے کا وقت بچا ہو) تک ہو سکتی ہے۔(۱)

سوال۱۳: رات میں میرا روزہ رکھنے کا ارادہ تھا، لیکن سحر کے وقت بیدار نہ سکا کہ نیت کرسکوں، طلوع آفتاب کے قریب آنکھ کھلی، ایسی صورت میں کیا میرا روزہ صحیح ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر روزہ کو باطل کرنے والی چیزیں انجام نہ دی ہوں تو روزہ صحیح ہے ۔(۲)

آخر شعبان کی نیت

سوال۱۴: مجھے نہیں معلوم کہ کل ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ہے یا ماہ شعبان کی آخری، کیا ایسی صورت میں روزہ رکھنا واجب ہے؟ روزہ کی کیا نیت کروں؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر روزہ رکھنا چاہیں تو ماہ رمضان کے روزے کی نیت سے روزہ نہیں رکھ سکتے بلکہ ماہ شعبان کے روزے کی نیت یا قضا روزے (اگر قضا ہو) کی نیت یا اسی طرح کسی اور نیت سے روزہ رکھیں۔ اس صورت میں اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تھی تو اس روزے کا حساب ماہ رمضان کے روزے میں ہوگا اور اگر دن کے کسی حصہ میں معلوم ہو جائے تو فوراً ماہ رمضان کے روزے کی نیت کرلیں۔(۳)

۱۔توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۵۲

۲۔العروۃ الوثقی، ج ۲، نیۃ الصوم

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۶۸، ۱۵۶۹؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۷۶، ۱۵۷۷

ماہ رمضان کی نیت

سوال (۱۵): ماہ رمضان میں ہر دن کی الگ الگ نیت کی جانی چاہئے یا ماہ رمضان کے شروع میں کی جانے والی نیت کافی ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر ماہ رمضان کی پہلی رات میں پورے مہینے کے روزے رکھنے کی نیت کرلے تو کافی ہوگی، لیکن بہتر (احتیاط مستحب) ہے کہ ماہ رمضان کی ہر رات میں بھی اگلے دن کے روزے کی نیت کی جائے۔(۱)

روزے کی نیت کا بھول جانا

سوال ۱۶: اگر ماہ رمضان کی پہلی رات، روزہ کی نیت بھول جائے اور زوال سے قبل اسے یاد آئے تو اسکے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیات عظام جواد تبریزیؒ اور وحید خراسانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر مبطلات روزہ کو انجام نہ دیا ہو تو اسے نیت کرنی چاہئے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور اگر مبطلات روزہ میں سے کسی کو انجام دیا ہو تو اسکا روزہ باطل ہے۔ لیکن (ماہ رمضان کے احترام کی خاطر) اذان مغرب تک مبطلات روزہ سے پرہیز کرے اور ماہ رمضان کے بعد اس روزہ کی قضا کرے۔(۲)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ اور آیۃ اللہ وحید خراسانی: اگر مبطلات روزہ کو انجام نہ دیا ہو تو اسے نیت کر کے روزہ رکھنا چاہئے اور احتیاط واجب کی بنا پر ماہ رمضان کے بعد قضا بھی کرے اور اگر ان مبطلات میں سے کسی کو انجام دیا ہو تو اسکا روزہ باطل ہے لیکن (ماہ رمضان کے احترام کی خاطر) اذان مغرب تک مبطلات روزہ سے پرہیز کرے اور ماہ رمضان کے بعد اس روزہ کی قضا کرے۔(۳)

۱۔ العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، نیۃ الصوم، مسئلہ ۱۵ ۲۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۶۱

۳۔ توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ مسئلہ ۱۵۶۱؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۶۹

سحری کا وقت

سوال(۱۷) :جو شخص سحر میں اذان کے اختتام تک کھانا کھائے اسکے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: روزہ کے لئے مبطلات روزہ سے پرہیز کا معیار صبح صادق کا طلوع ہونا ہے لہذا اگر اذان شروع ہوتے ہی اسے طلوع فجر کا اطمینان ہو جائے تو کچھ نہیں کھانا چاہیئے اور اگر لقمہ منہ میں ہوتو اسے نہیں نگلنا چاہئے لیکن اگر طلوع فجر کا یقین نہ ہوتو کچھ کھا سکتا ہے۔(۱)

سوال(۱۸):اگر شخص اس یقین کے ساتھ کچھ کھانے لگےکہ ابھی صبح کی اذان نہیں کہی گئی پھر اسکے بعد اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ اذان صبح کا وقت گذر چکا ہے تو اسکے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیۃ اللہ بہجت: کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر طلوع فجر کی تحقیق کے بغیر کچھ کھایا ہوتو اسکا روزہ باطل ہے اور اسے قضا بھی کرنی ہوگی۔(۲)

آیۃ اللہ بہجتؒ: اگر طلوع فجر کے بارے میں تحقیق کے بغیر کچھ کھالیا ہوتو احتیاط واجب کی بنا پر اسکا روزہ باطل ہے اور اسے اس روزہ کی قضا کرنی چاہیئے۔(۳)

نکتہ: مذکورہ شخص کا اگر چہ روزہ باطل ہو گیا ہے لیکن پھر بھی اسے افطار کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ اسے اذان مغرب تک مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا پڑیگا۔

۱۔توضیح المسائل مراجع ،مسئلہ۱۷۴۲اور۱۵۷۴

۲۔تعلیقات علی العروۃ ،آیات عظام امام خمینیؒ ،نوری ہمدانی ، فاضل لنکرانیؒ اور ناصر مکارم شیرازی ،ج۳فصل فیما تعلیق بالقضاء الرابع ؛آیۃ اللہ سیستانی ،آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ ،منھاج الصالحین مسئلہ۱۰۲۳ ،ھدایۃ العباد ،آیۃ اللہ صافی گلپایگانی ،ج۱،مسئلہ۱۳۳۶اور دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔وسیلۃ النجاۃ ،آیۃ اللہ بہجتؒ ،ج۱،مسئلہ۱۱۳۲

چاندنی راتیں

سوال۱۹): چاندنی راتوں میں نماز صبح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام خمینیؒ: چاندنی راتوں میں نماز صبح پڑھنے کے لئے کچھ دیر انتظار کرنا چاہئے یہاں تک کہ طلوع فجر کی روشنی واضح ہوجائے۔(۱)

امام خمینیؒ کے علاوہ تمام مراجع کرام: چاندنی اور غیر چاندنی راتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔نماز صبح کے وقت کا معیار طلوع فجر کا یقین اور وقت نماز کے داخل ہونے کا یقین ہے۔(۲)

افطار کا وقت

سوال(۲۰): کیا اذان مغرب کے شرع ہوتے ہی روزہ افطار کرنا جائز ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر اسے یقین ہو کہ وقت ہو چکا ہے تو جائز ہے لیکن اگر وقت داخل ہونے کا شک یا گمان ہو تو روزہ افطار کرنا جائز نہیں ہے۔(۳)

افطار کے وقت نماز پڑھنا

سوال(۲۱): اذان مغرب کے وقت، افطار کرنا بہتر ہے یا نماز مغرب وعشا کا پڑھنا؟

جواب: نماز مغرب وعشا کا پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر کوئی شخص اسکا منتظر ہو یا زیادہ بھوک لگی ہو کہ جس سے حضور قلب کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو افطار کرنا بہتر ہے۔(۴)

۱۔ استفتاءات، ج۱، احکام نماز، سوال ۱۹ و ۲۰

۲۔ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ ج۱ سوال ۲۳۱۔ استفتاءات آیۃ اللہ مکارم شیرازی ج۱ سوال ۱۰۴، استفتاءات آیۃ اللہ نوری ہمدانی ج۱ سوال ۱۰۳، جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۱، ص۱۹۳؛ دفاتر آیات عظام بہجتؒ، وحید خراسانی، خامنہ ای، سیستانی اور جواد تبریزیؒ۔

۳۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۷۴۲ ۵۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۵۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۵۸

سفر میں روزہ

ماہ رمضان میں سفر کرنا

سوال(۲۲): کیاماہ رمضان میں روزہ سے بچنے کیلئے سفر کیا جاسکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: ماہ رمضان میں سفر کرنے (اگر چہ روزہ سے بچنے کے لئے ہی کیوں نہ ہو) میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ماہ رمضان کی تیئیسویں تاریخ سے قبل اس کام کوانجام دینا مکروہ ہے۔(۱)

ظہر سے قبل سفر پر جانا

سوال(۲۳): ظہر سے قبل سفر کا ارادہ رکھنے والے شخص کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ اور آیۃ اللہ سیستانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر ظہر سے قبل سفر کرے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن حد ترخص تک پہونچنے سے قبل روزہ افطار نہیں کرسکتا ہے۔(۲)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ: اگر رات سے ہی سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا اور ظہر سے قبل سفر کرے تو اسکا روزہ باطل ہے لیکن حد ترخص تک پہونچنے سے قبل روزہ افطار نہیں کرسکتا ہے اور اگر ظہر سے قبل جانے کا ارادہ کیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے روزہ رکھنا چاہئے۔(۳)

آیۃ اللہ سیستانی: اگر ظہر سے قبل سفر پر جارہا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ افطار کر لینا چاہئے لیکن حد ترخص تک پہونچے سے قبل افطار نہیں کرسکتا ہے۔(۴)

۱۔العروۃ الوثقی، ج ۲، شرائط وجوب الصوم، مسئلہ ۴ و ۵

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۲۱، توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۲۹؛ دفتر آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، مسئلہ ۱۷۲۱

۴۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ سیستانی، مسئلہ ۱۷۲۱

مسافر کے روزوں کی قضا

سوال(۲۴): کیا ماہ رمضان میں سفر پر جانے والوں کو قضا کے علاوہ کفارہ بھی دینا ہوگا؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! صرف روزہ کی قضا واجب ہے اور کفارہ نہیں دینا ہوگا۔ لیکن اگر روزوں کی قضا کو اگلے سال کے ماہ رمضان تک نہ بجالائے تو تاخیر کی بنا پر ہر دن کے بدلہ ایک مد غلّہ کفارہ کے عنوان سے دینا ہوگا۔(۱)

سفر میں روزہ

سوال(۲۵): کیا قضا روزوں کا حالت سفر میں رکھنا جائز ہے؟

تمام مراجع کرام: نہیں جائز نہیں ہے۔(۲)

روزہ کی نذر کرنا

سوال۲۶: ماہ رمضان میں سفر پر جانے والا شخص کیا روزہ رکھنے کی نذر کرسکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں جائز نہیں ہے۔(۳)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۰۵، توضیح المسائل آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ ۱۷۱۳

۲۔تعلیقات علی العروۃ امام خمینیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، اور آیۃ اللہ فاضل لنکرانی ج ۲ شرائط صحۃ الصوم، الخامس، ہدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی ج ۱ مسئلہ ۱۳۵۴، منھاج الصالحین، شرائط صحۃ الصوم آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، آیۃ اللہ سیستانی، اور آیۃ اللہ وحید خراسانی، وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج ۱، مسئلہ ۱۱۴۳؛، دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔العروۃ الوثقی، ج ۲، نیۃ الصوم ۶۴

سوال(۲۷)::حرم امام حسینؑ میں زیارت سے مشرف ہوا، کیا وہاں پر روزہ کی نذر کر کے روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

آیات عظام :امام خمینیؒ، جواد تبریزیؒ، صافی گلپایگانی، فاضل لنکرانیؒ، نوری ہمدانی اور وحید خراسانی: سفر کے عالم میں روزہ کی نذر کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

آیات عظام: بہجت، خامنہ ای اور سیستانی: ہاں! سفر کی حالت میں روزہ کی نذر کرنا جائز اور صحیح ہے۔(۲)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: سفر کے دوران روزہ کی نذر میں اشکال ہے لیکن اگر نذر کر لی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اپنی نذر پر عمل کرے۔(۳)

سوال(۲۸): کیا سفر پر جانے سے قبل اپنے وطن میں، عالم سفر میں مستحبی روزہ رکھنے کی نذر کی جا سکتی ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: ہاں! یہ نذر صحیح ہے۔(۴)

۱۔استفتاءات، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج۱، سوال ۲۳۱، جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانی، ج۱، سوال ۵۸۴، دفاتر: آیات عظام وحید خراسانی، جواد تبریزیؒ، امام خمینیؒ اور صافی گلپایگانی

۲۔دفاتر: آیات عظام: بہجتؒ، خامنہ ای اور سیستانی

۳۔استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۲، سوال ۴۸۲ اور ۴۸۵

۴۔تعلیقات علی العروۃ، ج۲، شرائط صحۃ الصوم، الخامس، ہدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی، ج۱، مسئلہ ۱۳۵۴، منہاج الصالحین، آیات عظام: جواد تبریزیؒ، سیستانی اور، وحید خراسانی، شرائط صحۃ الصوم، وسلیۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۱۴۳؛ اور دفتر آیۃ اللہ خامنہ ای

وطن میں روزہ کی نذر

سوال(۲۹): کیا وطن میں رہ کر ماہ رمضان کے روزے یا اسکی قضا کے لئے یہ نذر کی جاسکتی ہے کہ اسے سفر میں رکھا جائے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! یہ نذر صحیح نہیں ہے۔(۱)

اساتذہ اور طالب علموں (Students) کے روزے

سوال(۳۰): وہ اساتذہ اور طلباء جو علم کی غرض سے کسی کالج، یونیورسٹی یا ہاسٹل میں دس دن سے کم رکتے ہیں، انکی نمازوں اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام خمینیؒ: نماز قصر پڑھے گا اور اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

آیۃ اللہ بہجت، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ اور آیۃ اللہ نوری ہمدانی: اساتذہ اور طلباء (Students) اگر دس دنوں کے اندر کم سے کم ایک بار اپنے وطن اور کالج جیسی جگہوں پر رفت و آمد کریں اور انکا یہ عمل (یعنی رفت و آمد) کچھ دنوں تک جاری رہے (اس طرح کہ عرف میں سفر انکا کام سمجھا جائے) تو راستہ میں اور کالج جیسی جگہوں پر انکی نماز پوری ہوگی اور روزہ بھی صحیح ہوگا۔

نکات: ۱۔ آیۃ اللہ صافی کے نزدیک سفر کو پیشہ ثابت کرنے کے لئے کم از کم چار مہینے رفت و آمد کرنا ضروری ہے۔

۲۔(پہلا سفر): مندرجہ بالا تمام اساتذہ اور طلباء جب کبھی دس دن سے زیادہ اپنے وطن میں رکیں تو درس و تدریس کی جگہ پر پہلی بار سفر کے وقت انہیں نماز قصر پڑھنی چاہئے اور روزہ نہیں رکھنا چاہئے

۱۔ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج۱، سوال ۵۸۱، استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۱۱۲۳

لیکن درس وتدریس کی جگہ اور وطن کے درمیان ایک بار سفر کر لینے کے بعد اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے کثیر السفر کی طرح عمل کرنا چاہئے یعنی نماز کو مکمل پڑھنا چاہئے اور روزہ بھی رکھنا چاہئے۔

۳۔آیۃ اللہ بہجتؒ: پہلا سفر آٹھ فرسخ کی مسافت طے کرنے کے بعد محقق ہوتا ہے۔اس اعتبار سے اگر درس وتدریس کی جگہ وطن سے آٹھ فرسخ کے فاصلہ سے زیادہ پر واقع ہو تو اس پہلے سفر میں ہی درس وتدریس کی جگہ (مثلاً کالج وغیرہ) پر انکی نماز پوری ہوگی اور انکا روزہ صحیح ہوگا۔

آیۃ اللہ خامنہ ای: اساتذہ وطلباء جو حصول علم پر مأمور کئے گئے ہیں یا جنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسفر کیا گیا ہے اگر دس دنوں کے اندر کم از کم ایک بار اپنے وطن اور یونیورسٹی کے درمیان رفت وآمد کرتے ہوں تو انکی نماز تمام اور روزہ صحیح ہوگا لیکن اسکے برخلاف دوسرے طلباء کی نماز، قصر ہوگی اور انکا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

نکتہ: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آیۃ اللہ خامنہ ای مساوی مرجع کی طرف رجوع کے مسئلہ میں احتیاط واجب کے قائل ہیں، طلباء اس مسئلے میں دوسرے مساوی مرجع تقلید سے رجوع کر سکتے ہیں (اس شرط پر کہ انکے مرجع تقلید کے نزدیک مساوی مرجع سے رجوع کرنا جائز ہو اور مسافر طلباء کی نماز کو پوری اور انکے روزہ کو صحیح سمجھتا ہو) (مثلاً آیۃ اللہ بہجتؒ)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ: طالب علم اگر دس روز کے اندر اپنے وطن اور مقام تعلیم مثلاً یونیورسٹی کے درمیان رفت وآمد کر رہا ہو تو اسے احتیاط کرنی چاہئے یعنی نماز کو تمام بھی پڑھے اور قصر بھی پڑھے اور اگر اس نے روزہ رکھا ہو تو اسکا روزہ صحیح ہے اور اس روزے کی قضا بھی نہیں ہے۔استاد اگر ہر ہفتہ تدریس کے لئے مسافت شرعی کی حد تک سفر کر رہا ہو (اگر اسکی تدریس کی مدت دو مہینے یا اس سے زیادہ ہو) تو اسے نماز پوری پڑھنا چاہئے اور روزہ رکھنا چاہئے۔

نکتہ: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آیۃ اللہ تبریزیؒ اس مسئلہ میں احتیاط واجب کے قائل ہیں لہذا انکی تقلید کرنے والے اس مسئلہ میں انکے مساوی مرجع تقلید یا کسی اور دوسرے اعلم سے رجوع کر کے اپنی نماز کو پوری پڑھ سکتے ہیں اور روزہ رکھ سکتے ہیں۔

آیۃ اللہ سیستانی ا: اگر اساتذہ اور طلباء کی مدت تعلیم و تدریس کم از کم دس سال تک جاری رہے اور وہ لوگ وہیں رہنے لگیں (مثلاً ایک سال میں چھ مہینے یا کچھ تعلیمی سالوں میں کم از کم تین مہینے) جاری رہے تو انکا شمار کثیر السفر افراد میں ہوگا اور انکی نماز تعلیم کی جگہ پر اور وسط راہ میں مکمل اور انکا روزہ صحیح ہوگا۔

نکتہ ا: دونوں صورتوں میں اگر پہلے مہینے میں دس دن اقامت کا قصد نہ کریں تو انہیں احتیاط کرنی چاہئے یعنی انہیں اپنی نمازوں کو قصر اور مکمل دونوں طریقوں سے پڑھنی چاہئے اور اسی طرح روزہ بھی رکھنا چاہئے ساتھ ہی ساتھ ان روزوں کی قضا بھی کرنی چاہئے۔

نکتہ ۲: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے آیۃ اللہ سیستانی مساوی مرجع تقلید کی طرف رجوع کرنے کو جائز جانتے ہیں انکے مقلدین اس مسئلہ میں دوسرے ان مساوی مرجع تقلید سے رجوع کر سکتے ہیں جو نماز کو مکمل اور روزہ کو صحیح مانتے ہیں۔

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: (ا) اساتذہ اور طلباء اگر بڑی مدت کے لئے (مثلاً ایک سال یا اس سے زیادہ) تعلیم یا تدریس کی جگہ پر رکیں تو وہ جگہ انکے وطن کے حکم میں ہوگی اور نماز و روزہ دونوں وہاں مکمل ہوں گے اور لگاتار دس دنوں تک وہاں پر رکنا انکے لئے شرط نہیں ہوگی۔

(۲) وہ لوگ جو ہر دن یا ایک ہفتہ میں کم از کم تین دن تعلیم یا تدریس کی جگہ جاتے ہیں یعنی صبح تعلیم یا تدریس کی جگہ جاتے ہیں اور شام کے وقت واپس آجاتے ہیں اور انکا یہ عمل کچھ دنوں تک جاری رہتا ہے انکا شمار کثیر السفر لوگوں میں ہوگا اور انکے نماز و روزہ اس جگہ پر اور رفت و برگشت کے

وقت مکمل ہونگے۔

آیۃ اللہ وحید خراسانی: اگر ایک ہفتہ میں کم از کم وطن اور یونیورسٹی یا کالج کے درمیان چار دن رفت وآمد کریں اور انکا یہ عمل ایک سال یا اس سے زیادہ دنوں تک جاری رہے تو وہ جگہ انکا وطن شمار ہوگی ۔وہاں پر انکی نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا۔اور راستے میں انہیں احتیاط کرنی چاہئے یعنی نماز قصر اور مکمل دونوں طریقے سے پڑھیں اور اسی طرح روزہ بھی رکھیں اور بعد میں روزوں کی قضا بھی کریں اور اگر رفت وآمد تین دن ہو تو ایسے موقع پر بھی احتیاط کرنی چاہئے۔(۱)

سوال(۳۱): اساتذہ اور طلباء اگر دس دنوں سے زیادہ تعلیم یا تدریس کی جگہ پر رکنے کے ارادہ سے رہیں تو انکی نمازوں اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اس طرح کے لوگوں کی نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا۔

نکتہ: اگر شروع سے ہی یقینی طور پر دس دن رکنے کا قصد وارادہ رکھتے ہوں اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد کسی وجہ سے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کرلیں تو انکی نماز اور روزہ تحصیل کی جگہ پر مکمل ہوگا۔

سوال(۳۲): وہ طلباء جو ہاسٹل میں دس دن یا اس سے زیادہ رکتے ہوں اور ہاسٹل سے کالج یا یونیورسٹی رفت وآمد کررہے ہوں اور ہاسٹل سے کالج یا یونیورسٹی کا فاصلہ چار شرعی فرسخ (۲۲/۵ کلومیٹر) سے کم ہو تو انکی نماز اور روزوں کا حکم کیا ہے؟

جواب: امام خمینیؒ: اگر دس دنوں میں صرف ایک بار دو گھنٹے کے لئے ہاسٹل سے یونیورسٹی جائیں تو نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا ورنہ نماز قصر ہوگی اور روزہ صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

۱۔ دفاتر: تمام مراجع

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۳۳۸

آیت اللہ خامنہ ای: اگر دس دنوں میں ایک یا دو گھنٹے کے لئے ایک دن میں (یا چند دنوں میں کہ جسے ملا کر دن کا ۳/۱ یا رات کا ۳/۱ حصہ ہو رہا ہو) ہاسٹل سے یونیورسٹی جائیں تو انکی نمازیں مکمل اور روزے صحیح ہونگے ورنہ نماز قصر ہے اور روزہ صحیح نہیں ہے۔(۱)

آیۃ اللہ جواد تبریزی: احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو قصر اور مکمل کے درمیان جمع کر کے پڑھیں اور اگر روزہ رکھ لیں تو صحیح ہوگا اور اسکی قضا نہیں ہوگی۔(۲)

آیات عظام: بہجتؒ، سیستانی، فاضل لنکرانیؒ، صافی گلپایگانی، مکارم شیرازی، نوری ہمدانی، وحید خراسانی: مذکورہ صورت میں نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا۔(۳)

سوال۳۴: اگر استاد یا طلباء اتفاقاً محل تعلیم یا تحصیل کے علاوہ کسی دوسرے شہر سفر پر چلے جائیں تو انکی نماز و روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیۃ اللہ سیستانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: نماز قصر ہے اور روزہ صحیح نہیں ہے۔(۴)

آیۃ اللہ سیستانی: نماز مکمل اور روزہ صحیح ہے۔(۵)

۱۔ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۶۵۹

۲۔ دفتر: آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ

۳۔ دفاتر: آیات عظام: نوری ہمدانی، سیستانی، مکارم شیرازی، بہجتؒ، صافی گلپایگانی، فاضل لنکرانیؒ، وحید خراسانی

۴۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۳۰۷، توضیح المسائل آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۳۱۶، آیۃ اللہ خامنہ ای، اجوبۃ الاستفتائات، س ۶۴۵

۵۔ توضیح المسائل مراجع، م ۱۳۰۷

سوال۳۴: وہ اساتذہ جو ایک ہفتہ میں ایک دن یا کچھ دن تدریس کی جگہ (کہ جس جگہ کا فاصلہ وطن سے شرعی مسافت سے زیادہ ہے) رفت وآمد کرتے ہیں: مندرجہ ذیل دوصورتوں میں تدریس کی جگہ اور راستے میں انکی نمازوں اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

الف: تدریس کی جگہ ایک شہر ہے۔

ب: تدریس کی جگہ مختلف شہر ہے۔

جواب: امام خمینیؒ: نماز قصر ہے اور روزہ صحیح نہیں ہے۔

آیۃ اللہ وحید خراسانی: اگر ہفتہ میں چار دن تدریس کی جگہ رفت وآمد کریں تو انکی نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا، اگر تین دن سفر میں ہوں تو احتیاط کی بنا پر انہیں نماز قصر اور تمام کو جمع کرنا ہوگا۔ احتیاط کی بنا پر روزہ رکھنا ہوگا اور ان روزوں کی قضا بھی کرنی ہوگی۔ اور اگر تین دن سے کم ہو تو نماز قصر ہے اور روزہ صحیح نہیں ہے۔

آیۃ اللہ سیستانی: اگر ایک مہینہ میں دس دن یا اس سے زیادہ سفر میں رہیں اور انکا یہ عمل ایک سال میں چھ مہینے اور ایک سال سے زیادہ کی مدت میں تین مہینے تک جاری رہے تو انکی نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا۔ اگر ایک مہینہ میں آٹھ یا نو دن سفر میں رہیں تو انہیں احتیاط کرنی چاہیئے یعنی نماز کو قصر اور مکمل دونوں طریقوں سے پڑھیں اور روزہ رکھیں اور ان روزوں کی قضا بھی بجالائیں۔(۱)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ: اگر ہفتہ میں کم از کم ایک بار تدریس کے لئے وطن اور یونیورسٹی کے درمیان رفت وآمد کرتے ہیں تو نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا۔ اگر انکی رفت وآمد آٹھ یا نو دنوں میں ایک بار ہو رہی ہو تو انہیں احتیاط کرنی چاہیئے یعنی نماز کو قصر اور مکمل دونوں طریقوں سے پڑھیں اور اگر روزہ رکھ لیں تو صحیح ہوگا قضا کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

۱۔ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج۱، صلاۃ المسافر، الخامس اور Sistani.org، نماز مسافر

۲۔ استفتاءات، سوال ۴۹۸، ۴۷۲

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: اگر چار مہینے تک رفت وآمد جاری رہے تو نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا۔(۱)

آیۃ اللہ بہجت، آیۃ اللہ خامنہ ای، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی: اگر انکی رفت وآمد کا سلسلہ اتنے دنوں تک جاری رہے کہ عرف انکے اس کام کو انکا مشغلہ کہیں تو انکی نماز مکمل اور روزہ صحیح ہوگا۔(۲)

تحصیل کی جگہ

سوال(۳۵): کیا تعلیم کی جگہ وطن کے حکم میں شامل ہے؟

جواب: آیات عظام سیستانی، مکارم شیرازی، اور وحید خراسانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: نہیں! وطن کے حکم میں نہیں ہے۔(۳)

آیۃ اللہ سیستانی: اگر دوسال یا اس سے زیادہ تک، ہفتہ میں دو دن مکمل طریقہ سے رکتا ہے تو وہ اس کا وطن شمار ہوگا۔(۴)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر ایک سال یا اس سے زیادہ تک، ہفتہ میں پورے تین دن رکتا ہے تو وہ اس کا وطن شمار ہوگا۔(۵)

آیۃ اللہ وحید خراسانی: اگر ایک یا اس سے زیادہ تک، ہفتہ میں چار دن سفر پر رہے تو وہ اسکا وطن کہلائے گا۔(۶)

۱۔جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۱، نماز مسافر

۲۔استفتاءات، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج۱و۲، نماز مسافر، توضیح المسائل، آیۃ اللہ بہجت، نماز مسافر، پانچویں شرط

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۳۲۹؛ دفاتر: آیات عظام خامنہ ای و بہجتؒ

۴۔آیۃ اللہ سیستانی: Sistani.org، نماز مسافر

۵۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۲۷۲

۶۔دفتر: آیۃ اللہ وحید خراسانی

پہلا سفر

سوال(۳۶): پہلے سفر میں مسافر طلباء کی نماز اور روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام خمینیؒ اور آیۃ اللہ خامنہ ای: ہر سفر میں اسکی نماز قصر ہوگی۔

آیۃ اللہ سیستانی: پہلے مہینے میں اسے احتیاط کرنی چاہئے یعنی نماز کو قصر اور مکمل دونوں طرح پڑھے اور اگر روزہ رکھا ہو تو بعد میں اسکی قضا بھی کرے۔(۱)

آیات عظام فاضل لنکرانیؒ ،نوری ہمدانی اور صافی گلپایگانی: اسے نماز قصر پڑھنی چاہئے اور اسکا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

آیۃ اللہ وحید خراسانی: پہلے اور دوسرے مہینہ میں اسے احتیاط کرنی چاہئے یعنی نماز کو قصر اور مکمل دونوں طرح سے پڑھے اور اگر روزہ رکھ لے تو اسکی قضا کرے۔(۳)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اسے اپنے شروع کے کچھ سفر میں احتیاط کرنی چاہئے یعنی نماز کو قصر اور مکمل دنوں طرح سے پڑھے اور اگر روزہ رکھ لے تو اسکی قضا کرے۔(۴)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ: اسے احتیاط کرنی چاہئے یعنی نماز کو قصر اور مکمل دونوں طرح سے پڑھے اور اگر روزہ رکھ لے تو اسکا روزہ صحیح ہے اور اس روزے کی قضا نہیں ہے۔(۵)

آیۃ اللہ بہجتؒ: اگر پہلے سفر میں اس کا سفر آٹھ فرسخ سے زیادہ ہو تو اسے نماز مکمل پڑھنی چاہئے اور اگر آٹھ فرسخ سے کم ہو تو نماز قصر پڑھنی چاہئے۔

۱۔منھاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج ۱، صلاۃ المسافر، الخامس اور Sistani .org، نماز مسافر

۲۔جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی گلپائیگانی، ج ۱، نماز مسافر، دفتر: آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ

۳۔دفتر: آیۃ اللہ وحید خراسانی

۴۔استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی ج ۲، ۲۸۴

۵۔استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۵۰۱

شرعی مسافت

سوال(۴۷): شرعی مسافت کی مقدار کتنے کلومیٹر ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، بہجتؒ، خامنہ ای، فاضل لنکرانیؒ، صافی گلپایگانی اور نوری ہمدانی: شرعی مسافت تقریباً ۲۲/۵ کلومیٹر ہے۔(۱)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: شرعی مسافت تقریباً ۲۱/۵ کلومیٹر ہے۔

آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی اور وحید خراسانی: شرعی مسافت تقریباً ۲۲ کلومیٹر ہے۔(۲)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۲۷۲

۲۔منہاج الصالحین، آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی اور وحید خراسانی، مسئلہ ۸۸۴

مبطلات روزہ

کھانا چکھنا

سوال (۳۸): کیا کھانا چکھنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر حلق کے اندر نہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

مسوڑھوں کا خون

سوال (۳۹): مجھے مسوڑھے کی بیماری کی وجہ سے روزانہ بار بار خون آتا ہے لیکن کبھی کبھی بغیر متوجہ ہوئے خون حلق کے نیچے چلا جاتا ہے کیا روزہ باطل ہوجائے گا؟

جواب: تمام مراجع کرام: اختیار اور توجہ کے بغیر اندر چلا جائے تو روزہ صحیح ہے۔(۲)

سوال (۴۰): کبھی کبھی میرے مسوڑھوں سے خون نکلتا ہے جو تھوک میں مل جاتا ہے اگر اسے نگل جاؤں تو کیا روزہ باطل ہوجائے گا؟

جواب: آیات عظام جواد تبریزیؒ، صافی اور نوری ہمدانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر مسوڑھوں کا خون تھوک سے مل جائے تو روزہ کو باطل نہیں کرتا۔(۳)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۸۲، توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۹۰

۲۔امام خمینیؒ، استفتائات، ج۱، روزہ، س۶؛ توضیح المسائل مراجع، م۱۵۷۳، توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ ۱۵۸۱، آیۃ اللہ خامنہ ای، اجوبۃ الاستفتائات، س۷۶۵

۳۔آیات عظام امام خمینیؒ، سیستانی، فاضل لنکرانیؒ، مکارم شیرازی، تعلیقات علی العروۃ، الفصل الرابع، مسئلہ۱، آیۃ اللہ خامنہ ای، اجوبۃ الاستفتائات، س۷۶۳، دفتر: آیۃ اللہ وحید خراسانی و آیۃ اللہ بہجتؒ

آیات عظام جواد تبریزیؒ اور صافی: اگر مسوڑھے کا خون تھوک سے مل جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے نہ نگلے بلکہ تھوک دے۔(۱)

آیۃ اللہ نوری ہمدانی: اسے نگلنا جائز نہیں ہے چاہے تھوک کے ساتھ مل ہی کیوں نہ جائے۔(۲)

دانتوں میں رہ جانے والی غذا

سوال(۴۱): اگر کسی شخص کو اس بات کا علم یا احتمال ہو کہ دانتوں کے درمیان رہ جانے والی غذا دن میں حلق کے اندر جاسکتی ہے تو کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ سحر کے وقت مسواک کرے یا خلال سے دانتوں کو صاف کرے؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای اور نوری ہمدانی: اگر فقط احتمال دے رہا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اسے اس بات کا یقین ہو کہ بچی ہوئی یا رہ جانے والی غذا حلق میں چلی جائے گی تو اسے اپنے دانتوں کو خلال یا مسواک کے ذریعہ صاف کرنا چاہئے اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا اور کچھ اندر چلا گیا تو اسکا روزہ باطل ہے اور اگر اندر نہ بھی جائے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر اس روزہ کی قضا بجالائے۔(۳)

آیات عظام بہجتؒ، جواد تبریزیؒ، سیستانی، صافی گلپایگانی اور فاضل لنکرانیؒ: اگر احتمال پایا جارہا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اس بات کا یقین ہو کہ دن میں کچھ حلق کے اندر چلا جائے گا تو اسے اپنے دانتوں کو خلال یا مسواک سے صاف کرنا چاہئے اور اگر ایسا نہ کرے تو اسکا روزہ باطل ہے (اگر چہ کچھ حلق کے اندر نہ گیا ہو)۔(۴)

۱۔آیۃ اللہ نوری ہمدانی، تعلیقات علی العروۃ، الفصل الرابع، مسئلہ ا

۲۔آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، استفتائات، سوال ۶۴۰، و دفتر: آیۃ اللہ صافی گلپایگانی

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۷۸؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۶۴

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۷۸، تعلیقات علی العروۃ: آیۃ اللہ سیستانی، ج ۲، المفطرات، مسئلہ ا

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر فقط احتمال پایا جا رہا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اس بات کا علم ہو کہ دن میں کچھ حلق کے اندر چلا جائے گا تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے اپنے دانتوں کو خلال یا مسواک سے صاف کرنا چاہیئے اور اگر صاف نہ کرے اور کچھ حلق کے اندر چلا جائے تو اس روزہ کو پورا کرے اور ماہ رمضان کے بعد اس روزہ کی قضا کرے۔(۱)

آیۃ اللہ وحید خراسانی: اگر احتمال پایا جا رہا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اسے اس بات کا یقین ہو کہ دن مین کچھ اندر جائے گا تو اسے دانتوں کو خلال یا مسواک سے صاف کرنا چاہیئے اور اگر ایسا نہ کرے اور کچھ اندر چلا جائے تو اسکا روزہ باطل ہو جائے گا۔(۲)

سہواً کھانا

سوال۴۲: اگر کوئی روزہ دار بھولے سے کچھ کھالے تو کیا اسے یاد دلانا واجب ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! اسے یاد دلانا واجب نہیں ہے۔(۳)

غرارہ کرنا

سوال(۴۳): روزہ دار کے لئے غرارہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر غرارہ کرنے کی صورت میں پانی حلق کے اندر چلا جائے تو اسکا روزہ باطل ہے۔(۴)

۱۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، مسئلہ ۱۵۷۸

۲۔توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۸۶

۳۔ دفاتر: تمام مراجع

۱۔دفاتر: تمام مراجع کرام؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۶۹۹

چیونگم چبانا

سوال(۴۴): روزہ دار کے لئے چیونگم(Chewing Gum) چبانے اور لوبان چوسنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: صحیح نہیں ہے۔(۱)

بلغم کا اندر لے جانا

سوال(۴۵): کیا بلغم کو نگلنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

جواب: آیات عظام بہجتؒ اور سیستانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر بلغم منہ کے اندر نہ آیا ہو بلکہ حلق ہی میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر منہ میں پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے حلق کے اندر نہیں لے جانا چاہیئے۔(۲)

آیۃ اللہ سیستانی: بلغم کو نگلنے (اگر منہ میں نہ آیا ہو) میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر منہ میں پہنچ جائے تو احتیاط مستحب ہے کہ اسے نہ نگلا جائے۔(۳)

آیۃ اللہ بہجتؒ: بلغم کو اندر کرنا اگر عام حالت میں ایک عادت کے تحت ہو اور منہ میں بھی نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر منہ میں پہنچ گیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے نگلنا نہیں چاہیئے۔(۴)

نکتہ: منہ اور حلق کی فضا کی حد حرف ''خ'' کا مخرج ہوتا ہے۔

۱۔استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۷۱۴؛ استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی ، ج۲، سوال ۴۲۶

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۸۰، توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، ۱۵۸۸، دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۸۰

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۸۰

روزے کی حالت میں دانتوں کا علاج

سوال(۴۶): ماہ رمضان میں دانتوں کو بھروانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: دانتوں کو بھروانا یا صاف کروانا اور دانتوں کو نکالنا ماہ رمضان میں ڈاکٹروں کے لئے جائز ہے اور روزہ دار کے لئے اس وقت ان کاموں کو انجام دینا جائز ہے جب وہ اس بات سے مطمئن ہو جائے کہ مشینوں کے ذریعہ منہ کی فضا میں پہونچنے والا خون یا پانی حلق کے اندر نہیں جائے گا۔(۱)

مسواک (برش) کرنا

سوال(۴۷): کیا ماہ رمضان میں ٹوتھ پیسٹ کے ذریعہ مسواک (برش) کرنا اشکال رکھتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! لیکن منہ کے پانی کو حلق کے اندر جانے سے روکنا چاہئے۔(۲)

دانتوں کی صفائی کا دھاگہ

سوال۴۸: روزہ کی حالت میں دانتوں کی صفائی کے لئے استعمال ہونے والے دھاگہ کا کیا حکم ہے جسمیں فلورائیڈ اور پودینے کا مزہ ہوتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر آب دھان (تھوک) حلق میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)

۱۔ دفاتر: تمام مراجع

۲۔استفتاءات، امام خمینیؒ، ج۱، روزہ، سوال۱۱؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال۱۲۳، جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج۱، سوال۵۴۴، العروۃ الوثقیٰ، ج۲، المفطر ات، الثانی۔

۳۔دفاتر: تمام مراجع کرام

انجکشن لگانا

سال(۴۹): ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں انجکشن لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، بہجتؒ، خامنہ ای: اگر انجکشن طاقت اور خوراک والا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر انجکشن سے پرہیز کرنا چاہئے لیکن اگر انجکشن دوا کے طور پر استعمال ہو رہا ہو یا جسم کے کسی عضو کو سُن (بے حس) کرنے کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ: اگر انجکشن طاقت اور خوراک والا ہو تو انجکشن سے پرہیز کرنا چاہئے لیکن اگر دوا کے لئے یا کسی عضو کو سُن (بے حس) کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو تو اسے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر انجکشن طاقت یا خوراک والا یا دوا کے طور پر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے لگانے سے پرہیز کرنا چاہئے لیکن اگر کسی عضو کو سُن یا بے حس کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو اسے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)

آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی، صافی گلپایگانی، نوری ہمدانی اور وحید خراسانی: انجکشن لگانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے چاہے طاقت اور خوراک کے لئے ہو یا دوا کے طور پر ہو۔(۴)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۷۶؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۶۷

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۷۶

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۷۶

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۷۶؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۸۴

سوال ۵۰: ماہ رمضان کے روزے کی حالت میں گلوکوس چڑھوانے کا کیا حکم ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای، مکارم اور وحید: احتیاط واجب کی بنا پر، گلوکوس چڑھوانے سے پرہیز کرنا چاہیئے؛ چاہے وہ غذائی ہو یا تقویتی، یا پھر وہ دوا یا اس جیسی چیزوں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو۔(۱)

آیات عظام سیستانی، صافی اور نوری: گلوکوس چڑھوانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے؛ چاہے وہ غذائی ہو یا تقویتی یا پھر وہ دوا وغیرہ کے لئے استعمال کیا رہا ہو۔(۲)

آیۃ اللہ فاضلؒ: اگر گلوکوس غذائی یا تقویتی ہو تو اسے چڑھوانے سے پرہیز کرنا چاہئے لیکن اگر وہ دوا وغیرہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہو تو اس کے چڑھوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)

آیۃ اللہ بہجتؒ: گلوکوس چڑھوانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔(۴)

---

(۱) اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۶۷؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۶۸۱؛ توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم، مسئلہ ۱۵۷۶؛ دفاتر: امام خمینیؒ و آیۃ اللہ وحید

(۲) جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی، ج۱، سوال ۴۷۳؛ دفاتر: آیات عظام سیستانی، نوری

(۳) جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضلؒ، ج۲، سوال ۴۴۲

(۴) دفتر: آیۃ اللہ بہجتؒ

آنکھ کی دوا

سوال۵۱: کیا آنکھ کی دوا(Eye Drops) کا استعمال روزے کو باطل کرتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر دوا حلق تک نہ پہنچے یا حلق تک پہنچے لیکن اندر نہ لے جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔(۱)

عطر اور شیمپو

سوال۵۲: کیا شیمپو، وٹامن کریم، لپ اسٹک کا استعمال ماہ رمضان میں جائز ہے؟

جواب تمام مراجع کرام: ان میں سے کسی کا استعمال روزہ کو باطل نہیں کرتا، ہاں لپ اسٹک اگر منہ میں چلی جائے اور حلق سے نیچے اتر جائے تو روزہ باطل ہے۔(۲)

سوال۵۳: ماہ رمضان میں روزہ دار کے لئے عطر کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

تمام مراجع: روزہ دار کے لئے عطر کا استعمال مستحب ہے لیکن خوشبودار گھاس کا سونگھنا مکروہ ہے۔(۳)

خون کا ہدیہ(Blood Donation)

سوال۵۴: روزہ دار اگر خون ہدیہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر خون دینے سے روزہ دار میں کمزوری پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں اسکا یہ عمل مکروہ ہے۔(۴)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۵۸۰، العروۃ الوثقی، ج۲، المفطرات، الثانی، مسئلہ۵۔ا

۲۔العروۃ الوثقی، احکام المفطرات، فصل۴، ۵

۳۔العروۃ الوثقی، ج۲، الفصل الخامس، اللمعۃ الدمشقیہ، ج۲، ص۱۳۳

۴۔توضیح المسائل مراجع مسئلہ۱۶۵۷، توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ۱۶۶۵

پانی میں سر ڈبونا

سوال(۵۵):روزہ کی حالت میں پانی کی ٹوٹی کے نیچے کر کے سر دھونا کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: روزہ پانی میں سر ڈوبنے سے باطل ہوتا ہے اس طرح کہ ایک ساتھ پانی پورے سر کو بھگا دے لیکن پانی کی ٹوٹی کے نیچے یا شاور کے نیچے سر دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

غوطہ خور افراد کا روزہ

سوال(۵۶):اگر کوئی شخص غوطہ لگانے کی مخصوص ٹوپی پہن کر (جیسے غوطہ خور) پانی میں ڈبکی لگائے اسکے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر سر پانی سے محفوظ رکھنے والی ٹوپی کے اندر ہے تو روزہ باطل نہیں ہے۔(۲)

روزہ دار کا قے کرنا

سوال(۵۷):اگر روزہ دار جی متلانے کی وجہ سے قے کر دے تو اسکے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر بے اختیاری صورت میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر عمداً ایسا کرے تو اسکا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔(۳)

دھواں اور بھاپ

سوال ۵۸: حمام میں گرم پانی کی بھاپ کا روزہ دار کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: حمام کے پانی کی بھاپ سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔(۴)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰

۲۔العروۃ الوثقی، ج ۲، المفطر ات، مسئلہ ۳۱

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۴۶، توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۵۴

۱۔العروۃ الوثقی، ج ۲، الفصل الخامس؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۰۵، جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانی، ج ۱، سوال ۵۵۱

سگریٹ پینا

سوال۵۹: روزہ کی حالت میں سگریٹ اور تنبا کو پینا کیسا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: احتیاط واجب کی بنا پر روزہ دار کو سگریٹ اور تنبا کو کے دھوئیں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۱)

گاڑیوں کا دھواں

سوال۶۰: کبھی روزہ دار شخص گاڑیوں کے پاس ہوتا ہے اور اسکا دھواں اسکے حلق کے اندر چلا جاتا ہے کیا اس صورت میں اسکا روزہ باطل ہوجاتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ گاڑی کا دھواں اس کے حلق تک نہیں پہونچے گا وہ گاڑی کے پاس کھڑا ہوا اور اتفاقی طور پر دھواں اسکے حلق میں چلا جائے تو اسکا روزہ صحیح ہے۔(۲)

بھاپ لینا

سوال۶۱: کیا علاج کی غرض سے روزہ کی حالت میں بھاپ لینے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے؟

جواب: تمام مراجع (سوائے آیۃ اللہ بہجت کے): اگر بھاپ بہت گاڑھی ہو تو احتیاط واجب کی

۱۔ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۶۰؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۰۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۱۳؛ دفتر: آیۃ اللہ بہجتؒ

۲۔ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ سیستانی، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج۲ المفطرات، السادس؛ توضیح المسائل، امام خمینیؒ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ مسئلہ ۱۶۰۵؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۱۰۴؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۱۳، دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای و آیۃ اللہ صافی گلپایگانی

بنا پر اسے حلق کے اندر نہیں لے جانا چاہئے اور اگر بھاپ پانی کی شکل میں منھ کے اندر آجائے تو اسے اندر نہیں لے جانا چاہئے۔(۱)

آیۃ اللہ بہجتؒ: اگر بھاپ گاڑھی ہو تو اسے حلق کے اندر نہیں لے جانا چاہئے اور اگر بھاپ پانی کی شکل میں منہ کی فضا میں جمع ہو جائے تو اسے نہیں نگلنا چاہئے۔(۲)

جنابت

سوال۶۲: ماہ رمضان کی رات میں ایک شخص مجنب ہوا اور اسے اس بات کا علم ہے کہ اگر سو گیا تو اذان کے بعد جاگے گا ایسی صورت میں اسکا حکم کیا ہے؟

جواب آیۃ اللہ مکارم شیرازی کے علاوہ تمام مراجع کرام: ایسے شخص کو سونے سے پہلے غسل کرنا چاہئے اور اگر بغیر غسل کئے ہوئے سو جائے اور اذان صبح کے بعد جاگے تو اسکا روزہ باطل ہے اور اس روزہ کی قضا کے ساتھ ساتھ اسے کفارہ بھی دینا پڑیگا۔(۳)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر غسل کئے بغیر سو جائے اور اذان صبح کے بعد جاگے تو اسکا روزہ صحیح نہیں ہوگا اور احتیاط واجب کی بنا پر ماہ رمضان کے بعد اس روزہ کی قضا کرے اور کفارہ بھی دے۔(۴)

۱۔تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ سیتانی، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج۲، المفطرات، السادس؛ توضیح المسائل، امام خمینیؒ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ اور آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، مسئلہ ۱۶۰۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۱۳؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی

۲۔وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۱۰۴

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۲۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۳۳

۴۔توضیح المسائل، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، مسئلہ ۱۶۲۵

سوال۶۳: میں ماہ رمضان میں اذان صبح کے بعد محتلم اٹھا، لیکن مجھے اس بات کا علم ہے کہ اذان سے قبل محتلم ہوا ہوں ایسی صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: روزہ صحیح ہے۔(۱)

جنابت اور قضا روزہ

سوال۶۴: ایک شخص ماہ رمضان کے روزہ کی قضا کرنا چاہتا ہے اور وہ اذان صبح کے بعد جاگتا ہے تو خود کو محتلم پاتا ہے، کیا ایسا شخص اس دن روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: امام خمینیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی: اگر اذان صبح کے بعد محتلم ہوا ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے لیکن اگر اذان صبح سے پہلے محتلم ہوا ہو تو اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا ہے۔(۲)

آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی، وحید خراسانی: اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر قضا روزہ رکھنے کی مدت تنگ نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے کسی دوسرے دن روزہ رکھنا چاہئے لیکن اگر مدت تنگ ہو مثلاً اسے پانچ روزے قضا کی نیت سے رکھنے ہیں اور ماہ رمضان کی آمد میں بھی پانچ ہی دن بچے ہیں تو اسی دن روزہ رکھ لے اور اسکا روزہ صحیح ہے۔

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، اور آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ: اگر روزہ کی قضا کے لئے وقت کم نہ ہو تو کسی اور دن روزہ رکھنا چاہئے لیکن اگر وقت کم ہو مثلاً اسے پانچ دن روزہ قضا کرنے ہوں اور ماہ رمضان میں بھی پانچ ہی دن باقی ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے اس دن روزہ رکھنا چاہئے اور ماہ رمضان کے بعد اسکی قضا بھی کرنی چاہئے اور اگر وقت کم نہ ہو تو اسکا روزہ باطل ہے اور اسے کسی اور دن روزہ رکھنا چاہئے۔

۱۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۳۳؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۴۱

۲۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۳۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۴۱

اذان سے قبل جنابت

سوال(۶۵): ماہ رمضان میں اذان صبح سے قبل مجنب ہونے والے شخص کی اگر پانی تک رسائی نہ ہوتو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر اذان صبح سے پہلے تک اسے پانی نہ مل رہا ہوتو اسے غسل کے بدلے تیمّم کرنا چاہیئے اور اسکا روزہ صحیح ہوگا۔ اذان کے بعد پانی ملنے کی صورت میں نماز صبح کے لئے اسے غسل کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہوتو اسی تیمّم میں نماز فجر پڑھنی چاہیئے۔(۱)

سوال(۶۶): ایک شخص ماہ رمضان میں اذان صبح سے قبل محتلم ہوا، اگر وہ غسل کرنا چاہتا ہے تو اس کے پاس سحری کھانے کا وقت نہیں بچتا، ایسی صورت میں اس کی ذمہ داری کیا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر بغیر سحری کھائے روزہ رکھ سکتا ہوتو اسے غسل کرنا چاہیئے اور اگر بغیر اسکے روزہ نہیں رکھ سکتا ہو اور ضرر ونقصان کا اسے خوف ہوتو اسے سحری کھانا چاہیئے اور اذان سے قبل تیمّم کرنا چاہیئے۔(۲)

سوال:(۶۷): جو شخص وقت کی تنگی کی بنا پر ماہ رمضان کی راتوں میں اذان صبح سے قبل جنابت کی بنا پر تیمّم کرے، کیا وہ اس تیمّم سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ یا پھر اسے غسل کرنا پڑیگا؟

امام خمینی اور آیۃ اللہ نوری ہمدانی: احتیاط واجب کی بنا پر اسے نماز صبح کے لئے غسل کرنا چاہیئے۔(۳)

آیات عظام بہجتؒ، جواد تبریزیؒ، سیستانی، صافی گلپائگانی، فاضل لنکرانیؒ اور وحید خراسانی: نماز صبح کے لئے اسے غسل کرنا چاہیئے۔(۴)

۱۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۷۲۶؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۷۳۳؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۲۰۲،۲۰۴

۲۔ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج۱، ص ۱۴۶؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، س ۶۸۰؛ دفتر: تمام مراجع کرام

۳۔ توضیح المسائل، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، مسئلہ ۷۲۷؛ توضیح المسائل مراجع، امام خمینیؒ، مسئلہ ۷۳۳

۴: توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۷۲۶؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۷۳۳

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر تیمّم اور اسکا عذر باقی ہو تو وہ اسی تیمّم سے نماز صبح پڑھ سکتا ہے۔(۱)

سوال(۶۸): اگر ماہ رمضان میں ایک شخص اس یقین کی بنا پر کہ غسل جنابت کے لئے اس کے پاس وقت ہے، غسل کرنے لگے اور غسل کے درمیان ہی اسے معلوم ہو کہ غسل کا کچھ حصہ اذان صبح کے ساتھ انجام پا رہا ہے، تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

تمام مراجع کرام: اس کا روزہ صحیح ہے۔(۲)

سوال(۶۹): جو شخص اذان صبح سے قبل حالت جنابت میں جاگتا ہے، کیا وہ وقت اذان کے قریب غسل نہ کر کے تیمّم کر سکتا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرے کہ وقت تنگ ہو جائے تو اس نے گناہ کیا ہے اور ایسی صورت میں اذان صبح سے قبل اسے تیمّم کرنا چاہئے اور اسکا روزہ صحیح ہوگا۔(۳)

روزہ دار کا مجنب ہونا

سوال۷۰: ایک ایسا جوان جسکی عادت یہ ہے کہ اگر وہ دن میں سوتا ہے تو مجنب ہو جاتا ہے، کیا وہ ماہ رمضان میں دن میں سو سکتا ہے؟

تمام مراجع کرام: ہاں! وہ دن میں سو سکتا ہے اگر چہ اسے معلوم ہو کہ سوتے میں وہ مجنب ہو جاتا ہے اور اسکا روزہ بھی صحیح ہوگا۔(۴)

سوال۷۱: اگر ایک شخص نماز صبح کے بعد مجنب ہو جائے اور غروب تک غسل نہ کرے تو کیا اسکے روزہ پر اس کا کوئی اثر پڑیگا؟

۱۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، مسئلہ ۷۲۶

۲: دفتر: تمام مراجع کرام

۳۔العروۃ الوثقیٰ، فصل فی المفطرات، مسئلہ ۲۶؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۲۱

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۹۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۹۸؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

تمام مراجع کرام: نہیں! فوراً غسل کرنا ضروری نہیں ہے اور اس کا روزہ صحیح ہوگا لیکن نماز کے لئے اسے غسل کرنا پڑیگا۔(۱)

جنابت کا نہ جاننا

سوال(۷۲): میں نے چند برس تک جنابت کی حالت میں روزہ رکھا اور نماز پڑھی جبکہ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ مجنب کو غسل کرنا چاہئے، ایسی صورت میں میری ذمہ داری کیا ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، بہجتؒ، جواد تبریزیؒ، خامنہ ای، مکارم شیرازی اور وحید خراسانی: حالت جنابت میں جن نمازوں اور روزوں کو آپ بجالائے ہیں انکی قضا کریں۔(۲)

آیات عظام سیستانی، صافی گلپائگانی اور فاضل لنکرانیؒ: اگر مسئلہ جاننے میں کوتاہی نہیں کی ہے تو روزے صحیح ہیں اور انکی قضا نہیں ہے لیکن حالت جنابت میں پڑھی جانے والی نمازوں کی بہر حال قضا واجب ہے۔(۳)

نوری ہمدانی: روزے صحیح ہیں اور انکی قضا نہیں ہے لیکن حالت جنابت میں جن نمازوں کو آپ نے پڑھا ہے انکی قضا ضروری ہے۔(۴)

نکتہ: نماز کے لئے طہارت ایک واقعی اور لازمی شرط ہے لہٰذا عدم اطلاع کی بنا پر اگر بغیر طہارت کے کوئی شخص نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۶۳۲؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۱۶۴۰

۲۔صراط النجاۃ، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، ج۱، سوال ۱۰۷؛ منہاج الصالحین، ج۱، بعد از مسئلہ ۱۰۰۴؛ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ وحید خراسانی، ج۲، بعد از مسئلہ ۱۰۰۴؛ استفتاءات، امام خمینیؒ، ج۱، روزہ، سوال ۳۱؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۱۹۴؛ دفتر: آیۃ اللہ مکارم شیرازی و آیۃ اللہ بہجتؒ

۳۔منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج۱، بعد از مسئلہ ۱۰۰۴؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج۱، سوال ۵۵۸؛ دفتر: آیۃ اللہ صافی گلپائگانی اور آیۃ اللہ وحید خراسانی

۴۔استفتاءات: نوری ہمدانی، ج۲، سوال ۶۹

سوال(۷۳):ایک ایسا شخص جس نے کچھ مدت تک روزہ رکھا اور نماز پڑھی اور بعد میں اسے معلوم ہوا کہ وہ مجنب تھا تو اس کی ذمہ داری کیا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر اصل جنابت کی طرف وہ متوجہ نہیں تھا تو اس کے روزے صحیح ہیں لیکن اسے نمازوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۱)

غسل جنابت کا بھول جانا

سوال(۷۴):اگر ماہ رمضان میں ہم غسل جنابت بھول جائیں اور کچھ دنوں بعد ہمیں یاد آئے تو اب ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

تمام مراجع کرام: ان چند دنوں کی نمازوں اور روزوں کی قضا کریں لیکن آپ پر کفارہ واجب نہیں ہے۔(۲)

سوال ۷۵:اگر کوئی شخص رات میں مجنب ہو جائے لیکن غسل فراموش کردے اور دن میں اس بات کی طرف متوجہ ہو تو کیا اس صورت میں بھی اس کا روزہ باطل ہے؟

تمام مراجع کرام: ہاں! اس صورت میں بھی روزہ باطل ہے۔(۳)

نکتہ: اگرچہ اس شخص کا روزہ باطل ہے لیکن اسے مغرب تک کھانے پینے اور اس جیسی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۱۔ استفتاءات، امام خمینیؒ، ج ۱، روزہ، سوال ۳۱؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۱۹۵؛ استفتاءات، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج ۲، سوال ۶۹؛ صراط النجاۃ، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، ج ۱، سوال ۱۰۷؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج ۱، سوال ۵۵۸؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج ۱، مسئلہ ۱۰۸۹؛ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی اور آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، مسئلہ ۹۸۵؛ دفتر: آیۃ اللہ وحید خراسانی، آیۃ اللہ مکارم شیرازی؛ ھدیۃ العباد، صافی گلپائگانی، ج ۱، مسئلہ ۱۲۸۲

۲۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۲۲

۳۔ دفتر تمام مراجع کرام

غسل جنابت میں تاخیر

سوال(۷۶):اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں مجنب ہو جائے اوراذان صبح تک غسل میں تاخیر کرے اور پھراس کے بعد تیمّم کرلے تو کیااس کا روزہ صحیح ہے۔

آیۃ اللہ صافی اورآیۃ اللہ وحید خراسانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اس صورت میں (اگرچہ غسل میں تاخیر کرنا گناہ ہے) پھربھی اگراذان صبح سے قبل تیمّم کرلےتواس کا روزہ صحیح ہے۔(۱)

آیۃ اللہ صافی اورآیۃ اللہ وحید خراسانی: اس صورت میں (اگرچہ غسل میں تاخیر گناہ ہے) احتیاط واجب کی بناپرتیمّم کرےاورروزہ رکھےاورقضا بھی انجام دے(۲)

روزہ دار کے غسل کا باطل ہونا

سوال (۷۷)وہ شخص جسےنہیں معلوم تھا کہ پیر کےتلووں کا غسل میں دھونا واجب ہے اور اسی طرح سے ایک عرصہ تک وہ غسل کرتارہاتوایسی صورت میں اس کی گذشتہ نمازوں اورروزوں کا کیاحکم ہے۔

تمام مراجع کرام: اگر جانتا ہو کہ پانی پیر کےتلووں تک نہیں پہونچتا تھا تو اسے گذشتہ زمانہ میں پڑھی جانے والی نمازوں کی قضا کرنی چاہئےلیکن روزوں کی قضااس پرواجب نہیں ہے۔(۳)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۶۲۱؛توضیح المسائل، آیۃ اللہ مکارم شیرازی مسئلہ۱۳۷۱؛توضیح المسائل، آیۃ اللہ نوری ہمدانی مسئلہ۱۶۱۸

۲۔توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، آیۃ اللہ صافی، مسئلہ۱۶۲۹؛توضیح المسائل مراجع، ۱۶۲۱

۳۔استفتاءات، امام خمینیؒ، جلد۱، سوال ۱۰۱ روزہ؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، جلد۱، سوال۵۶۰؛ جامع الاحکام آیۃ اللہ صافی گلپائیگانی، جلد۱، سوال ۱۰۸؛ استفتاءات، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، جلد۲، سوال ۶۹؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال۶۸۲؛ دفاتر آیات عظام سیستانی، بہجتؒ، مکارم اور وحید خراسانی:

سوال(۷۸)ایک زمانہ تک میں غسل غلط طریقہ سے انجام دیتا تھا اور اسی غسل سے روزہ رکھتا تھا اور نماز پڑھتا تھا تو کیا اب مجھے ان نمازوں اور روزوں کی قضا کرنی پڑے گی؟

تمام مراجع کرام: روزوں کی قضا نہیں ہے لیکن نمازوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۱)

استمناء

سوال(۷۹) استمنا کسے کہتے ہیں؟

تمام مراجع کرام: استمنا یعنی انسان اپنے ساتھ یا دوسرے کے ساتھ کوئی ایسا کام انجام دے جو منی نکلنے کا سبب بنے۔ یہ کام حرام ہے اور منی نکلنے کی صورت میں اس پر غسل جنابت واجب ہوگا۔(۲)

روزہ دار کا استمنا

سوال(۸۰): اگر کوئی شخص عمداً ماہ مبارک رمضان میں اپنے روزہ کو استمنا کے ذریعہ باطل کردے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آیات عظام خامنہ ای، سیستانی اور صافی کے علاوہ تمام مراجع کرام: قضا کے علاوہ احتیاط واجب کی بنا پر اسے ''کفارہ جمع'' (۶۰ دن روزہ اور ۶۰ فقیروں کو کھانا کھلانا) ادا کرنا ہوگا۔(۳)

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: قضا کے علاوہ اسے کفارہ جمع (۶۰ دن روزہ اور ۶۰ فقیروں کو کھانا کھلانا) بھی ادا کرنا ہوگا(۴)

۱۔استفتاءات، امام خمینیؒ، جلد۱، روزہ، سوال ۱۰۱؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۶۸۲؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۱۹۸؛ دفاتر: تمام مراجع کرام

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۷۳؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ ۱۵۸۰؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، مسئلہ ۱۶۶۲؛ توضیح المسائل آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ ۱۶۷۳

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۵

آیۃ اللہ خامنہ ای اور آیۃ اللہ سیستانی: قضا کے علاوہ کفارہ ادا کرنا ہوگا اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارۂ جمع (۶۰ دن روزہ اور ۶۰ فقیروں کو کھانا کھلانا) ادا کرنا ہوگا۔(۱)

سوال (۸۱) جس شخص کو ماہ رمضان میں استمنا کی حرمت کی اطلاع تھی لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ اس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آیۃ اللہ سیستانی اور آیۃ اللہ مکارم کے علاوہ تمام مراجع کرام: مذکورہ صورت میں جن روزوں میں اس نے استمنا کیا ہو اس کی قضا کرے اور کفارہ بھی ادا کرے۔(۲)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: مذکورہ صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر جن روزوں میں اس نے استمنا کیا ہو اس کی قضا کرے اور کفارہ بھی دے۔(۳)

آیۃ اللہ سیستانی: کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے اور اگر مسئلہ سے ناآگاہی اس حد تک رہی ہو کہ اس صورت میں روزہ باطل ہونے کا احتمال تک نہ رہا ہو تو ان روزوں کی قضا بھی واجب نہیں ہے۔(۴)

بلوغ کے وقت استمنا

سوال (۸۲): میں ایام جوانی میں کبھی کبھی ماہ رمضان میں استمنا کرتا تھا لیکن مجھے اس کام کے حرام ہونے کی ذرا سی بھی اطلاع نہیں تھی اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ اس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اب میری ذمہ داری کیا ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، صافی، نوری ہمدانی: اگر آپ کی مسئلہ سے ناگاہی اس حد تک رہی ہو کہ آپ روزہ

۱۔ ایضاً مسئلہ ۱۶۶۵؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای سوال ۷۸۵

۲۔ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ تبریزیؒ، آیۃ اللہ وحید، کفارۂ صوم، تتمیم؛ تعلیقات علی العروۃ، امام خمینیؒ، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، الفصل الثالث، السادس؛ دفاتر: آیۃ اللہ خامنہ ای، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی اور آیۃ اللہ بہجتؒ

۳۔ توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، مسئلہ ۱۶۵۸، ۱۶۵۹؛ علیقات علی العروۃ، الفصل الثالث والسادس

۴۔ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، جلد ۱، کفارۃ الصوم، تتمیم

کے باطل ہونے کا احتمال تک بھی نہیں دے رہے ہوں تو کفارہ واجب نہیں ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر جن روزوں میں آپ نے استمنا کیا ہے ان کی قضا کریں۔(۱)

آیات عظام جواد تبریزیؒ اور وحید خراسانی: جن روزوں میں آپ نے استمنا کیا ہے ان کی قضا کریں لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔(۲)

آیۃ اللہ سیستانی: کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے اور اگر آپ کی مسئلہ سے ناآگاہی اس حد تک رہی ہو کہ آپ روزہ کے باطل ہونے کا احتمال بھی دے رہے ہوں تو ان روزوں کی قضا بھی واجب نہیں ہے۔(۳)

آیات عظام بہجتؒ، خامنہ ای اور فاضل لنکرانیؒ: اگر مسئلہ سے ناآگاہی اس حد تک ہو آپ روزہ کے باطل ہونے کا احتمال تک نہ دے رہے ہوں تو کفارہ واجب نہیں ہے لیکن جن روزوں میں آپ نے استمنا کیا ہے ان کی قضا آپ کو کرنی ہوگی۔(۴)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: جن روزوں میں آپ نے استمنا کیا ہے احتیاط واجب کی بنا پر ان کی قضا کرنی ہوگی لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔(۵)

۱۔تحریر الوسیلۃ، امام خمینیؒ، جلد۱، فیما یحب الامساک فیه، مسئلہ۱۸، فیما یترتب علی الافطار، مسئلہ۱؛ ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، جلد۱، مسئلہ۱۳۱۱، ۱۳۱۸؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، الفصل الثالث، السادس

۲۔منہاج الصالحین، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، آیۃ اللہ وحید خراسانی، کفارہ صوم، تتمیم

۳۔منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، جلد۱، کفارہ صوم، تتمیم

۴۔ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجت، جلد۱، مسئلہ ۱۱۰۹، ۱۱۱۷؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، الفصل الثالث والسادس؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۱۷

۵۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، مسئلہ ۱۶۵۸

خود ارضائی

سوال (۸۳) جو شخص ماہ رمضان میں بغیر منی نکلنے کے قصد سے اپنے آپ سے کوئی ایسا عمل انجام دے کہ جس سے بغیر قصد کے منی نکل جائے تو کیا اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر اس کام سے منی نکلنے کا وہ شخص احتمال دے رہا تھا تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔(۱)

سوال (۸۴): اگر منی نکالنے کی غرض سے کوئی شخص اپنے آپ سے کوئی ایسا عمل انجام دے جبکہ اس کے اس عمل سے منی نہ نکلے تو کیا تب بھی یہ عمل اس کا روزہ باطل کر دیتا ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای اور فاضل لنکرانیؒ: اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔(۲)

آیات عظام بہجتؒ، صافی گلپایگانی، مکارم شیرازی اور نوری ہمدانی: اگر منی نکلنے کی نیت سے اس کام کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے اگرچہ منی خارج نہ ہوئی ہو۔(۳)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ: اگر منی خارج ہونے کی نیت سے اس کام کو انجام دے (اگرچہ منی خارج نہ ہو) تو وہ اس روزہ کو مکمل کرے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا کرے۔(۴)

آیات عظام سیستانی اور وحید خراسانی: اگر منی خارج ہونے کی نیت سے اس کام کو انجام دے (اگرچہ منی خارج نہ بھی ہو) تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ کو تمام کرے اور ماہ رمضان کے بعد قضا کرے۔(۵)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۹۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۰۳؛ العروۃ الوثقی، جلد ۲، المفطرات، الرابع

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۹۴؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۸۵

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۹۴، دفتر: آیۃ اللہ بہجتؒ

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۹۴

۵۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ سیستانی، مسئلہ ۱۵۹۴؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۰۲

شہوانی فکر

سوال۸۵: اگر ماہ رمضان میں شہوانی فکر وخیال منی کی حرکت کا سبب بنے لیکن اسے خارج ہونے سے روک لیا جائے تو کیا روزہ باطل ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای اور فاضل لنکرانیؒ: جب تک منی اس کے بدن سے خارج نہ ہو روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔(۱)

امام خمینیؒ اور آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ کے سوا تمام مراجع کرام: اگر اس عمل سے منی خارج ہونے کا قصد نہ رکھتا ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔(۲)

نامحرم کو دیکھنا

سوال۸۶: اگر روزہ دار نامحرم کو دیکھے تو کیا اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

تمام مراجع کرام: نہیں اس کا روزہ صحیح ہے۔(۳)

نکتہ: اس عمل سے روزہ کے ثواب اور اس کی اہمیت میں کمی ہو جاتی ہے لہٰذا بہتر ہے کہ انسان کی آنکھ، کان، زبان، دل اور اس کے تمام اعضاء گناہ اور برے کاموں کو انجام دینے سے محفوظ رہیں۔

بلیو(BLUE) فیلم

سوال(۸۷): ماہ رمضان میں غیر اخلاقی فلموں کا دیکھنا کیسا ہے؟ کیا اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

۱۔توضیح المسائل مراجع مسئلہ ۱۵۹۴، اجوبۃ الاستفتاءات خامنہ ای سوال ۷۵۸

۲۔توضیح المسائل مراجع مسئلہ ۱۵۹۴، توضیح المسائل وحید خراسانی مسئلہ ۱۶۰۴، دفتر: بہجت، دفتر: تمام مراجع

۳۔دفتر: تمام مراجع

تمام مراجع کرام: غیر اخلاقی اور شہوت کو بھڑکانے والی فلموں کو دیکھنا حرام ہے۔ چاہے ماہ رمضان میں دیکھی جائیں یا کبھی اور، اور اگر اس طرح کی فلموں کے دیکھنے سے وہ منی خارج ہونے کا احتمال دے رہا ہو (اور منی خارج بھی ہو جائے) تو اس کا روزہ باطل ہے۔(۱)

جنسی روابط

سوال (۸۸) جو شخص کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو کیا وہ اپنی بیوی کے ساتھ نزدیکی کر سکتا ہے؟

تمام مراجع کرام: نہیں جائز نہیں ہے۔ (۲)

سوال (۸۹) کیا روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ پشت سے بھی نزدیکی کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

آیۃ اللہ مکارم شیرازی کے علاوہ تمام مراجع کرام: ہاں روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ (۳)

مکارم شیرازی: احتیاط واجب کی بنا پر روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ (۴)

---

(۱) توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۹۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۰۳؛ العروۃ الوثقی، جلد ۲، المفطر ات الرابع؛ اجوبۃ الاستفتاء ات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۱۱۸۷؛ جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، جلد ۲، سوال ۱۷۱۷، ۱۶۰۵؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاصل لنکرانیؒ، جلد ۱، سوال ۱۷۲۹، ۱۷۳۱؛ استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، جلد ۱، سوال ۷۷۸، ۷۸۲؛ آیۃ اللہ سیستانی، istani org (فیلم) سوال ۴؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۱۶۰۳، ۱۶۰۵؛ صراط النجاۃ، جلد ۵، سوال ۱۱۲۹؛ دفاتر: آیات عظام نوری ہمدانی، امام خمینیؒ، بہجتؒ اور وحید خراسانی (۲) توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۸۳؛ توضیح المسائل؛ آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۹۱ (۳) العروۃ الوثقی، جلد ۲، المفطر ات، الثالث (۴) تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، المفطر ات، الثالث

سوال(۹۰)اگر میاں بیوی روزہ کی حالت میں نزدیکی کریں (جبکہ انہیں نہیں معلوم کہ اس کام سے روزہ باطل ہو جاتا ہے) تو اس کا کیا حکم ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، صافی گلپایگانی اور نوری ہمدانی: اگر مسئلہ سے نا آگاہی اس حد تک ہو کہ وہ روزہ کے باطل ہونے کا احتمال نہ دیتے ہوں تو کفارہ واجب نہیں ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر انہیں روزہ کی قضا کرنی چاہئے۔(۱)

آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی اور وحید خراسانی: انہیں روزہ کی قضا کرنی چاہئے لیکن ان پر کفارہ واجب نہیں ہے۔(۲)

آیات عظام بہجتؒ، خامنہ ای اور فاضل لنکرانیؒ: اگر مسئلہ سے نا آگاہی اس حد تک ہو کہ وہ روزہ کے باطل ہونے کا احتمال نہ دیتے ہوں تو کفارہ واجب نہیں ہے لیکن انہیں روزہ کی قضا کرنی چاہئے۔(۳)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: احتیاط واجب کی بنا پر انہیں روزوں کی قضا کرنی چاہئے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔(۴)

خوش فعلی

سوال(۹۱): وہ مادہ جو روزہ دار عورتوں کے بدن سے اپنے شوہر کے ساتھ خوش فعلی کے نتیجے میں نکلتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

تمام مراجع کرام: مذکورہ مادہ پاک ہے اور اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔(۵)

۱۔ا۔تحریر الوسیلۃ، امام خمینیؒ، جلد۱، فیما یجب الامساک فیہ، مسئلہ۱۸، فیما یترتب علی الافطار، مسئلہ۱؛ ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، جلد۱، مسئلہ۱۳۱۱، ۱۳۱۸؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، الفصل الثالث، السادس

۲۔منہاج الصالحین، آیات عظام تبریزیؒ، سیستانی، وحید، کفارۃ الصوم، تتمیم ۔۳۔وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ۱۱۰۹، ۱۱۱۷؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ فاضلؒ، الفصل الثالث، السادس؛ اجوبۃ الاستفتائات، س۸۱۷۔۴۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم، مسئلہ۱۶۵۸۔۵۔العروۃ الوثقی، ج۱؛ مستحبات غسل الجنابۃ، مسئلہ۶

سوال (٩٢): کیا ماہ رمضان میں میاں بیوی کا آپس میں خوش فعلی کرنا جائز ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر منی خارج ہونے کے قصد کے بغیر اپنی بیوی کے ساتھ اس عمل کو انجام دے اس طرح کہ اسے یقین ہو کہ منی خارج نہیں ہوگی تو کوئی حرج نہیں ہے اور ان دونوں کا روزہ صحیح ہے اگر چہ اتفاقاً اس کی منی خارج ہو جائے۔(١)

ہنی مون

سوال (٩٣): وہ دو جوان (لڑکا لڑکی) جنہوں نے ابھی شادی کی ہے اور وہ ماہ رمضان میں سفر کرتے ہیں کیا وہ اس دن نزدیکی کر سکتے ہیں؟

تمام مراجع کرام: اگر دس دن رہنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو ماہ رمضان میں جماع کرنا ان کے لئے حرام نہیں ہے لیکن مکروہ ہے۔(٢)

خواتین کا علاج

سوال (٩٤): کیا روزہ کی حالت میں حاملہ عورتوں کا معائنہ کرنا کسی lady doctor کے ذریعے (جسے مجبوراً ہاتھ کو رحم میں ڈالنا پڑتا ہو) روزہ کو باطل کر دیتا ہے؟

تمام مراجع کرام: نہیں روزہ باطل نہیں ہوتا۔(٣)

کذب

سوال (٩٥): کس قسم کا جھوٹ روزہ کو باطل کر دیتا ہے؟

آیات عظام بہجتؒ، سیستانی اور مکارم شیرازی کے سوا تمام مراجع کرام: خداوند عالم، پیغمبر اعظمؐ، ائمہ اطہارؑ اور احتیاط واجب کی بنا پر تمام انبیاءؑ ان کے نائبین اور حضرت زہراؑ پر جھوٹ باندھنا۔

١۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ١٥٩٥؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ ١٦٠٣؛ دفتر: آیات عظام خامنہ ای اور بہجتؒ
٢۔ العروۃ الوثقی، جلد ٢، فصل فی شرائط وجوب الصوم، مسئلہ ٦ ٣۔ ایضاً جلد ٢، المفطرات، مسئلہ ٨

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: احتیاط واجب کی بنا پر خدا، پیغمبر اعظمؐ، ائمہ اطہارؑ، انبیاء کرامؑ، ان کے جانشین اور حضرت زہراؑ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا۔

آیۃ اللہ بہجتؒ: خدا، پیغمبر اعظمؐ، ائمہ اطہارؑ، انبیاء کرامؑ، ان کے جانشین اور حضرت زہراؑ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا۔

آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط واجب کی بنا پر خدا، پیغمبر اعظمؐ اور ائمہ اطہارؑ کی طرح جھوٹ کی نسبت دینا۔

سوال (۹۶): اگر کوئی شخص لکھ کر نبی اکرمؐ یا ائمہ اطہارؑ کی طرف جھوٹ کی نسبت دے تو کیا اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

تمام مراجع کرام: ہاں اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اگر چہ تحریری صورت میں ہی کیوں نہ ہو(۱)

سوال ۹۷: اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں سہواً آیۂ قرآنی یا حدیث معصوم کو غلط قرأت کرے تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

تمام مراجع کرام: اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اسے قرآن کریم یا حدیث کی صحیح تلاوت کرنے کی سعی و کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

۱۔العروۃ الوثقیٰ، جلد۲، المفطرات، الخامس

۲۔ایضاً، جلد۲، المفطرات، الخامس

جن لوگوں کیلئے روزہ توڑنا جائز ہے

بیمار کا روزہ

سوال(۹۸): اگر روزہ رکھنے کی بنا پر بیماری سے شفا دیر میں ملے تو حکم کیا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔(۱)

سوال(۹۹): اگر مریض اس یقین کے ساتھ کہ روزہ اسے نقصان پہنچائے گا روزہ رکھے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر روزہ رکھ لے تو اسکا روزہ صحیح نہیں ہوگا اور اسے ماہ رمضان کے بعد اس روزہ کی قضا کرنی چاہئے۔(۲)

سوال(۱۰۰): جو شخص روزہ رکھنے کی بنا پر اپنے معدہ میں زخم یا مثانہ میں پتھری ہونے کا یقین یا احتمال قوی رکھتا ہو، کیا اس پر روزہ رکھنا واجب ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر وہ معقول وجوہات کے تحت احتمال دے رہا ہو تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔(۳)

۱۔العروۃ الوثقیٰ، جلد۲، شرائط صحۃ الصوم، السادس

۲۔العروۃ الوثقیٰ ج۲، شرائط صحۃ الصوم، السادس

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۴۳، ۱۷۴۴؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۵۱، ۱۷۵۲؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، ۷۴۶

گردے کے مریض کا روزہ

سوال (۱۰۱): گردے کی بیماری رکھنے والے شخص کو اپنے مرض سے نجات پانے کے لئے دن بھر میں کئی مرتبہ پانی اور دوسری سیال چیزیں استعمال کرنی پڑتی ہیں ایسی صورت میں اسکے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر گردے کی بیماری سے نجات پانی کے لئے اسکے لئے پورے دن پانی یا دوسری سیال چیزیں استعمال کرنا ضروری ہوں تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔(۱)

دمہ میں مبتلا شخص کا روزہ

سوال (۱۰۲): جو شخص دمہ کے سخت مرض میں مبتلا ہے اور اسے دن میں اسپرے استعمال کرنا پڑتا ہے اسکے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، فاضل لنکرانیؒ، مکارم شیرازی اور نوری ہمدانی: چونکہ اسپرے پر کھانے اور پینے کا اطلاق نہیں ہوتا، لہذا اسپرے استعمال کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔(۲)

آیۃ اللہ خامنہ ای: اگر دوا، گیس یا پاؤڈر کی شکل میں حلق کے اندر جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر یہ دوا کا استعمال روزہ باطل کر دیتا ہے اور اگر اسکے بغیر روزہ رکھنا زحمت و مشقت کا سبب ہو تو اسکا استعمال کرنا جائز ہے اور ماہ رمضان کے بعد اگر بغیر اسپرے استعمال کئے ہوئے روزہ رکھ سکتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے روزوں کی قضا کرنی چاہئے۔(۳)

۱۔ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۶۵؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۶۴۶؛ جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی، ج۱، سوال ۴۸۵؛ دفاتر: تمام مراجع کرام

۲۔ استفتاءات امام خمینیؒ، جلد۱، روزہ، سوال ۶؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، جلد۱، سوال ۵۵۱، استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۱، سوال ۲۸۵؛ استفتاءات، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج۱، سوال ۲۱۲

۳۔ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۶۲

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: کسی بھی چیز کے آنتوں میں پہونچنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اور اگر اس کو استعمال کئے بغیر زحمت ومشقت میں مبتلا ہو رہا ہو اور اسے پورے سال اسپرے استعمال کرنا پڑے تو ماہ رمضان میں روزہ رکھنا چاہئے اور احتیاط واجب کی بنا پر ہر دن کے بدلہ ایک مدغلہ بھی فقیر کو دے اور اسکے روزوں کی قضا نہیں ہے۔(۱)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ اور آیۃ اللہ وحید خراسانی: حلق تک پہونچنے سے پہلے ہوا کی شکل میں تبدیل ہوجائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔(۲)

آنکھ کی کمزوری

سوال(۱۰۳): میری بینائی (آنکھ) کمزور ہے اور مجھے روزہ رکھنے سے ضرر کا اندیشہ رہتا ہے، ایسی صورت میں میری ذمہ داری کیا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر ضرر کا خوف عقلائی ہو تو آپ پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اگر آئندہ سال کے ماہ رمضان کے بعد تک آپ کا مرض باقی رہے تو ان روزوں کی قضا بھی واجب نہیں ہے اور آپ کو صرف ہر دن کے بدلہ ۷۵۰ر گرام گیہوں، جو یا آٹا و... کفارہ کے طور پر فقیر کو دینا ہوگا۔(۳)

۱۔دفتر: آیۃ اللہ صافی گلپایگانیؒ

۲۔استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۷۱۱؛ دفتر: آیۃ اللہ وحید خراسانی

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۰۳ و ۱۷۴۴

بدن کی کمزوری

سوال(۱۰۴): لکھنے پڑھنے اور امتحانات کی وجہ سے مجھ میں کمزوری اور سستی پیدا ہو جاتی ہے تو کیا ایسی صورت میں میرے لئے روزہ نہ رکھنا صحیح ہے؟

تمام مراجع کرام: اس طرح کی سستی اور کمزوری کسی حد تک روزے کا لازمہ ہے اور اکثر افراد کو یہ کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ صرف اس بنا پر روزہ ترک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر کمزوری اس حد تک بڑھ جائے کہ اس کا برداشت کرنا بہت سخت اور مشکل ہو تو ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

نوٹ: انسان ان شرائط میں مسافرت کر سکتا ہے (کم از کم ۲۲/۵ کلومیٹر) اور روزہ ترک کر کے اپنے وطن واپس آجائے۔ ایسی صورت میں ضروری نہیں ہے کہ مغرب تک کھانے پینے سے پرہیز کرے اور ماہ رمضان کے بعد اسکے قضا بجالائے۔ اور ان روزوں کا کفارہ بھی نہیں ہے۔

دوا کا استعمال

سوال۱۰۵: ایک ایسا مریض جسے دن بھر میں چند ٹیبلٹ کھانے پڑتے ہیں جبکہ روزہ رکھنے سے اسے کوئی ضرر نہیں ہو رہا ہو تو کیا ان دواؤں کے کھانے سے اسکا روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

تمام مراجع کرام: جی ہاں! اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔(۲)

۱۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۸۳؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۹۱؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۷۳۲

۲۔ دفتر تمام مراجع

روزہ میں ضرر کا معیار

سوال۱۰۶: کیا صرف ضرر کا احتمال روزہ ترک کرنے کا سبب بن سکتا ہے یا یہ کہ ضرر کا یقین ہونا ضروری ہے؟ ضرر کا معیار بیان فرمائیں۔

آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی اور وحید خراسانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: جو چیز روزہ ترک کرنے کا سبب ہے وہ ایسا خوف ہے جسکا کوئی عقلائی منشأ ہو اور اسکا معیار عرف عام ہے اس طرح کہ وہ روزہ رکھنے کو ضرر سمجھتے ہوں۔(۱)

آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی اور وحید خراسانی: جو چیز روزہ ترک کرنے کا سبب ہے وہ ایسا خوف ہے جسکا کوئی عقلائی منشأ ہو اور ضرر کی مقدار بھی قابل توجہ ہو۔(۲)

ڈاکٹر کی رائے

سوال۱۰۷: ضرر کا معیار ڈاکٹر تشخیص دیگا یا خود شخص؟

تمام مراجع کرام: خود مریض کا تشخیص دینا معیار ہے۔ضرر کا خوف صرف عقلائی حد تک ہو، کافی ہے۔ضرر کا خوف کبھی اسپیشلسٹ کے کہنے اور اس جیسے مریضوں کے تجربوں اور کبھی خود انسان کے تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔(۳)

سوال(۱۰۸): اگر انسان کو شک ہو کہ آیا اسکا روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہے یا نہیں؟ لیکن ڈاکٹر اسے روزہ رکھنے سے منع کرے تو اب اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

۱۔توضیح المسائل مراجع: مسئلہ ۱۷۴۳۔۱۷۴۴

۲۔منھاج الصالحین، آیات عظام تبریزیؒ، سیستانی اور وحید، شرائط صحۃ الصوم، مسئلہ ۱۰۲۹

۱۔توضیح المسائل مراجع، م۱۷۴۳، ۱۷۴۴،؛ آیۃ اللہ خامنہ ای، اجوبۃ الاستفتاءات، س۷۵۳؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ ۱۷۵۱، ۱۷۵۲

آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای، صافی، فاضلؒ اور نوری: اگر ڈاکٹر کے کہنے سے اس میں خوف پیدا ہو جائے اور عقلانی احتمال دے کہ روزہ اسکے لئے مضر ہے تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔(۱)

آیات عظام تبریزیؒ اور وحید: مذکورہ صورت میں اگر ڈاکٹر اسپیشلسٹ اور مورد اعتماد ہو تو اس کے کہنے پر عمل کرنا چاہئے۔(۲)

آیۃ اللہ مکارم: اگر ڈاکٹر کے کہنے سے اس میں خوف پیدا ہو جائے اور عقلانی احتمال دے کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور اگر اسے اپنے تجربہ سے یہ معلوم ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر نہیں تو اسے روزہ رکھنا چاہئے۔ شک کی صورت میں ایک دو دن تجربہ کر سکتا ہے اور پھر مذکورہ قانون کے تحت عمل کرے۔(۳)

آیات عظام بہجتؒ اور سیستانی: اگر ڈاکٹر کے کہنے سے اس میں خوف پیدا ہو جائے اور عقلانی احتمال دے کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے تو وہ روزہ ترک کر سکتا ہے۔(۴)

حاملہ عورت

سوال(۱۰۹): ایسی حاملہ عورت جو روزہ نہیں رکھ سکتی اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای اور نوری ہمدانی: اگر روزہ جنین کے لئے مضر ہو تو اسے ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دینا چاہئے اور اگر روزہ خود اسکے لئے مضر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ہر روز

۱۔ توضیح المسائل مراجع، م۱۷۴۳، ۱۷۴۴؛ آیۃ اللہ خامنہ ای، اجوبۃ الاستفتائات، سوال ۷۵۵

۲۔ تبریزی، توضیح المسائل مراجع، م۱۷۴۳، وحید، منہاج الصالحین، ج۲، م۱۰۳۲

۳۔ توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم، م۱۷۴۳

۴۔ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج۱، مسئلہ۱۰۳۲؛ توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ بہجتؒ م۱۷۴۳

ایک مد طعام فقیر کو دے اور دونوں صورتوں میں اسے روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۱)

آیات عظام بہجتؒ، سیستانی اور فاضلؒ: روزوں کی قضا کے علاوہ ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دے، چاہے روزہ جنین کے لئے مضر ہو یا خود اسکے لئے۔(۲)

آیات عظام تبریزیؒ، مکارم اور وحید: اگر روزہ جنین کے لئے مضر ہو تو ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دے اور اگر خود اسکے لئے مضر ہو تو کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے اور مذکورہ دونوں صورتوں میں روزوں کی قضا واجب ہے۔(۳)

آیۃ اللہ صافی: اگر روزہ جنین کے لئے مضر ہو احتیاط واجب کی بنا پر اسے ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دینا چاہئے اور اگر خود اسکے لئے مضر ہو تو کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے اور ہر صورت میں روزوں کی قضا ضروری ہے۔(۴)

سوال(۱۱۰): ایسی حاملہ عورت کا روزہ رکھنا جسے نہیں معلوم کہ روزہ اسکے جنین کے لئے مضر ہے، کیا حکم رکھتا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر روزہ کی وجہ سے جنین پر ضرر کا خوف ہو تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔(۵)

سوال(۱۱۱) : ایسی حاملہ عورت کہ جو حمل اور دودھ پلانے کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے اور انکی قضا آئندہ برس تک نہ ادا کرسکی ہو، کیا اس پر قضا روزے ساقط ہو جاتے ہیں اور کیا اسکا بھی حکم مریض والا حکم ہوگا؟

تمام مراجع کرام: نہیں! جب بھی اس میں طاقت پیدا ہو جائے گی اسے روزوں کی قضا کرنی پڑے گی

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۲۸؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۲۔توضیح المسائل مراجع، م ۱۷۲۸

۳۔ایضاً، مسئلہ ۱۷۲۸؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ ۱۷۳۶

۴۔توضیح المسائل، آیۃ اللہ صافی، مسئلہ ۱۷۲۸

۵۔توضیح المسائل مراجع، م ۱۷۲۸؛ العروۃ الوثقی، ج ۲، فصل ۱۱

اور اسکا حکم مریض کا حکم نہیں ہوگا۔(۱)

دودھ پلانے والی عورت کا روزہ

سوال(۱۱۲): دودھ پلانے والی عورت کی ذمہ داری کیا ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای اور نوری: اگر روزہ رکھنے سے اس کے دودھ میں کمی یا پھر بچہ کی پریشانی کا سبب ہو جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور پہلی صورت میں (دودھ میں کمی کا سبب ہو تو) ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دے اور دوسری صورت (بچہ کی پریشانی کا سبب ہو تو) میں یہ عمل احتیاط واجب کی بنا پر انجام دینا ہوگا اور دونوں صورتوں میں روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۲)

آیات عظام بہجتؒ، سیستانی اور فاضلؒ: اگر روزہ رکھنا اسکے دودھ میں کمی، بچہ کی پریشانی یا پھر خود اسکے لئے نقصان کا سبب ہو تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اسے ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دینا ہوگا اور ہر صورت میں اسے روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۳)

آیات عظام تبریزیؒ، صافی، مکارم اور وحید: اگر روزہ رکھنا اسکے دودھ میں کمی اور بچہ کی ناراضگی یا پھر خود اس کے لئے ضرر کا سبب ہو تو روزہ اس پر واجب نہیں ہے اور پہلی صورت (دودھ میں کمی) میں ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دے اور ہر صورت میں روزوں کی قضا کرے۔(۴)

۱۔ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۱۵۷؛ استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم، ج۲، سوال ۴۴۳؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، مسئلہ ۷۴۷، و دفاتر: تمام مراجع کرام

۲۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۲۹؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۲۹

۴۔ ایضاً، مسئلہ ۱۷۲۹؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ ۱۷۳۷

حائضہ عورت

سوال (۱۱۳): اگر حائضہ ماہ رمضان میں، اذان صبح سے قبل حیض سے پاک ہوجائے تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر اس کے پاس غسل کرنے کا وقت ہو تو غسل کرے اور اگر وقت کم ہو تو تیمّم کرے اور ایسی صورت میں اسکا روزہ صحیح ہوگا۔ اگر عمداً غسل یا تیمّم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اسے کفارہ ادا کرنا ہوگا۔(۱)

سوال (۱۱۴): اگر ایک روزہ دار عورت دن میں خون حیض دیکھے تو اب ایسی صورت میں اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

تمام مراجع کرام: اسکا روزہ باطل ہوجاتا ہے اور اسے ماہ رمضان کے بعد قضا کرنی ہوگی۔(۲)

سوال (۱۱۵): اگر حائضہ عورت، ماہ رمضان میں غسل حیض فراموش کردے اور ایک یا کچھ دنوں بعد اسکی طرف متوجہ ہو تو کیا اسے اپنے روزوں کی قضا کرنی ہوگی؟

آیۃ اللہ مکارم کے علاوہ تمام مراجع کرام: نہیں! اسکے روزے صحیح ہیں اور انکی قضا نہیں ہے۔(۳)

آیۃ اللہ مکارم: احتیاط واجب کی بنا پر اسے روزوں کی قضا کرنی چاہئے۔(۴)

آیۃ اللہ بہجتؒ: اسے روزوں کی قضا کرنی چاہئے۔(۵)

نوٹ: بہتر ہے کہ مذکورہ صورت میں روزوں کی قضا کرے۔

۱۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۳۷؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ ۱۶۴۵؛ العروۃ الوثقیٰ، ج۲، المفطرات ۵۵، الفصل السادس

۲۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۴۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ ۱۶۴۸

۳۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۴۱؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ ۱۶۴۹

۴۔ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ مکارم، المفطرات، م ۵۰

۵۔ دفتر: آیۃ اللہ بہجتؒ

حائضہ عورت کی روزہ کے لئے نذر

سوال(۱۱۶): ایک خاتون نے ماہ شعبان کے شروع کے چند دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر کی تھی لیکن انہیں دنوں میں اسکی عادت شروع ہوگئی تو ایسی صورت میں اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

آیات عظام فاضلؒ، مکارم اور وحید کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر اس نے نذر کے لئے شرعی صیغہ پڑھے ہوں تو اسے اپنی عادت کے دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور بعد میں ان روزوں کی قضا بجالانی چاہئے۔(۱)

آیات عظام فاضلؒ، مکارم اور وحید: اگر اس نے شرعی صیغہ پڑھا ہو تو اسے عادت کے دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور احتیاط واجب کی بنا پر بعد میں ان کی قضا انجام دینی چاہئے۔(۲)

عورت کا اپنی عادت روکنا

سوال(۱۱۷): اگر عادت کے دنوں میں اس سے بچنے کے ٹیبلٹ یا انجکشن سے استفادہ کیا جائے تو کیا روزہ صحیح ہوگا؟

تمام مراجع کرام: اگر عادت نہ شروع ہو تو اسکا روزہ صحیح ہوگا۔(۳)

روزہ اور بلوغ

سوال۱۱۸: جسے نہیں معلوم کہ جوانی کے دنوں میں جو روزے اس نے نہیں رکھے ہیں، وہ بلوغ سے قبل تھے یا بعد میں، تو کیا انکی قضا واجب ہے؟

۱۔توضیح المسائل مراجع، م۷ ۲۶۵؛ استفتاء، آیۃ اللہ خامنہ ای، س۷ ۱۰۹

۲۔توضیح المسائل مراجع، م۷ ۲۶۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید، مسئلہ۲۱ ۲۷

۳۔استفتاءات، امام خمینیؒ، ج۱،س۳۹؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضلؒ، ج۱،س۵۶۳؛ جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی، ج۱،س۵۱۲؛ دفاتر: تمام مراجع کرام

تمام مراجع کرام: اگر نہیں جانتا تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔(۱)

کمسن بچیوں کا روزہ

سوال ۱۱۹: وہ لڑکی جو بالغ ہو چکی ہے لیکن بدن کی کمزوری کی وجہ سے وہ روزہ نہیں رکھ سکتی اور انکی قضا بھی آئندہ دو برس تک نہیں انجام دے سکتی تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

آیات عظام مکارم اور تبریزیؒ کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہو یا یہ کہ اس کا برداشت کرنا اسکے لئے بہت زیادہ زحمت ومشقت کا سبب ہو تو روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔ لیکن ان روزوں کا صرف بعض مشکلات کی بنا پر ترک کرنا جائز نہیں ہے اور جب بھی ممکن ہوا سے ان روزوں کی قضا بجالانی چاہئے۔(۲)

آیۃ اللہ مکارم: مذکورہ صورت میں اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور ہر دن کے بدلہ اسے ایک مد طعام دینا چاہئے اور ان روزوں کی قضا بھی اس پر واجب نہیں ہے۔(۳)

آیۃ اللہ تبریزیؒ: اگر روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہو یا پھر اس کا برداشت کر پانا اسکے لئے بہت زیادہ زحمت ومشقت کا سبب ہو تو روزہ واجب نہیں ہے اور اگر آئندہ برس ماہ رمضان تک اس کا عذر ختم ہو جائے تو انکی قضا بجا لائے اور اگر انجام نہ دے سکے تو ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام (تقریباً دس سیر) فقیر کو دے اور روزہ کی قضا ضروری نہیں ہے لیکن اگر فدیہ اس کے لئے ممکن نہ ہو تو جب بھی ممکن ہو تو ان روزوں کی قضا کرے۔(۴)

۱۔ استفتاءات، امام خمینیؒ، ج۱، روزہ، س۳۸؛ دفاتر: تمام مراجع کرام

۲۔ استفتاءات، امام خمینیؒ، ج۱، روزہ، س۷۶و۸۸؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، س۷۳۱،۷۳۲، جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضلؒ، ج۱، س۵۶۸؛ صافی، جامع الاحکام، ج۱، س۴۹۱، ۴۹۸، دفاتر: آیات عظام نوری، بہجتؒ اور وحید

۳۔ استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم، ج۲، س۴۳۹

۴۔ صراط النجاۃ، آیۃ اللہ تبریزیؒ، ج۲، س۴۵۸و۱۵۱۹

قضااور کفارہ

روزے کی قضا

سوال (۱۲۰): کیاماہ رمضان کے روزے کی قضااور کفارہ پے در پے انجام دیناچاہئے؟

جواب: تمام مراجع کرام: روزوں کی قضا پے در پے بجالانا ضروری نہیں ہے لیکن کفارہ میں (دومہینہ کے روزے رکھنے کواختیارکرےتو) اسے ایک مہینہ ایک دن مسلسل روزے رکھنے چاہئے۔(۱)

نکتہ: آیۃ اللہ مکارم شیرازی کے نزدیک کفارہ کے روزے کوپے در پے رکھنا احتیاط واجب کی بنا پر ہے۔

روزے کی قضامیں تاخیر

سوال ۱۲۱: بیماری کی بناپر ماہ رمضان کے روزے نہ رکھنے والاشخص اگراسکی قضا کئی سال تک نہ انجام دےتو کیاحکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگروہ وسط سال میں مرض سے شفا پا گیا ہوتواسے ان روزوں کی قضا کرنی چاہئے اوراگراس نے اس سال قضانہ کرکے آئندہ برس پر چھوڑ دیا ہوتواسے روزے کی قضا کے علاوہ ہر دن کے بدلہ ایک مدطعام (غلہ) فقیرکودیناہوگالیکن اگلے سال تک بیماری باقی رہنے کی صورت میں (اس طرح کہ وہ روزے کی قضانہ انجام دے سکے) اسے ہر دن کے بدلے فقط ایک مدطعام فقیرکودیناہوگا۔(۲)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۶۶۱؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۱۶۶۹؛ العروۃ الوثقیٰ، ج۲، صوم الکفارۃ، مسئلہ۱؛ احکام القضاء، مسئلہ۲

۲۔توضیح المسائل مراجع، ۱۷۰۵، ۱۷۰۹؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۱۷۱۳، ۱۷۱۷

روزے کی قضا کا بھول جانا

سوال۱۲۲: میں نے ماہ رمضان کے کچھ روزے نہیں رکھے ہیں لیکن ان روزوں کی تعداد میں بھول گیا ہوں، اب میری کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: آپ کم از کم مقدار پر اکتفا کر سکتے ہیں یعنی روزوں کی وہ تعداد کہ جسکے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اس سے کم نہیں تھی، اسکی قضا کریں اور اس سے زیادہ کی قضا ضروری نہیں ہے۔(۱)

بیمار کے روزے کی قضا

سال۱۲۳: جس شخص نے ماہ رمضان کے روزے کی قضا میں سستی کی ہو اور اب بیماری کی بنا پر وہ اس کی قضا نہیں کر سکتا تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: آیۃ اللہ سیستانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر روزوں کی قضا میں سستی کی ہو اور اب آئندہ ماہ رمضان تک ان روزوں کی قضا سے قاصر ہو تو اسے ہر دن کے بدلے ایک مد طعام فقیر کو دینا چاہئے اور جب کبھی بھی روزہ رکھنے کی طاقت اسکے اندر پیدا ہو جائے اسے ان روزوں کی قضا بھی کرنی پڑیگی۔(۲)

آیۃ اللہ سیستانی: اگر روزوں کی قضا میں سستی کی ہو اور اب آئندہ ماہ رمضان تک روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اسے احتیاط واجب کی بنا پر ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دینا پڑیگا اور بیماری سے افاقہ کے بعد روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۳)

۱۔العروۃ الوثقی، ج۲، احکام القضا، مسئلہ ۶

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۰۶؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۱۴؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱ مسئلہ ۱۱۷۳؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ سیستانی، مسئلہ ۱۷۰۶

قضا روزے کا توڑنا

سوال (۱۲۴): کیا قضا روزہ رکھنے والا انسان کسی بنا پر اپنا روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: ظہر سے پہلے اس کام کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ظہر کے بعد اسکا یہ عمل جائز نہیں ہوگا اور ایسا کرنے کی صورت میں اسے کفارہ دینا ہوگا اراس کفارہ کی مقدار دس مد طعام فقیر کو (ہر ایک کو ایک مد) دینا ہوگا۔ (۱)

روزے دار کی نماز کی قضا

سوال (۱۲۵): اگر کسی روزے دار کی نماز قضا ہو جائے تو کیا اسکا روزہ صحیح ہوگا؟

جواب: تمام مراجع کرام: ہاں! اسکا روزہ صحیح ہے لیکن اسے اپنی نماز کی قضا کرنی ہوگی۔ (۲)

مافی الذمہ روزہ

سوال (۱۲۶): جس شخص کو اپنے بارے میں قضا روزے رکھنے کا علم نہ ہو تو کیا وہ مافی الذمہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ یعنی وہ نیت کرے کہ اگر قضا روزہ اسکے ذمہ تھا اسے بجالاتا ہے اور اگر قضا اسکے ذمہ نہ تھی تو یہ روزہ اسکا مستحبی روزہ شمار ہو؟

جواب: تمام مراجع کرام: ہاں! اس نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے۔ (۳)

باپ کے قضا روزے

سوال (۱۲۷): اگر کسی شخص کا باپ خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے روزہ نہ رکھے اور مر جائے تو اسکے بیٹے کی ذمہ داری کیا ہے؟

۱۔ العروۃ الوثقی، ج ۲، الفصل السادس، فیما یوجب القضاء والکفارۃ، مسئلہ ۱؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۸۷

۲۔ دفاتر: تمام مراجع کرام

۳۔ العروۃ الوثقی، ج ۲، نیۃ الصوم

امام خمینیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی: اگر اسکا باپ ان روزوں کی قضا کر سکتا تھا تو اسکے بڑے بیٹے پر انکی بجا آوری واجب ہے یا یہ کہ اپنے باپ کی طرف سے کسی دوسرے کو وہ اجیر بنائے۔(۱)

آیۃ اللہ سیستانی اور آیت للہ وحید خراسانی: اگر اسکا باپ ان روزوں کی قضا کر سکتا تھا تو احتیاط واجب کی بنا پر اسکے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ انکی قضا کرے یا کسی کو اسکے لئے اجیر بنائے۔(۲)

آیات عظام بہجتؒ، خامنہ ای، فاضل لنکرانیؒ، صافی گلپایگانی: احتیاط واجب کی بنا پر اسکے بڑے بیٹے پر اسکی بجا آوری واجب ہے یا یہ کہ اسکی طرف سے کسی کو اجیر بنائے گرچہ اسکا باپ روزوں کی قضا نہیں کر سکتا تھا۔(۳)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: بڑے بیٹے پر انکی بجا آوری واجب نہیں ہے لیکن اگر اسکا باپ ان روزوں کی قضا کر سکتا تھا تو احتیاط مستحب کی بنا پر وہ اپنے والد کے قضا روزے رکھے یا یہ کہ انکی طرف سے کسی کو اجیر بنائے۔(۴)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ: اگر اسکا باپ روزوں کی قضا کر سکتا تھا تو احتیاط واجب کی بنا پر بڑے بیٹے پر (جب تک اسکے لئے زحمت و مشقت کا سبب نہ ہو) اسکی بجا آوری واجب ہے یا یہ کہ اسکے لئے کسی کو اجیر بنائے۔(۵)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲، ۱۷

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲، ۱۷؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۳۹۸، ۲۰، ۱۷

۳۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲، ۱۷؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج ۱، مسئلہ ۹۱۶، ۷۷، ۱۱؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۵۴۷

۴۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲، ۱۷

۵۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ جواد تبریزی، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲، ۱۷

سوال(۱۲۸): اگر بڑے بیٹے کو اس بارے میں شک ہو کہ اسکے باپ کے قضا روزے بچے ہیں یا نہیں تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: مذکورہ صورت میں بڑے بیٹے پر کچھ بھی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔(۱)

سوال(۱۲۹): میرے والد کے چند برس کے قضا روزے تھے، مجھے نہیں معلوم انہوں نے ان روزوں کی قضا کی تھی یا نہیں، انھوں نے اس بارے میں وصیت بھی نہیں کی ہے ایسی صورت میں اس گھر کے بڑے بیٹے کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ اور آیۃ اللہ مکارم شیرازی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر بڑے بیٹے کو اس بات کا یقین تھا کہ اسکے باپ کے ذمہ قضا روزے تھے تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے انہیں انجام دینا چاہئے۔(۲)

آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ: اگر بڑے بیٹے کو اس بات کا یقین تھا کہ اسکے باپ کے ذمہ قضا روزے تھے تو اسے ان روزوں کی قضا کرنی چاہئے۔(۳)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: بڑے بیٹے پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔ صحت پر بنا رکھتے ہوئے کہنا چاہئے کہ اسکے باپ نے روزوں کو رکھا ہے۔(۴)

سوال۱۳۰: اگر باپ کے انتقال کے بعد بڑا بیٹا بھی مرجائے تو کیا باپ کے قضا روزے دوسرے بیٹوں پر واجب ہوجاتے ہیں؟

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۳۹۱؛ توضیح المسائل ، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۱۳۹۹

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۳۹۲؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۱۴۰۰؛ دفتر: آیۃ اللہ بہجتؒ و آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ سیستانی، مسئلہ۱۳۹۳؛ تعلیقات علی العروۃ، ج۲، احکام القضا، مسئلہ۲۵

۴۔تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، احکام القضا، مسئلہ۲۵؛ استفتاءات، ج۳، سوال۲۶۱

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! باقی بیٹوں پر کچھ بھی ذمہ داری نہیں ہے۔(۱)

سوال۱۳۱: اگر بڑا بیٹا باپ کے قضا روزوں کو نہیں رکھتا تو کیا تمام بیٹوں کی کچھ ذمہ داری ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! باقی بیٹوں پر کچھ بھی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔(۲)

سوال۱۳۲: کیا بڑا بیٹا اپنے والد کے انتقال کے بعد انکے قضا روزوں کے لئے کسی کو اجیر بنانے کی صورت میں خود انکے ترکہ سے پیسہ خرچ کرسکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! بڑے بیٹے کو خود انکے قضا روزے رکھنے چاہئیں یا پھر اپنے مال سے کسی کو اجیر بنانا چاہئے۔ اسے میت کے ترکہ سے خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے مگر یہ کہ خود میت نے اس سلسلہ میں وصیت کی ہو۔(۳)

سوال(۱۳۳): باپ کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد اگر بیٹوں کو اس بات کا علم نہ ہو کہ انکے والد کے ذمہ قضا روزے تھے یا نہیں تو انکی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: تمام مراجع: مذکورہ صورت میں ان پر کوئی بھی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے۔(۴)

۱۔تعلیقات علی العروۃ، آیات عظام امام خمینیؒ، نوری ہمدانی، مکارم شیرازی ج۲، قضاء الولی، مسئلہ۳؛ اجوبۃ الاستفتاءات آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۵۴۶؛ منہاج الصالحین، آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی، وحید خراسانی، مسئلہ۷۴۳؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج۱، قضاء الولی، مسئلہ۳؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۳۹۸؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ ج۱، مسئلہ۹۱۷؛ ہدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۱، مسئلہ۹۹۲

۲۔تعلیقات علی العروۃ، آیات عظام امام خمینیؒ، نوری ہمدانی، مکارم شیرازی، ج۲، قضاء الولی، مسئلہ۳؛ اجوبۃ الاستفتاءات سوال ۵۴۶؛ منہاج الصالحین، آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی وحید خراسانی، مسئلہ۷۴۳؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج۱، قضاء الولی، مسئلہ۳؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۳۹۸؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ۹۱۷ ؛ ہدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۱، مسئلہ۹۹۲

۳۔العروۃ الوثقیٰ، ج۱، قضاء الولی، مسئلہ۱۰؛ دفتر: تمام مراجع کرام

۴۔العروۃ الوثقیٰ، ج۲، احکام القضاء، مسئلہ۲۳

سوال۱۳۴: ایک ایسا شخص جسے خود اپنے بھی قضا روزے رکھنے ہوں اور اپنے مرحوم باپ کے بھی تو ان میں سے کس کو پہلے انجام دینا واجب ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ دونوں واجب ہیں لہذا ان دونوں کے درمیان کوئی ترتیب نہیں ہے۔(۱)

باپ کا روزہ اور بیٹی

سوال(۱۳۵): اگر باپ کی اولاد میں صرف بیٹیاں ہوں تو کیا اسکی وفات کے بعد اسکے قضا روزے بڑی بیٹی پر واجب ہونگے؟

جواب: آیۃ اللہ صافی گلپایگانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: نہیں! واجب نہیں ہے۔(۲)

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: اگر اولاد میں بیٹے نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر میت کے وارثین میں سے اس مرد کو اسکے روزوں کی قضا کرنی ہوگی جو سب سے بڑا ہو اور مرد نہ ہونے کی صورت میں اس عورت پر ان روزوں کی قضا واجب ہے جو ان میں سب سے بڑی ہے۔(۳)

ماں کے قضا روزے

سوال(۱۳۶): کیا ماں کے قضا روزے بھی بڑے بیٹے پر واجب ہوتے ہیں؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، جواد تبریزیؒ، سیستانی اور وحید خراسانی: نہیں!

۱۔العروۃ الوثقیٰ، ج۱، احکام القضا، مسئلہ ۱۰

۲۔تعلیقات علیٰ العروۃ، آیات عظام امام خمینیؒ، نوری ہمدانی، مکارم شیرازی، فاضل لنکرانیؒ، ج۲، قضاء الولی؛ منھاج الصالحین، آیات عظام سیستانی، وحید خراسانی، جواد تبریزیؒ، مسئلہ ۱۷۳۷؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۷۹۱؛ دفاتر: آیۃ اللہ نوری ہمدانی و آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔ہدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپائیگانی، ج۱، مسئلہ ۹۹۱

واجب نہیں ہیں۔(۱)

آیات عظام بہجتؒ، صافی گلپایگانی، فاضل لنکرانیؒ، نوری ہمدانی: احتیاط واجب کی بنا پر انجام دینا چاہئے۔(۲)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے روزے قضا نہیں ہوئے تھے اور وہ انکی قضا کرنے پر قادر بھی تھیں، تو بڑے بیٹے پر ان روزوں کی بجا آوری واجب ہے۔ لیکن اگر نافرمانی کی بنا پر تھے، تو واجب نہیں ہے۔(۳)

آیۃ اللہ خامنہ ای: ہاں! واجب ہے۔(۴)

اجارہ کا روزہ

سوال (۱۳۷): ایک شخص کے کچھ روزے قضا ہوئے ہیں اور وہ انکی قضا کرنے پر قادر نہیں ہے تو کیا اس صورت میں وہ کسی کو اجیر بنا سکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! روزہ رکھنے کے لئے کسی دوسرے کو اپنی زندگی میں ہی اجیر بنانا جائز نہیں ہے اور جب بھی وہ روزہ رکھنے کے قابل ہوا سے رکھنے چاہئے۔(۵)

سوال (۱۳۸): جس شخص کے ذمہ قضا روزے ہوں کیا وہ اجرت پر دوسروں کے روزے رکھ سکتا ہے؟

۱۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲/۱۷؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۳۹۸، ۲۰/۱۷

۲۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲/۱۷؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۹۱۶، ۷۷/۱۱

۳۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۳۹۰، ۱۲/۱۷

۴۔ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۵۴۲

۵۔ العروۃ الوثقیٰ، ج۱، صلاۃ الاستیجار

جواب: تمام مراجع کرام: ہاں! کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

سوال(۱۳۹): کیا مریض کے اور جان بوجھ کر روزہ باطل کرنے والے کے کفارہ میں کوئی فرق ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: ہاں! دو جگہ پر ان دونوں میں فرق ہے(۱) مقدار میں (۲) مصرف میں۔ جان بوجھ کر روزہ باطل کرنے کی صورت میں ہر دن کے بدلے ساٹھ فقیروں کو سیر کرے (یا ہر ایک کو ایک مد طعام دے) یا یہ کہ دو مہینہ روزہ رکھے لیکن مریض کا مرض آئندہ ماہ رمضان تک جاری رہنے کی صورت میں اسے ہر دن کے بدلہ ایک مد طعام دینا ہوگا۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کی صورت میں اگر وہ ساٹھ فقیروں تک رسائی رکھتا ہے تو ان میں سے ہر ایک کو ایک مد طعام سے زیادہ نہیں دے سکتا ہے لیکن مریض کے کفارہ میں یہ ضروری نہیں ہے۔(۲)

کفارہ میں تاخیر

سوال(۱۴۰): جو شخص روزہ کا کفارہ ادا کرنے میں چند برس تاخیر کرے تو کیا اسکی مقدار میں کچھ اضافہ ہو جائیگا؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! اس میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔(۳)

سوال(۱۴۱): کسی کے ذمہ روزہ کا کفارہ ہے، کیا وہ اسکی ادائیگی میں تاخیر کر سکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: ہاں! کفارہ کا ادا کرنا فوراً واجب نہیں ہے لیکن اسکی ادائیگی میں سستی اور کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔(۵)

۱۔تعلیقات علی العروۃ، آیات عظام امام خمینیؒ، نوری ہمدانی، مکارم شیرازی، ج۲، احکام القضاء، مسئلہ۱۰؛ منہاج الصالحین، آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی، وحید خراسانی، ۱۰۳۵؛ دفاتر: آیات عظام خامنہ ای، بہجتؒ اور صافی گلپایگانی

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰، ۱۷۰۳، ۱۷۰۳، ۱۷۰۸

۳۔العروۃ الوثقیٰ، ج۲، الصوم، الفصل السادس، مسئلہ۲۱

۵۔العروۃ الوثقیٰ ج۲، الصوم، الفصل السادس، فی ما تعلیق بالکفارۃ، مسئلہ۲۲

کفارہ کا مصرف

سوال(۱۴۲): کیا واجب النفقۃ افراد کو روزے کا کفارہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! روزہ کا کفارہ واجب النفقۃ افراد کو نہیں دیا جا سکتا ہے لیکن اعزاء و اقرباء کو دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

کفارہ کی رقم

سوال(۱۴۳): کیا کفارہ کی رقم بھی فقیر کو دی جاسکتی ہے؟

جواب: تمام مراجع: کفارہ کی رقم فقیر کو دینا کافی نہیں ہے (چاہے مریض کا کفارہ ہو یا جان بوجھ کر روزہ باطل کرنے کا کفارہ ہو) لیکن اگر اس بات کا یقین ہو کہ فقیر اس کی طرف سے کھانا کھائے گا اور وہ اسے کفارہ کے عنوان سے قبول کرلے گا تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)

۲۔تحریر الوسیلۃ، امام خمینیؒ، ج۲، الکفارات، مسئلہ ۱۸؛ ہدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۲، الکفارات، مسئلہ ۱۸؛ استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۱، سوال ۲۹۶؛ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، آیۃ اللہ وحید خراسانی، الکفارات، ۱۵۸۰؛ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج۳، مسئلہ ۳۷۷؛ دفاتر: آیات عظام خامنہ ای، نوری ہمدانی، بہجتؒ اور فاضل لنکرانیؒ

۳۔منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج۳، مسئلہ ۶۷۷؛ ہدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۲، الکفارات، مسئلہ ۲۰؛ تحریر الوسیلۃ، امام خمینیؒ، ج۲، الکفارات، مسئلہ ۲۰؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۰۱؛ استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۱، سوال ۲۹۱؛ دفاتر: آیات عظام فاضل لنکرانیؒ، وحید خراسانی، جواد تبریزیؒ، بہجتؒ

امدادی کمیٹی اور خیراتی ادارے

سوال (۱۴۴): کیا کفارہ کی رقم امدادی کمیٹیوں کو دینا کافی ہے؟

جواب: تمام مراجع: اگر اس بات کا یقین ہو کہ اس قسم کی کمیٹیاں کفارہ کی رقم شرعی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے فقیروں کے کھانے کے لئے خرچ کریں گی، تو کافی ہوگا۔(۱)

سادات اور کفارہ

سوال (۱۴۵): کیا غیر سید روزے کا کفارہ سید کو دے سکتا ہے؟

جواب: آیۃ اللہ صافی گلپایگانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بہتر (احتیاط مستحب کی بنا پر) ہے کہ سید کو نہ دے۔(۲)

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: احتیاط واجب کی بنا پر غیر سید روزہ کا کفارہ سید کو نہیں دے سکتا ہے۔(۳)

کفارہ اور سماجی امور

سوال ۱۴۶: کیا روزہ کا کفارہ سماجی امور، مثلاً شادی کے جشن یا اس طرح کے دیگر امور میں خرچ کیا جا سکتا ہے؟

۱۔ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج ۳، مسئلہ ۶۶۷؛ ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج ۲، الکفارات، مسئلہ ۲۰؛ تحریر الوسیلۃ، امام خمینیؒ، ج ۲، الکفارات، مسئلہ ۲۰؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۰۱، استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج ۱، سوال ۲۹۱؛ دفاتر: آیات عظام فاضل لنکرانیؒ، وحید خراسانی، نوری ہمدانی، جواد تبریزیؒ، بہجتؒ

۲۔ تحریر الوسیلۃ، امام خمینیؒ، ج ۲، الصدقۃ، مسئلہ ۳؛ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، آیۃ اللہ وحید خراسانی، الصدقۃ، مسئلہ ۱۲۲۳؛ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج ۲، مسئلہ ۱۶۰۴؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج ۱، سوال ۶۰۲

۳۔ ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج ۲، الصدقۃ، مسئلہ ۳

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! کفارہ کا ان امور میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کفارہ سے فقیروں کو کھانا کھلانا چاہیئے۔(۱)

کفارہ کی ادائیگی سے عاجزی

سوال(۱۴۷): جس شخص نے جان بوجھ کر روزہ باطل کیا ہے اگر اس کے لئے اسکا کفارہ ادا کرنا ممکن نہ ہو(یعنی بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا اور مالی اعتبار سے بھی اتنا مضبوط نہیں ہے) تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: آیات عظام جواد تبریزیؒ، خامنہ ای، صافی گلپایگانی اور وحید خراسانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: جس مقدار میں بھی اسکے اندر استطاعت ہو، فقیر کو مد طعام دے اور اگر اس مقدار کو دینا بھی اسکے لئے ممکن نہ ہو تو اسے کم از کم ایک بار " **استغفر الله** " کہہ کر استغفار کرنا چاہیئے۔(۲)

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: استطاعت بھر فقیر کو مد طعام دے اور استغفار کرے اور اگر اس مقدار کو دینا بھی اسکے لئے ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک بار " **استغفر الله** " کہہ کر استغفار کرنا چاہیئے۔(۳)

آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، آیۃ اللہ وحید خراسانی: احتیاط واجب کی بنا پر استطاعت بھر فقیر کو مد طعام دے اور استغفار کرے اور اگر اس مقدار کو بھی دینے سے عاجز ہو تو کم از کم ایک بار " **استغفر الله** " کہہ کر استغفار کرے۔(۴)

۱۔العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، فیما یتعلق بالکفارۃ، مسئلہ ۲۴

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰

۳۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، مسئلہ ۱۶۶۰

۴۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، مسئلہ ۱۶۶۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۶۸

آیۃ اللہ خامنہ ای: استطاعت بھر فقیر کو مد طعام دے اور احتیاط کی بنا پر استغفار بھی کرے اور اگر اس مقدار کو بھی دینے سے عاجز ہو تو ایک بار "استغفر الله" کہہ کر استغفار کرے۔(۱)

سوال ۱۴۸: ایک شخص اس وقت جان بوجھ کر روزہ باطل کرنے کا کفارہ نہیں ادا کر سکتا ہے تو آئندہ زمانہ میں استطاعت ہونے پر کیا اسے کفارہ ادا کرنا پڑیگا؟

جواب: آیۃ اللہ خامنہ ای اور آیۃ اللہ مکارم شیرازی کے علاوہ تمام مراجع کرام: احتیاط واجب کی بنا پر استطاعت ہونے پر اسے کفارہ ادا کرنا چاہئے۔(۲)

آیۃ اللہ خامنہ ای اور آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اسکے ذمہ اب کچھ نہیں ہے اور کفارہ ادا کرنا اسکے لئے واجب نہیں ہے۔(۳)

بیوی کے روزہ کا کفارہ

سوال ۱۴۹: عورت کے روزے کا کفارہ شوہر پر واجب ہوگا یا خود عورت پر؟

جواب: تمام مراجع کرام: عورت کے روزہ کا کفارہ خود اسے ادا کرنا ہوگا۔(۴)

اولاد کے روزے کا کفارہ

سوال ۱۵۰: جان بوجھ کر روزہ باطل کرنے والے شخص کے ذمہ کفارہ ہے، لیکن کوئی ذریعۂ معاش نہیں ہے اور باپ کی کفالت میں ہے اس صورت میں کفارہ ادا کرنا کس پر واجب ہے؟

۱۔اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۱۱

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۶۸

۲۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، مسئلہ ۱۶۶۰؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۱۲

۳۔جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج ۲، سوال ۱۳۱۳؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج ۳، مسئلہ ۴۳۸ اور دفاتر: تمام مراجع

جواب: آیۃ اللہ خامنہ ای اور آیۃ اللہ مکارم شیرازی کے علاوہ تمام مراجع کرام: احتیاط واجب کی بنا پر استطاعت ہونے پر خود اسے کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ کفارہ ادا کرنا اسکے باپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔(۱)

آیۃ اللہ خامنہ ای اور آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اس سے ذمہ داری ساقط ہے اور کفارہ کی ادائیگی اس پر واجب نہیں ہے اور اسکے باپ پر بھی یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے۔(۲)

جان بوجھ کر روزہ چھوڑنا

سوال۱۵۱: جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے والے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جتنے روزے نہ رکھے ہوں، انکی قضا کرے اور اسکے علاوہ ہر دن کے بدلہ کفارہ بھی دے یعنی دومہینہ روزہ رکھے، یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے یا ہر ایک کو ایک مد (تقریباً دس سیر) طعام (گیہوں، جو یا اسی قسم کی دوسری چیز) دے۔(۳)

سوال۱۵۲: کیا جان بوجھ کر (ماہ رمضان میں) برسر عام کھانے پینے والے شخص کو تعزیر کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: تمام مراجع کرام: قضا اور کفارہ کے علاوہ تعزیر بھی اسکے لئے ہے۔ پہلی اور دوسری بار میں ۲۵ تازیانہ ہیں اور بعض فقہاء کے اعتبار سے اسکی کوئی مقدار معین نہیں ہے بلکہ حاکم شرع کی صلاحدید سے معین کی جائیگی۔ پہلی اور دوسری بار حد جاری ہونے کے بعد اگر تیسری بار اس عمل کا مرتکب ہو تو اسکا حکم قتل ہے۔(۴)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۶۸

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۱۲

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۶۸

۴۔العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، نیۃ الصوم، استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۶۵۹

بالغ ہوتے وقت روزہ نہ رکھنا

سوال۱۵۳: بالغ ہونے کے بعد شروع کے دنوں میں جن روزوں کو نہیں رکھا ہے کیا انکی قضا کے علاوہ کفارہ بھی ادا کرنا پڑیگا؟

جواب: تمام مراجع کرام: جتنے روزے نہ رکھے ہوں انکی قضا کریں اور اسکے علاوہ ہر دن کے بدلہ کفارہ بھی دیں یعنی دو مہینہ روزہ رکھیں یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائیں یا پھر ہر ایک کو ایک مد (تقریباً دس سیر) طعام (گیہوں، جو یا اسی قسم کی دوسری چیزیں) دیں۔(۱)

مستحبی روزہ

سوال۱۵۴: کیا مسافر مستحبی روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای اور نوری ہمدانی: نہیں! سفر میں مستحبی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ لیکن مدینۂ منورہ میں حاجت پوری ہونے کے لئے تین دن، مستحبی روزہ رکھ سکتا ہے ان تین روزوں کے لئے اسے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا دن اختیار کرنا ضروری ہے۔(۲)

آیات عظام بہجتؒ، صافی گلپایگانی اور فاضل لنکرانیؒ: نہیں! سفر میں مستحبی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن مدینۂ منورہ میں حاجت پوری ہونے کے لئے تین دن مستحبی روزے رکھ سکتا ہے ان تین روزوں کے لئے بہتر ہے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کا دن اختیار کرے۔(۳)

۱۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۶۶۸

۲۔ تعلیقات علی العروۃ، امام خمینیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج ۲، شرائط الصوم، الخامس؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج ۲، شرائط الصوم، الخامس؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج ۱، مسئلہ ۱۱۴۱؛ توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، مسئلہ ۱۷۱۸

آیات عظام جوادتبریزیؒ، مکارم شیرازی اور وحید خراسانی: نہیں! سفر میں مستحبی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن مدینۂ منورہ میں حاجت پوری ہونے کی غرض سے تین دن مستحبی روزے رکھ سکتا ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر اسے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا دن اختیار کرنا ہوگا۔(۱)

سوال ۱۵۵: جس شخص کے ذمہ قضا روزے ہوں کیا وہ مستحبی روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! قضا روزے اپنے ذمہ رکھنے والے شخص کے لئے مستحبی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

سوال ۱۵۶: روزہ کا کفارہ اپنے ذمہ رکھنے والا شخص کیا مستحبی روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، جوادتبریزیؒ، خامنہ ای اور نوری ہمدانی: نہیں! روزہ کا کفارہ اپنے ذمہ رکھنے والے شخص کے لئے مستحبی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔(۳)

آیات عظام صافی گلپایگانی، فاضل لنکرانی، مکارم شیرازی اور وحید خراسانی: احتیاط واجب کی بنا پر اس شخص کے لئے مستحبی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے جسکے ذمہ روزہ کا کفارہ ہو۔(۴)

۱۔ منھاج الصالحین، آیات عظام جوادتبریزیؒ، سیستانی اور وحید خراسانی، الصوم، مسئلہ ۱۰۲۶؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، شرائط صحۃ الصوم، الخامس

۲۔ تعلیقات علی العروۃ، آیات عظام امام خمینیؒ، نوری ہمدانی، مکارم شیرازی، ج ۲، شرائط صحۃ الصوم، مسئلہ ۳؛ منھاج الصالحین، آیات عظام جوادتبریزیؒ، سیستانی، وحید خراسانی، ۱۰۳۵؛ ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج ۱، مسئلہ ۱۳۵۵ ؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج ۱، مسئلہ ۱۱۴۹؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۳۔ تعلیقات علی العروۃ، امام خمینیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج ۲، شرائط صحۃ الصوم، مسئلہ ۳؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، ۱۰۳۵؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۴۔ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج ۲، شرائط الصوم، مسئلہ ۳؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ وحید خراسانی، ۱۰۳۵؛ ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج ۱، مسئلہ ۱۳۵۵

آیات عظام بہجتؒ اور سیستانی: ہاں! روزہ کا کفارہ اپنے ذمہ رکھنے والے شخص کے لئے مستحبی روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

مستحبی روزہ اور جنابت

سوال ۱۵۷: کیا مجنب شخص اذان صبح کے بعد غسل کر کے مستحبی روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: روزہ مستحبی میں کوئی حرج نہیں ہے۔اسکا روزہ صحیح ہوگا۔(۲)

سوال ۱۵۸: میں نے مستحبی روزہ رکھا ہے، میرا دوست کچھ کھانے کی دعوت دے رہا ہے تو اب میری کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: تمام مراجع: مستحب ہے کہ اپنے روزے کو افطار کر لیں۔(۳)

مستحبی روزہ توڑنا

سوال ۱۵۹: کیا مستحبی روزہ باطل کرنا جائز ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: ہاں! کوئی حرج نہیں ہے لیکن ظہر کے بعد اس عمل کو انجام دینا مکروہ ہے۔(۴)

۱۔وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۱۳۹؛ منہاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ۱۰۳۵

۲۔تعلیقات علی العروۃ، آیات عظام امام خمینیؒ، نوری ہمدانی، فاضل لنکرانیؒ، مکارم شیرازی، ج۲، المفطرات، الثامن، منہاج الصالحین، آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی، وحید خراسانی، ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۱، مسئلہ ۱۲۸۲، وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۰۸۹

۳۔العروۃ الوثقیٰ، ج۲، اقسام الصوم، مسئلہ ۲

۴۔العروۃ الوثقیٰ، ج۲، اقسام الصوم، مسئلہ ۱

روزہ میں شوہر کی اجازت

سوال۱۶۰: کیا مستحبی روزہ رکھنے کے لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے؟

جواب: آیات عظام بہجتؒ، صافی گلپایگانی اور مکارم شیرازی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر شوہر کے جنسی حقوق سے منافات رکھتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اجازت لینی چاہئے۔ اگر شوہر اسے روزہ رکھنے سے روکے تو اطاعت کرنی چاہئے، اگر چہ اسکا روزہ شوہر کے جنسی حقوق سے منافات نہ بھی رکھتا ہو۔(۱)

آیۃ اللہ بہجتؒ اور آیۃ اللہ مکارم شیرازی: احتیاط واجب کی بنا پر شوہر سے اجازت لینی چاہئے اگر چہ شوہر کے جنسی مسائل سے منافات نہ بھی رکھتا ہو۔(۲)

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: اگر شوہر کے حق سے منافات رکھتا ہو تو شوہر سے اجازت لینی چاہئے اور اگر منافات نہ رکھتا ہو تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر اجازت لینی چاہئے۔ اگر شوہر اسے روزہ رکھنے سے روکتا ہے تو اسے اپنے شوہر کی اطاعت کرنی چاہئے اگر چہ شوہر کے جنسی مسائل سے منافات نہ بھی رکھتا ہو۔(۳)

نذر کا روزہ

سوال۱۶۱: ایسا شخص جسکے ذمہ ماہ رمضان کے قضا روزے ہوں کیا وہ روزہ کی نذر کر سکتا ہے؟

۱۔تعلیقات علی العروۃ؛: امام خمینیؒ، آیۃ اللہ سیستانی اور آیۃ اللہ نوری ہمدانی، اقسام الصوم، السابع؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، ج۱، مسئلہ ۱۰۶۷؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ وحید خراسانی، ج۲، مسئلہ ۱۰۶۷؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۲۔تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، اقسام الصوم، السابع، وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ ۱۱۸۶

۳۔ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج۱، مسئلہ ۱۳۹۹

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، سیستانی اور مکارم شیرازی: نہیں! روزے کی نذر نہیں کرسکتا ہے۔(۱)
آیات عظام جواد تبریزیؒ، آیۃ اللہ بہجتؒ، صافی گلپایگانی، نوری ہمدانی اور وحید خراسانی: ہاں! روزے کی نذر کرسکتا ہے۔(۲)
آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ: اگر کسی معین دن کی نذر کرے (کہ جسکے پہلے ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ سکتا ہو) تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)

سوال ۱۶۲: اگر عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی نذر کرے تو کیا اسکا روزہ صحیح ہوگا؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، خامنہ ای، نوری ہمدانی: نہیں! اسکا روزہ باطل ہوگا۔(۴)
آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی، فاضل لنکرانیؒ، صافی گلپایگانی، مکارم شیرازی، وحید خراسانی: اگر شوہر کے جنسی حقوق سے منافات رکھتا ہو تو اسکی اجازت کے بغیر روزہ باطل ہوگا۔(۵)

۱۔ استفتاءات، امام خمینیؒ، ج۱، روزہ، سوال ۹۷؛ استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۲، سوال ۴۳۱؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج۱، مسئلہ ۱۰۴۸

۲۔ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج۲، شرائط صحۃ الصوم، مسئلہ ۳؛ جامع الاحکام، آیۃ اللہ صافی گلپایئگانی، ج۱، سوال ۴۹۵؛ منھاج الصالحین، آیات عظام وحید خراسانی، جواد تبریزیؒ، ج۲، مسئلہ ۱۰۴۸؛ دفتر: آیۃ اللہ بہجتؒ

۳۔ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج۱، سوال ۵۸۵

۴۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۶۴۴؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، مسئلہ ۲۶۴۲؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۱۰۹۳

۵۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۶۴۴؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۷۰۸؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، ج۲، مسئلہ ۱۵۵۱

آیۃ اللہ بہجتؒ: احتیاط واجب کی بنا پر شوہر کی اجازت کے بغیر اسکا روزہ باطل ہے۔(۱)

مہینے کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے کا طریقہ ''رویت ہلال''

سوال۱۶۳: مہینے کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے کے طریقوں کی مختصر وضاحت فرمائیں۔

جواب: مہینے کی پہلی تاریخ مندرجہ ذیل چند طریقوں سے ثات ہوتی ہے:

۱۔خود انسان چاند دیکھے۔

۲۔دو عادل مرد گواہی دیں کہ خود انہوں نے چاند دیکھا ہے۔

۳۔ایک گروہ کہے کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے اور انکے کہنے سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

۴۔ماہ شعبان کی پہلی تاریخ سے پورے تیس دن گذر جائیں۔

۵۔حاکم شرع (مجتہد جامع الشرائط) حکم کرے کہ مہینہ کی پہلی تاریخ ہے۔

نکتہ: آیات عظام سیستانی اور وحید خراسانی کے نزدیک حاکم شرع کے حکم سے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی ہے۔

مراجع تقلید کے نظریات میں اختلاف

سوال۱۶۴: مراجع تقلید کے یہاں ماہ رمضان کی پہلی تاریخ اور عید فطر کے لئے اعلان میں اختلاف نظر کی وجہ کیا ہے؟ کیا ماضی میں بھی اس قسم کا اختلاف پیا جاتا تھا؟

جواب: مراجع تقلید کے یہاں مہینہ کی پہلی تاریخ کے ثبوت کے سلسلہ میں پایا جانے والا اختلاف کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ ماضی میں بھی یہ مسئلہ مراجع تقلید کے یہاں غور وفکر کا محور رہا ہے۔

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۶۴۴

اس اختلاف کے متعدد اسباب ہیں جنمیں سے بعض اہم اسباب کی طرف ہم یہاں پر اشارہ کریں گے:

۱۔ اتحاد افق کو معتبر سمجھنا : بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اگر مہینہ کا چاند زمین کے کسی حصہ میں دیکھا جائے (کہ جہاں کا افق دوسری جگہوں سے مختلف ہو لیکن رات میں مشترک ہوں) مہینہ کی پہلی تاریخ ان جگہوں پر ثابت ہو جاتی ہے۔ ان علماء کے مقابلہ میں کچھ ایسے بھی فقہاء ہیں کہ جنکے نزدیک افق میں اتحاد ہونا معتبر ہے اور ان کا ماننا یہ ہے کہ اگر مہینہ کا چاند کسی ایسے شہر میں دیکھا جائے جہاں کا افق دوسرے شہر یا ملک سے مختلف ہو تو شرعی لحاظ سے پہلی تاریخ دوسرے شہر کے لئے ثابت نہیں ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ پہلے والے نظریہ کے مطابق عمومی طور پر مہینہ کی پہلی تاریخ ایک دن پہلے ہی ثابت ہو جاتی ہے۔

۲۔ حاکم شرع کے حکم کو معتبر سمجھنا : فقہاء کے نزدیک حاکم شرع کے حکم کی اہمیت اور حجیت ثابت اور مشہور ہے لیکن ان فقہاء میں سے بعض کے نزدیک حاکم شرع کا حکم رویت ہلال کے سلسلہ میں معتبر نہیں ہے۔

۳۔ حاکم شرع کے نزدیک گواہوں کی گواہی : کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مجتہد جامع الشرائط چاند دیکھنے والوں کی گواہی سے اطمینان پیدا کر لیتا ہے اور اسی گواہی کی بنیا پر چاند ہونے کا اعلان کر دیتا ہے۔ گرچہ ممکن ہے کہ بعض شرائط کے نہ ہونے کی بنا پر دوسرے مجتہد کو اطمینان حاصل نہ ہوا ہو۔

مندرجہ بالا امور میں فقہاء کے نزدیک پایا جانے والا اختلاف در واقع بعض نظریات اور فکری اصول میں اختلاف کی بنا پر ہے کہ جسکی بنا پر متعدد اور مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ ادبیات اور اصول فقہ میں مختلف نظریات، آیات اور روایات سے مختلف استفادہ کی بنا پر اور سند احادیث اور راویوں کی شناخت میں اختلاف نظر فطری طور پر بعض فتاویٰ میں اختلاف کا سبب ہوتا ہے۔

سوال ۱۶۵: آپ کا کہنا ہے کہ دو عادل مرد چاند کے بارے میں گواہی دیں تو کافی ہے، کیا چند مراجع تقلید کا عید کے بارے میں اعلان کرنا دو عادل مرد کی گواہی کے برابر نہیں ہے؟

جواب: ہم میں سے کوئی بھی مراجع تقلید کی عدالت کا منکر نہیں ہے جو کچھ کہا گیا وہ یہ ہے کہ دو عادل مرد گواہی دیں کہ انھوں نے خود چاند دیکھا ہے لیکن مراجع عظام تقلید خود چاند نہیں دیکھتے ہیں بلکہ دوسروں کے کہنے سے رویت ہلال پر یقین پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں آپس میں مختلف اور الگ نہیں اور اس سلسلہ میں گواہی پر گواہی (جسے علمی گواہی کہا جاتا ہے) شرعی لحاظ سے معتبر نہیں ہے۔(۱)

سوال ۱۶۶: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہم ہر سال ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کے سلسلہ میں اختلافات سے روبرو ہوتے ہیں، شب قدر کا کیا حکم ہے؟

جواب: شب قدر کے اعمال کی بجا آوری کے لئے ہر شخص کا رویت ہلال کے مسئلہ میں اپنے مرجع تقلید کے نظریہ، یا حاکم شرع کے حکم یا پھر اپنے ذاتی اطمینان پر عمل کرنا کافی ہے۔اور تین راتوں کو عبادت خدا میں جاگ کر بسر کرے۔ایسی صورت میں یقینی طور پر خداوند عالم اسے تعیین شدہ ثواب سے محروم نہیں کرے گا اور قوی احتمال کی بنا پر وہ شب قدر کو بھی درک کرے گا۔شب قدر اور اسکی برکات و فیوضات سے بہرہ مند ہونے کے لئے بہتر ہے کہ چھ راتوں میں جاگے تا کہ وہ باعظمت اور پر برکت شب درک کر سکے۔اس بات پر دلیل کے عنوان سے معصوم علیہ السلام سے روایت موجود ہے۔(۲)

سوال ۱۶۷: عید فطر کے چاند کے سلسلہ میں مراجع تقلید کے درمیان اختلاف پیدا ہونے کی صورت میں مکلّف کی ذمہ داری کیا ہے؟ کیا ہر مکلّف کو اپنے مرجع تقلید کے نظریہ کے مطابق عمل کرنا ہوگا؟

۱۔العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، الصوم، طرق ثبوت الھلال، مسئلہ ا

۲۔من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، باب الغسل فی اللیالی المخصوصۃ، ص ۱۵۹

جواب: تمام مراجع کرام: مہینے کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے میں تقلید کی کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ اگر انسان مرجع تقلید کے نظریہ کی بنا پر رویت ہلال پر اطمینان حاصل کرلے تو اسے اپنا روزہ افطار کرلینا چاہئے اور اگر شک ہو تو اس دن کا روزہ رکھنا چاہئے۔(۱)

ماہ رمضان کا ثابت ہونا

سوال ۱۶۸: اگر ظہر سے قبل ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ہونے کا اعلان کیا جائے تو اس دن کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیات عظام جواد تبریزیؒ اور وحید خراسانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر مبطلات روزہ کو انجام نہ دیا ہو تو اسے نیت کرنی چاہئے اور ایسی صورت میں اسکا روزہ صحیح ہے اور اگر مبطلات روزہ میں سے کسی ایک کو بھی انجام دیا ہو تو اسکا روزہ باطل ہے لیکن (ماہ رمضان کا احترام کرتے ہوئے) اذان مغرب تک اسے مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور ماہ رمضان کے بعد اس دن کے روزہ کی قضا کرنی چاہئے۔(۲)

آیات عظام جواد تبریزیؒ اور وحید خراسانی: اگر مبطلات روزہ کو انجام نہ دیا ہو تو اسے نیت کر کے اس دن کا روزہ رکھنا چاہئے اور احتیاط واجب کی بنا پر رمضان کے بعد اس دن کے روزہ کی قضا کرنی چاہئے اور اگر ان مبطلات میں سے کسی ایک کو انجام دے دیا ہو تو اسکا روزہ باطل ہے، (ماہ رمضان کا احترام کرتے ہوئے) اذان مغرب تک اسے مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور ماہ رمضان کے بعد اس دن کے روزہ کی قضا کرنی چاہئے۔(۳)

۱۔العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، الصوم، طرق ثبوت الہلال، مسئلہ ۱

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۶۱

۲۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، مسئلہ ۱۵۶۱؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۵۶۹

جنتری اور کلنڈر کا نظام

سوال ۱۶۹: کیا نجومیوں کے اندازے کے مطابق جنتری کے ذریعہ مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہوجاتی ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں ! ثابت نہیں ہوتی ، لیکن اگر انسان کو انکی بیان کردہ تاریخ پر یقین و اطمینان حاصل ہوجائے تو ثابت ہوجاتی ہے۔(۱)

سفر میں رویت ہلال

سوال ۱۷۰: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ خلیجی ممالک میں چاند کا اعلان ایک دن پہلے ہوجاتا ہے جو لوگ ذریعۂ معاش کی تلاش میں ان ممالک کا سفر کرتے ہیں انکے لئے رمضان کے روزے اور عید فطر کا حکم کس جگہ سے ملحق ہوگا؟

جواب: تمام مراجع کرام: شرعی اور معتبر ذرائع سے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کی صورت میں انہیں اس جگہ کے مطابق عمل کرنا چاہئے جہاں چاند دیکھا گیا ہے۔(۲)

افق کا اختلاف

سوال ۱۷۱: اگر مہینہ کا چاند عربستان میں دیکھا جائے تو کیا ایران میں بھی مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہوجاتی ہے؟

جواب: آیات عظام جواد تبریزیؒ، صافی گلپایگانی اور نوری ہمدانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: نہیں !ایران کے لئے پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی۔(۳)

۱۔توضیح المسائل مراجع ،مسئلہ ۱۷۳۲؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۴۰

۲۔العروۃ الوثقی، ج ۲، فصل فی طرق ثبوت الھلال

۳۔توضیح المسائل مراجع ،مسئلہ ۱۷۳۵؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۳۷، ۸۳۹

آیات عظام جوادتبریزیؒ، صافی گلپایگانی، فاضل لنکرانیؒ، نوری ہمدانی اور وحید خراسانی: اگر شرعی اور معتبر ذرائع سے ثابت ہو تو ایران کے لئے بھی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔(۱)

نکتہ: آیات عظام جوادتبریزیؒ، صافی گلپایگانی، نوری ہمدانی اور وحید خراسانی کے اعتبار سے مختلف جگہوں کا رات میں مشترک ہونا مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کے لئے کافی ہوتا ہے اور افق کا ایک ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

سوال۱۷۴۲: اگر ماہ رمضان یا شوال کا چاند کسی ایسے ملک میں دیکھا جائے کہ جسکا افق ہمارے شہر سے ایک یا دو گھنٹہ مختلف ہو تو کیا ہمارے لئے بھی مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، بہجتؒ، خامنہ ای، صافی گلپایگانی، مکارم شیرازی اور فاضل لنکرانیؒ: جس شہر یا ملک میں چاند دیکھا جا رہا ہے اگر وہ مشرقی ممالک میں ہو تو مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے اور اگر مشرقی ممالک میں اسکا شمار نہ ہو (مثلاً ایران کیلئے عربستان) تو مہینہ کہ پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی ہے۔(۲)

آیات عظام جوادتبریزیؒ، صافی گلپایگانی، نوری ہمدانی اور وحید خراسانی: اگر رات میں دونوں مشترک ہوں تو مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہے اگرچہ افق کے اعتبار سے ایک نہ ہوں اور مشرقی ممالک میں انکا شمار نہ ہوتا ہو۔(۳)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۳۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۴۳؛ دفتر: آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۳۵؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۳۷، ۸۳۹

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۳۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۴۳

نکات: ا۔مثال کے طور پر افغانستان، ایران کیلئے مشرق میں واقع ہے، اگر چاند وہاں دیکھا جائے تو ایران کے لئے بھی ثابت ہے یا اگر چاند مشہد میں دیکھا گیا تو تہران کے لئے بھی چاند ثابت ہے۔

۲۔ان جگہوں پر چاند شرعی اور معتبر ذرائع سے ثابت ہوتا کہ ہمارے ملک کے لئے بھی مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہو سکے۔

سوال۱۷۳: اگر چاند عراق میں دیکھا جائے تو کیا تہران میں رہنے والے لوگوں کے لئے بھی مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت ہے؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، بہجتؒ، سیستانی، خامنہ ای، مکارم شیرازی: چونکہ ان دونوں جگہوں کے افق میں اختلاف بہت ہی کم (تقریباً دس منٹ) ہے لہذا مہینہ کی تاریخ تہران میں رہنے والوں کے لئے بھی ثابت ہے۔(۱)

آیات عظام جواد تبریزیؒ، صافی گلپایگانی، نوری ہمدانی، وحید خراسانی: ہاں! مہینہ کی پہلی تاریخ ان کیلئے بھی ثابت ہے۔(۲)

حاکم شرع کا حکم

سوال۱۷۴: مہینہ کی پہلی تاریخ ہونے کے بارے میں حاکم شرع کا حکم کیا اسکی تقلید نہ کرنے والوں کو بھی ماننا ہوگا؟

جواب: آیات عظام سیستانی اور وحید خراسانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: ہاں! مہینہ کی پہلی تاریخ کے بارے میں حاکم شرع کا حکم سب کے لئے حجت ہے اور اسی کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہئے

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۷۳۹، ۱۷۳۵؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال۸۳۷، ۸۳۹

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۷۳۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۱۷۴۳

یہ الگ بات ہے کہ خود حاکم شرع کی غلطی کا علم ہو جائے۔(۱)

آیۃ اللہ سیستانی: حاکم شرع کے حکم سے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی ہے۔(۲)

آیت للہ وحید خراسانی: احتیاط واجب کی بنا پر، حاکم شرع کے حکم سے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی ہے۔(۳)

عادل کی گواہی

سوال۱۷۵: اگر کچھ عادل افراد اس بات کی گواہی دیں کہ دو عادل افراد نے چاند کو دیکھا ہے تو کیا ماہ رمضان یا شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: نہیں! ان دو افراد کو خود اس کی گواہی دینی چاہئے کہ انہوں نے خود چاند دیکھا ہے اور اگر رویت ہلال کو واسطوں کے ذریعہ بیان کیا جائے کافی نہیں ہے، لیکن اگر انکے کہنے سے اطمینان ویقین حاصل ہو رہا ہو تو رویت ہلال ثابت ہو جاتی ہے۔(۴)

جدید ٹیکنالوجی

سوال۱۷۶: کیا رویت ہلال جدید ٹکنالوجی مثلاً نجومی کیمرے (Telescope) یا اسی کے مثل دیگر ذرائع سے ثابت ہو سکتی ہے؟

جواب: آیات عظام خامنہ ای اور فاضل لنکرانیؒ کے سوا تمام مراجع کرام: نہیں! لیکن اگر انسان کو ان ذرائع سے مہینہ کی پہلی تاریخ ہونے کا یقین پیدا ہو جائے تو رویت ثابت ہے۔(۵)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۷۳۱؛ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال۸۴۲، ۸۴۳؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ، ج۱، مسئلہ۱۱۶۲

۲۔توضیح المسائل، آیۃ اللہ سیستانی، مسئلہ۱۷۳۱ ۳۔توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ۱۷۳۹

۱۔العروۃ الوثقیٰ، ج۳، الصوم، طرق ثبوت الھلال، مسئلہ۱ ۲۔دفاتر: تمام مراجع کرام

آیات عظام خامنہ ای اور فاضل لنکرانیؒ: ہاں! جدید ٹیکنالوجی اور Telescope وغیرہ سے بھی رویت ہلال ثابت ہو جاتی ہے۔(۱)

اندازہ اور گمان

سوال ۱۷۷ : اگر بعض افراد کے کہنے سے اس بات کا اندازہ یا گمان ہو جائے کہ کل عید فطر ہے تو کیا روزہ رکھ سکتے ہیں ؟

جواب: تمام مراجع کرام: جب تک اس بات کا یقین پیدا نہ ہو جائے کہ کل عید فطر یعنی شوال کی پہلی تاریخ ہے، روزہ افطار نہیں کیا جا سکتا ہے۔(۲)

۱۔ دفاتر: آیات عظام خامنہ ای، فاضل لنکرانیؒ

۲۔ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۳۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۷۳۸

زکاۃ فطرہ

فطرہ کا فلسفہ

سوال(۱۷۸): فطرہ کی ادائیگی کا فلسفہ اور فوائد کیا ہیں؟

جواب: زکاۃ فطرہ اہل تشیع اور اہل سنت دونوں کے یہاں اجماعی طور پر واجب ہے دینی کتابوں میں اسکے بہت سے فوائد اور فلسفہ ذکر کئے گئے ہیں جن میں سے اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔زکاۃ فطرہ کے ذریعہ روزہ پایۂ تکمیل تک پہونچتا ہے جس طرح، پیغمبر اسلامؐ پر درود وصلوات بھیجنے سے نماز مکمل ہوتی ہے(۱)

۲۔زکاۃ فطرہ کے ذریعہ ماہ مبارک رمضان کے روزے قبولیت کا شرف حاصل کرتے ہیں(۲)

۳۔زکاۃ فطرہ انسان کے لئے پورے سال میں موت سے حفاظت کا موجب بنتی ہے(۳)

۴۔زکاۃ فطرہ، انسان کے جسم کی سلامتی اور روح کی پاکیزگی کا باعث بنتی ہے (۴)

۵۔زکاۃ فطرہ، مال کی زکاۃ کو تکمیل کرتی ہے(۵)

۱۔من لایحضر الفقیہ ،ج۲،باب الفطرۃ،سوال ۱۸۳

۲۔ ایضاً،ج۲،باب الفطرۃ،سوال ۱۸۳

۳۔کافی،ج۴،باب الفطرۃ،سوال ۱۷۴

۴۔ایک روایت میں آیۂ" قد افلح من زکّٰھا " کی تفسیر میں آیا ہے کہ تزکیہ سے مراد زکات فطرہ ہے۔

مستدرک الوسائل الشیعہ ،ج۷،ابواب زکاۃ الفطرۃ،ص ۱۳۷

۵وسائل الشیعہ ،ج۹،ابواب زکاۃ الفطرۃ،ص ۳۱۸

فطرہ کا مطلب

سوال(۱۷۹): زکات فطرہ میں لفظ فطرہ کس وجہ سے استعمال ہوا ہے؟

جواب: لغوی اعتبار سے فطرہ کے بہت سے معنی ہیں جن میں اہم، خلقت اور اسلام ہیں اور اصطلاحی معنی میں فطرہ ایسی زکات کو کہا جاتا ہے جسے ہر مسلمان اپنے اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے مستحق کو ادا کرتا ہے اور اسکی ادائیگی کا وقت ماہ رمضان کے آخری دن کی مغرب سے لیکر عید فطر کے ظہر تک ہے۔ چونکہ اس کی ادائیگی انسان کے جسم وروح کی سلامتی کا باعث بنتی ہے لہذا اس وجہ سے اسے زکات بدن یا فطرہ کہا جاتا ہے اسلام سے اس کی نسبت کی وجہ شاید یہ ہے کہ زکات فطرہ دراصل اسلام کے مقتضیات میں سے ہے اسی وجہ سے وہ آدمی جو عید فطر کی شب غروب سے پہلے مسلمان ہو جائے اس سے تکلیف ساقط نہیں ہے۔

اسٹوڈینٹس (students) کا فطرہ

سوال(۱۸۰): کیا ہاسٹل میں رہنے والے اسٹوڈینٹ پر زکات فطرہ واجب ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر اسکے مخارج والدین ادا کرتے ہیں تو ان کے ذمہ ہے اور اگر وہ خود مستقل ہے تو خود اس پر واجب ہے کہ زکات فطرہ ادا کرے۔(۱)

سوال(۱۸۱): ان متعلمین کا فطرہ کس پر واجب ہے جو ہاسٹل میں رہ رہے ہوں لیکن بغیر پیسہ دیئے کھانا کھاتے ہوں؟

جواب: آیات عظام صافی، مکارم اور نوری ہمدانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: ایسے متعلم کا فطرہ خود اس پر واجب ہے اور اگر مالی توان نہ ہو تو تو اسکا فطرہ ساقط ہے۔(۲)

۱۔ العروۃ الوثقی، ج۲، زکاۃ الفطرہ، فصل۲، م۲

۲۔ استفتاءات، امام خمینیؒ، ج۱، زکات، سوال ۱۷؛ استفتاء؛ آیۃ اللہ خامنہ ای، ص۸۵۹، ۸۶۰ و۸۶۳؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانی، ج۱، سوال ۸۷۶؛ استفتاءات، جواد تبریزیؒ ص۷۸۰، ۷۸۱ و۷۹۲؛ دفتر: آیات عظام وحید خراسانی، بہجتؒ وسیستانی

آیۃ اللہ نوری ہمدانی: مذکورہ صورت میں کسی پر بھی فطرہ واجب نہیں ہے۔(۱)

آیۃ اللہ مکارم شیرازی: اگر اسکے پاس مالی توان ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر خود ادا کرے۔(۲)

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: جو کوئی بھی ادائیگی کر سکتا ہو احتیاط کی بنا پر خود ادا کرے۔(۳)

تبصرہ: وہ افراد جنہوں نے کہا ہے کہ زکات فطرہ اسٹوڈینٹ کے ذمہ نہیں ہے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر ادا کر سکتا ہے تو احتیاط مستحب ہے کہ خود ادا کرے۔

شرعی منگیتر کا فطرہ

سوال(۱۸۲): جس لڑکی کا (صرف) عقد نکاح ہوا ہے اسکا فطرہ کس پر ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اپنے باپ کے نان نفقہ سے کھا رہی ہے تو اس کا فطرہ باپ پر واجب ہے۔(۴)

ناشزہ (نافرمان بیوی) کا فطرہ

سوال(۱۸۳): وہ خاتون جو اپنے شوہر کی اطاعت (حقوق جنسی کے سلسلہ میں) نہ کرے اسکی زکات فطرہ شوہر کے ذمہ ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اسکی زکات فطرہ شوہر پر واجب ہے لیکن اگر کسی دوسرے شخص نے اسکے نان ونفقہ کی ذمہ داری لی ہو تو شوہر پر واجب نہیں ہے۔(۵)

۱۔استفتاءات، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، ج۲، سوال۳۰۲

۲۔استفتاءات، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۱، سوال ۳۶۹

۳۔جامع الاحکام، ج ۱، سوال۳

۱۔توضیح المسائل مراجع، م۲۰۰۸

۲۔العروۃ الوثقی، ج۲، زکاۃ الفطرہ، الفصل الثانی، مسئلہ۳،

جنین کا فطرہ

سوال (۱۸۴): وہ بچہ جو ابھی پیدا نہیں ہوا اسکی زکات فطرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: وہ بچہ جو شکم مادر میں ہے اسکی زکات فطرہ واجب نہیں لیکن اگر عید فطر کی شب غروب سے پہلے پیدا ہو جائے تو اسکی زکات فطرہ واجب ہے۔(۱)

زوجہ اور بیٹے کا فطرہ

سوال (۱۸۵) وہ باپ جو زکات فطرہ ادا نہ کرے اسکی بیوی، بچوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیات عظام سیستانی و مکارم شیرازی کے علاوہ تمام مراجع کرام: بیوی، بچوں پر کوئی تکلیف عائد نہیں اور ضروری نہیں کہ وہ فطرہ ادا کریں۔(۲)

آیات عظام سیستانی و مکارم شیرازی: اگر بیوی، بچے فطرہ ادا کر سکتے ہیں ہو تو احتیاط واجب ہے کہ فطرہ ادا کریں۔(۳)

زوجہ کا فطرہ

سوال (۱۸۶): اگر بیوی مخارج زندگی میں شوہر کی مدد کرے تو زکات فطرہ کون ادا کرے گا؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر بیوی شوہر کے نان ونفقہ سے کھانے والی شمار ہو رہی ہے تو ایسی صورت میں اگر شوہر استطاعت رکھتا ہے تو اس پر دونوں کی زکات فطرہ واجب ہے اور اگر بیوی شوہر یا کسی اور کے نفقہ سے نہ کھائے تو خود اس پر زکات فطرہ ادا کرنا واجب ہے۔(۴)

۱۔العروۃ الوثقیٰ، ج۲، زکاۃ الفطرۃ، فصل۲، مسئلہ۱۲

۲۔توضیح المسائل مراجع، م۲۰۰۶؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۲۰۲۳

۳۔توضیح المسائل مراجع، م۲۰۰۶

۴۔العروۃ الوثقیٰ، ج۲، زکاۃ الفطرۃ، الفصل الثانی، مسئلہ۳

مہمان کا فطرہ

سوال(۱۸۷):وہ مہمان جو عید فطر کی شب اذان مغرب کے بعد کسی انسان کے گھر آئے، اسکے فطرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: آیۃ اللہ سیستانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: اسکا فطرہ میزبان کے ذمہ نہیں ہے۔(۱)

آیۃ اللہ سیستانی: اگر میزبان کا نان خور شمار ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسکا فطرہ میزبان کے ذمہ ہے(۲)

سوال(۱۸۸):اگر مہمان اپنا فطرہ ادا کردے تو کیا میزبان سے اسکا فطرہ ساقط ہو جاتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر میزبان کی اجازت سے اپنا فطرہ ادا کر دے تو میزبان سے اس کا فطرہ ساقط ہو جاتا ہے(۳)

سوال(۱۸۹):اگر عید فطر کی شب کسی کے یہاں مہمان ہوں اور میزبان کو صبح پتہ چلے کہ عید کا دن ہے کیا انکا فطرہ میزبان پر واجب ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: چاند کی لاعلمی فطرہ کی ادائیگی کے حکم میں اثر انداز نہیں ہے یعنی ان کا فطرہ میزبان پر واجب ہے(۴)

سوال(۱۹۰): کیا مہمان کا روزہ افطار کرنا زکات فطرہ کے وجوب کا باعث بنتا ہے؟

جواب: آیات عظام بہجتؒ وصافی گلپایگانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: روزہ کی افطاری، وجوب

۱۔توضیح المسائل مراجع م۱۹۹۸،توضیح المسائل آیت اللہ وحید خراسانی م،۲۰۱۴ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۲۔ توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ سیستانی، مسئلہ۱۹۹۷

۳۔استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال۷۸۲؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ ج۱، سوال ۶۳۷؛ توضیح المسائل مراجع، آیات عظام مکارم و بہجت:، مسئلہ ۲۰۰۶؛ دفاتر: تمام مراجع کرام

۴۔مراجعہ فرمائیں: منابع پرشش ۱۸۷

کا باعث نہیں بنتی بلکہ مہمان کا نان خور شمار ہونا شرط ہے۔(۱)

آیۃ اللہ صافی گلپایگانی: اگر مہمان میزبان کا نان خور شمار ہو یا اس کی افطاری استعمال کرے (اگرچہ نان خور شمار نہ ہو) تو ایسی صورت میں اسکی زکات فطرہ میزبان پر واجب ہے۔(۲)

آیۃ اللہ بہجتؒ: اگر مہمان میزبان کا نان خور شمار ہو اور افطاری کے قصد سے آیا ہو تو اسکی زکات فطرہ میزبان پر واجب ہے (اگرچہ وہ کسی مانع کی وجہ سے کھانا استعمال نہ کر پائے)۔(۳)

چند گھنٹوں کا مہمان

سوال (۱۹۱): ایسا مہمان جو عید فطر کی شب غروب سے پہلے میزبان کے گھر میں داخل ہو اور افطاری صرف کرنے کے بعد چلا جائے اسکی زکات فطرہ کس پر واجب ہے؟

جواب: آیات عظام صافی گلپایگانی اور نوری ہمدانی کے علاوہ تمام مراجع کرام: مذکورہ صورت میں مہمان کا فطرہ میزبان پر واجب نہیں۔(۴)

آیات عظام صافی گلپائیگانی و نوری ہمدانی: مذکورہ صورت میں بھی مہمان کا فطرہ میزبان پر واجب ہے۔(۵)

۱۔تعلیقات علی العروۃ، زکاۃ الفطرۃ، الفصل الثانی؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزی، سوال ۷۸۳؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۸۸؛ منھاج الصالحین، آیات عظام سیستانی و وحید خراسانی، زکات الفطرۃ، مسئلہ ۱۱۷۲؛ وسیلۃ النجاۃ، آیت اللہ بہجتؒ، ج ۱، مسئلہ ۱۳۴۸؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ ج ۲، سوال ۴۷۲

۲۔ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپائیگانی، ج ۱، مسئلہ ۱۵۸۰ ۳۔وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ ج ۱، مسئلہ ۱۳۴۸

۴۔دفاتر: تمام مراجع کرام؛ استفتاءات، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، سوال ۷۸۳؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۸۸؛ منھاج الصالحین، آیات عظام، سیستانی و وحید خراسان، زکات الفطرۃ، مسئلہ ۱۱۷۲؛ وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ بہجتؒ ج ۱، مسئلہ ۱۳۴۸؛ جامع المسائل، آیۃ اللہ فاضل لنکرانیؒ، ج ۲، سوال ۴۷۲

۵۔ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپائیگانی، ج ۱، مسئلہ ۱۵۸۰؛ تعلیقات علی العروۃ، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، زکات الفطرہ فصل ۲

فقیر کا فطرہ

سوال(۱۹۲): کیا ایسے شخص پر زکات فطرہ ادا کرنا واجب ہے جو زکات فطرہ ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟

جواب: تمام مراجع کرام: فقیر پر زکات فطرہ واجب نہیں لیکن اگر تین کلو گندم یا اسکے مانند کوئی چیز ہو تو مستحب ہے کہ اسے زکات کے عنوان سے ادا کرے اور اگر کچھ لوگوں کی سرپرستی اسکے ذمہ ہے تو فطرہ کی نیت سے باری باری اسے ان کے درمیان دست بدست گھما سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ آخری آدمی اس گندم کو اپنے اقرباء کے علاوہ کسی دوسرے کو پہنچا دے۔(۱)

مستحق فطرہ

سوال(۱۹۳): کیا ایسے شخص کو زکات فطرہ دی جاسکتی ہے جسکے مخارج والدین کے ذمہ ہیں؟

جواب: امام خمینیؒ: اگر محتاج ہو تو دوسرے اسکو زکات فطرہ دے سکتے ہیں۔(۲)

امام خمینیؒ کے علاوہ تمام مراجع کرام: اگر محتاج ہو اور والدین اسکے مخارج ادا نہ کرتے ہوں تو ایسی صورت میں اسے زکات فطرہ دی جاسکتی ہے۔(۳)

سوال(۱۹۴): کیا زکات فطرہ والدین کو دی جاسکتی ہے، اگر وہ مستحق ہوں؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر والدین فقیر ہوں تو بیٹوں پر واجب ہے کہ انکی زندگی کے ضروری خرچے

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۲۰۰۲؛ العروۃ الوثقیٰ، ج۲، زکات الفطرۃ، الفصل الاول

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ، ۱۹۴۸؛ تعلیقات علی العروۃ، ج۳؛ اوصاف المستحقین الزکاۃ، مسئلہ۱۱

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۹۴۸؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۱۹۶۵

ادا کریں اور زکات فطرہ انھیں نہیں دی جاسکتی۔(۱)

سوال(۱۹۵): آیا زکات فطرہ ایسے افراد کو دی جاسکتی ہے جو دیندار نہیں ہیں؟

جواب: آیۃ اللہ بہجتؒ کے علاوہ تمام مراجع کرام: زکات فطرہ میں زکات لینے والے کے لئے عادل ہونا ضروری نہیں ہے لیکن ایسے آدمی کو زکات فطرہ نہیں دی جاسکتی جو کھلے عام گناہ کبیرہ انجام دیتا ہو۔(۲)

آیۃ اللہ بہجتؒ: زکات فطرہ میں زکات لینے والے کے لئے عادل ہونا ضروری نہیں لیکن ایسے شخص کو زکات فطرہ نہیں دینی چاہئے جو کھلے عام گناہ کبیرہ انجام دیتا ہو، البتہ اسکی اور اسکے اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دی جاسکتی ہے۔(۳)

سوال(۱۹۶): کیاباپ اپنے بیٹے کو زکات فطرہ دے سکتا ہے جو اسٹوڈینٹ ہو اور محتاج بھی ہو؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر بچے فقیر ہیں تو انکے مخارج والدین پر واجب ہیں اور وہ زکات فطرہ انھیں نہیں دے سکتے۔(۴)

فطرہ اور رشتہ دار

سوال(۱۹۷): کیا زکات فطرہ ہدیہ کے عنوان سے اپنے رشتہ داروں کو دی جاسکتی ہے جنکا شمار مستحقین میں سے ہورہا ہو؟

جواب: تمام مراجع کرام: زکات فطرہ ہدیہ کے عنوان سے دی جاسکتی ہے اور ضروری نہیں کہ اس

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۹۴۸؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ نوری ہمدانی، مسئلہ ۹۴۴

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۰۱۶، ۱۹۴۶؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۳۳

۳۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ بہجتؒ، مسئلہ ۱۹۴۶، ۲۰۱۴، ۲۰۱۶

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ، ۱۹۴۸؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۸۰

سے کہے کہ زکات فطرہ ہے لیکن نیت میں قصد زکات ضروری ہے۔(۱)

فطرہ اور مقروض

سوال(۱۹۸): کیا زکات فطرہ مقروض کو دی جاسکتی ہے؟

آیات عظام امام خمینیؒ، جواد تبریزیؒ، بہجتؒ، فاضل لنکرانیؒ اور نوری ہمدانی: اگر مقروض، قرض ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے فطرہ دیا جاسکتا ہے۔(۲)

آیات عظام سیستانی، صافی گلپایگانی، مکارم شیرازی اور وحید خراسانی: احتیاط واجب کی بنا پر فطرہ فقیر کو دینا چاہیئے لہذا اگر مقروض آدمی فقیر بھی ہو تو اسے فطرہ دینا جائز ہے۔(۳)

فطرہ اور ثقافتی امور

سوال(۱۹۹): آیا زکات فطرہ ایسے ثقافتی اور مذہبی امور میں صرف کی جاسکتی ہے جو معارف دین کی نشر کا باعث ہیں؟

جواب: آیات عظام امام خمینیؒ، بہجتؒ، جواد تبریزیؒ، خامنہ ای، فاضل لنکرانیؒ اور نوری ہمدانی: زکات فطرہ کو معارف دین کی نشر و اشاعت کے لئے صرف کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ فقیر کو دیا جائے۔(۴)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۹۳۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۱۹۵۲ اور دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۹۲۵، ۲۰۱۴؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۹۳

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۹۲۵، ۲۰۱۴؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۳۱، ۱۹۴۲

۴۔استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۹۳؛ توضیح المسائل مراجع، م ۱۹۲۵، ۲۰۱۴

آیات عظام سیستانی، مکارم شیرازی و وحید خراسانی: احتیاط واجب کی بنا پر فطرہ فقیر کو دینا ضروری ہے۔(۱)

فطرہ و سادات

سوال(۲۰۰): کیا غیر سید، سید کو فطرہ فطرہ دے سکتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کے نزدیک غیر سید کا فطرہ سید کو دینا جائز نہیں ہے۔(۲)

فطرہ کی ادائیگی

سوال(۲۰۱): کیا متعدد فطرے ایک فقیر کو دیئے جاسکتے ہیں؟

آیات عظام امام خمینیؒ ، فاضل لنکرانیؒ ، مکارم شیرازی و نوری ہمدانی کے نزدیک احتیاط واجب کی بنا پر ایک فقیر کو سالانہ مخارج سے زیادہ فطرہ نہیں دینا چاہئے۔(۳)

آیۃ اللہ بہجتؒ: ایک فقیر کو سالانہ مخارج سے زیادہ فطرہ نہیں دینا چاہئے۔(۴)

آیات عظام جواد تبریزیؒ، سیستانی، صافی گلپایگانی و وحید خراسانی کے نزدیک فطرہ دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔(۵)

فطرہ کو الگ رکھنا

سوال(۲۰۲): اگر کوئی شخص فطرہ نکال کر اپنے پاس رکھ لے تو کیا اس فطرہ کو استعمال کر کے اسکی جگہ کوئی دوسرا مال رکھ سکتا ہے؟

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۹۲۵، ۲۰۱۴؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۳۱، ۱۹۴۲

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۰۰۹؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۲۶

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۰۱۸

۴۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ بہجتؒ، مسئلہ، ۲۰۱۸

۵۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۰۱۸؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۳۵

جواب: تمام مراجع کرام: جسے الگ نکالا ہے اسے ہی ادا کردے۔(۱)

سوال(۲۰۳): اگر کوئی شخص فطرہ ادا نہ کرے اور فطرہ الگ کر کے بھی نہ رکھا ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: آیات عظام بہجتؒ، جواد تبریزیؒ اور خامنہ ای کے علاوہ تمام مراجع کرام: ایسا شخص گناہگار ہے اور احتیاط واجب ہے کہ آئندہ ادا و قضا کی نیت کے بغیر فطرہ ادا کرے۔(۲)

آیات عظام جواد تبریزیؒ و خامنہ ای: ایسا شخص گناہگار ہے اور اسکو آئندہ (ادا و قضا کی نیت کے بغیر) فطرہ ادا کرنا چاہیئے۔(۳)

آیۃ اللہ بہجتؒ: مذکورہ شخص گناہکار ہے احتیاط مستحب کی بنا پر آئندہ اس عمل کی قضا بجالائے۔(۴)

فطرہ کی ادائیگی کا وقت

سوال(۲۰۴): فطرہ کو الگ کرنے اور اس کی ادائیگی کا وقت کب ہوتا ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر وہ شخص نماز عید فطر پڑھتا ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز عید سے پہلے ہی فطرہ ادا کرے (یا الگ کردے) اور اگر نہیں پڑھتا تو عید فطر کے دن ظہر تک مہلت ہے۔(۵)

وقت سے پہلے فطرہ دینا

سوال(۲۰۵): کیا ماہ مبارک رمضان سے پہلے فطرہ، فقیر کو دیا جاسکتا ہے؟

۱۔توضیح المسائل مراجع،۲۰۳۲؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۴۹؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۸۵
۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۲۰۳۱؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۴۸
۳۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ جواد تبریزیؒ، مسئلہ ۲۰۳۱؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۱۴۳
۴۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ بہجتؒ، ۲۰۳۱
۵۔توضیح المسائل مراجع، ۲۰۲۹؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ ۲۰۴۶؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

جواب: تمام مراجع کرام: مذکورہ عمل درست نہیں ہے البتہ قرض کے عنوان سے فقیر کو دے سکتا ہے اور عید فطر کے دن اسے فطرہ میں حساب کر لے۔(۱)

فطرہ کی جنس

سوال(۲۰۶): زکات فطرہ روز کے استعمال کی جنس سے دی جائے یا شرعی جنس سے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر گندم، جو، خرما، چاول اور انکی مانند جنس سے ہو تو کافی ہے روز کے استعمال کی جنس سے ہونا ضروری نہیں ہے(۲)

فطرہ کی مقدار

سوال(۲۰۷): فطرہ کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: وہ شخص جسکے ذمہ اہل خانہ کی سرپرستی ہے اپنے اور اپنے نان خور افراد کا معمول کی غذا (گندم، جو، خرما، کشمش، چاول، مکا وغیرہ) میں سے تین کلو فطرہ نکالے یا کسی مستحق کو اس کی قیمت دے۔(۳)

فطرہ کی دوسری جگہ منتقلی

سوال(۲۰۸): کیا فطرہ کا دوسرے شہر میں منتقل کرنا جائز ہے؟

جواب: آیۃ اللہ بہجتؒ کے علاوہ تمام مراجع: اگر اپنے شہر میں کوئی مستحق نہ ہو تو اس صورت میں دوسرے شہر میں منتقل کر سکتے ہیں۔(۴)

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۲۰۲۵؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی مسئلہ۲۰۴۲؛ دفتر: آیۃ اللہ خامنہ ای

۲۔استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۸۵؛ العروۃ الوثقیٰ، ج۲، زکات الفطرۃ، الفصل السادس

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۱۹۹۱؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۲۰۰۸

۴۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ۲۰۳۵؛ استفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۵۷؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ۲۰۵۲

آیۃ اللہ بہجتؒ: فطرہ کو دوسرے شہر میں منتقل کرنے میں کوئی اشکال نہیں گرچہ اپنے شہر میں مستحق پایا جارہا ہو۔(۱)

مریض کے روزے کی قضا

سوال(۲۰۹): وہ شخص جو کئی سالوں سے مریض رہا ہو جسکی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھ پایا ہو اور نہ ہی قضا بجالا سکے اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: جس سال مرض سے شفا پائے اگر آئندہ رمضان تک قضا بجالانے کا وقت ہو تو اس سال کی قضا بجالائے لیکن گذشتہ سالوں کی قضا بجالانا ضروری نہیں ہے بلکہ ہر روز کے بدلہ ایک مد طعام فقیر کو دے۔(۲)

مدّ طعام:

سوال(۲۱۰): روزے کے کفارے میں مدّ وطعام سے مراد کیا ہے؟

جواب: طعام سے مراد گندم، آٹا، روٹی، جو، خرما، وغیرہ ہے اور مدّ سے مراد ۷۵۰ رگرام ہے۔(۳)

کفارہ

سوال(۲۱۱): کفّارہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کفّارہ، کفر سے مشتق ہوا ہے جسکے معنیٰ چھپانے کے ہیں اور دین کی اصطلاح میں گناہ کے سبب صدقہ نکالنے، قربانی کرنے اور شرعی عمل انجام دینے وغیرہ کے معنیٰ میں ہے اور چونکہ وہ گناہ کے آثار کو محو کردیتا ہے اور انسان کے گناہ چھپادیتا ہے اس لئے اسے کفارہ کہا جاتا ہے کافر انسان کو

۱۔توضیح المسائل مراجع، آیۃ اللہ بہجتؒ، مسئلہ ۲۰۳۵

۲۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۷۰۳، ۱۷۰۷؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی م ۱۷۱۱، ۱۷۱۵

۱۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۶۶۰؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، م ۱۶۶۸؛ العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، الصوم، الفصل السادس، م ۲۶

کوبھی کافر اس لئے کہا جاتا ہے چونکہ وہ خداوند عالم، قیامت، نبوت جیسے حقائق کا انکار کرتا ہے اور انھیں چھپانے کی کوشش کرتا ہے کفارہ تمام ادیان اور شریعتوں میں اعمال شرعی اور غیر اخلاقی و اجتماعی اصول کے مخالف امور کے برے نتائج کی خاطر انجام دیا جاتا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول اور غضب الٰہی کو ختم کرنا اسکے اہم آثار میں ہے۔ کفارہ کی بہت سی اقسام ہیں مثلاً: معین، مخیّر، مرتب ومخیّر اور کفارہ جمع۔ مذکورہ تمام کفارات کے موارد اپنی اپنی جگہوں پر بیان ہوئے ہیں۔(۱)

کفارۂ جمع

سوال (۲۱۲): کفارۂ جمع کسے کہتے ہیں؟

کفارۂ جمع یعنی ایک غلام کو آزاد کرنے، دو مہینے کے روزے رکھنے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے پر ایک ساتھ عمل کرنا، کفارۂ جمع دو مقام پر متحقق ہوتا ہے:

۱۔ جب انسان اپنے روزے کو حرام چیزوں سے باطل کرے۔

۲۔ جب انسان بے گناہ مسلمان کو عمداً قتل کر ڈالے۔(۲)

تبصرہ: چونکہ موجودہ دور میں غلام کی آزادی ممکن نہیں ہے لہٰذا دوسرے دو مورد کو ایک ساتھ انجام دینا ضروری ہے

کفارۂ روزہ کی قسمیں

سوال (۲۱۳): روزے کے کفارے کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۔ لسان العرب، مادۂ کفر، مجمع البحرین، مادۂ کفر، فرہنگ اصطلاحات فارسی، اللمعۃ الدمشقیۃ

۲۔ توضیح المسائل مراجع، تمام مراجع کرام، مسئلہ ۱۶۶۵؛ تحریر الوسیلۃ، امام خمینیؒ، ج ۲، الکفارات؛ ھدایۃ العباد، آیۃ اللہ صافی گلپایگانی، ج ۲، الکفارات؛ منھاج الصالحین، آیۃ اللہ سیستانی، ج ۳، الکفارات؛ منھاج الصالحین، آیات عظام جواد تبریزیؒ و وحید خراسانی، الکفارات، مسئلہ ۱۵۶۵

جواب: روزے کے کفارے کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ ماہ رمضان میں عمداً روزہ نہ رکھنا اسکا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دو مہینے روزہ رکھنا یا ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا ہے۔

۲۔ ماہ رمضان کے قضا روزے کو ظہر کے بعد جان بوجھ کر توڑنا، اسکا کفارہ دس فقیر کو کھانا کھلانا ہے اور اگر دس فقیر کو کھانا کھلانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین دن روزہ رکھے۔

۳۔ معین نذر کے روزے کا کفارہ: اسکا کفارہ وہی ماہ مبارک رمضان کا روزہ عمداً نہ رکھنے کا کفارہ ہے۔(۱)

اعتکاف کے روزے کا کفارہ: اسکا کفارہ بھی ماہ رمضان المبارک کا روزہ عمداً نہ رکھنے کا کفارہ ہے۔

یوم شک کا روزہ:

سوال (۲۱۴): یوم شک کا روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا دن جسکے بارے میں انسان کو شک ہو کہ ماہ شعبان کا آخری دن ہے یا ماہ رمضان کا پہلا دن ہے اسے یوم شک کہتے ہیں، چونکہ اس روز کی شب لوگوں میں چاند دیکھنے کے بارے میں بات چیت ہوتی ہے یا وہ لوگ جو چاند دیکھنے کی گواہی دیتے ہیں ضروری شرائط نہ رکھتے ہوئے باعث شک و تردید بن جاتے ہیں لہٰذا اس وجہ سے اس روز کو یوم شک کہتے ہیں۔ یوم شک کا روزہ واجب نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص اس دن ماہ رمضان کا روزہ سمجھتے ہوئے رکھ لے تو حرام کام کا مرتکب کہلائے گا۔ البتہ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس دن روزہ رکھے تو ایسی صورت میں ماہ شعبان

۱۔ آیات عظام جواد تبریزیؒ و وحید خراسانی کے نزدیک اس کا کفارہ، کفارہ قسم ہے اور وہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس فقیر کو کھانا کھلانا یا دس فقیر کو لباس عطا کرنا ہے اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو تین دن روزہ رکھے۔

کے روزے یا (اگر قضا روزے اسکے ذمہ ہو) تو قضا روزے کی نیت سے رکھ سکتا ہے۔(۱)

خاموشی کا روزہ

سوال(۲۱۵): خاموشی کے روزے سے مراد کیا ہے؟

جواب: خاموشی کے روزے سے مراد آٹھ قسم کے مفطرات سے پرہیز اور بات چیت سے دوری اختیار کرنا ہے خاموشی کا روزہ حضرت موسیٰ کی شریعت میں بنی اسرائیل میں رائج تھا۔حضرت مریم کو خداوند عالم نے مصلحت کی خاطر حکم دیا کہ معین مدت میں بات چیت سے اجتناب کریں لیکن اسلام میں ایسا روزہ محرمات میں شمار ہوتا ہے۔(۲)

فقیر شرعی

سوال(۲۱۶): شریعت کے اعتبار سے فقیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: تمام مراجع کرام: اس شخص کو فقیر کہا جاتا ہے جو اپنے اور اپنے اہل وعیال کے سالانہ خرچے کا انتظام نہ کرسکتا ہو۔(۳)

افق کا اتحاد:

سوال(۲۱۷): اتحاد افق کا مطلب بتائیں؟

جواب: تمام وہ شہر جو علم ہیئت کے اعتبار سے افق کی ایک لائن پر ہوں ہوں انہیں ہم افق کہا جاتا ہے لہٰذا اگر ان شہروں میں سے کسی ایک میں چاند دکھائی دے اور کوئی رکاوٹ مثلاً بادل بھی نہ ہو تو

۱۔اللمعۃ الدمشقیہ، العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، نیۃ الصوم؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۵۶۸

۲۔العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، کتاب الصوم؛ تفسیر نمونہ، ج ۱۳، ص ۴۵

۳۔توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۱۹۹۲؛ توضیح المسائل، آیۃ اللہ وحید خراسانی، مسئلہ ۲۰۰۹؛ استفتاء، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۶۵

اس لائن پر واقع تمام شہروں میں چاند دیکھا جاتا ہے۔(۱)

حکم اور حاکم

سوال(۲۱۸): رویت ہلال کے سلسلہ میں حاکم اور اسکے حکم سے مراد کیا ہے؟

جواب: ’’حکم‘‘ سے مراد جامع الشرائط مجتہد کا جزئی موضوعات میں شرعی معیار پر اپنا نظریہ بیان کرنا ہے مثلاً مہینہ کی پہلی تاریخ، ولی وسرپرست کا تعین، لوگوں میں فساد کو ختم کرنا وغیرہ۔ یہ حکم تمام مکلفین پر (یہاں تک کہ خود مجتہدین پر بھی) حجت ہوتا ہے۔ ہر ایک کو اس حکم کی پیروی کرنا چاہئے اور کسی بھی مجتہد کو حاکم کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر یہ کہ خود حاکم کے حکم میں مجتہدین کیلئے غلطی ثابت ہو جائے۔ حکم سے مراد فقط خبر دینا اور اعلان کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کے حکم میں ’’حکمت‘‘ جیسا کلمہ استعمال ہونا چاہئے۔ توضیح المسائل میں حاکم سے مراد وہی جامع الشرائط مجتہد ہوتا ہے۔(۲)

۱۔ اجوبۃ الاستفتاءات، آیۃ اللہ خامنہ ای، سوال ۸۳۸؛ توضیح المسائل، مراجع، مسئلہ ۱۷۳۵

۲۔ مبانی تکملۃ المنہاج، کتاب القضاء، ص۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ الوثقیٰ، کتاب الاجتھاد والتقلید، مسئلہ ۵۷، ۶۸؛ العروۃ الوثقیٰ، مسئلہ ۵۷؛ توضیح المسائل مراجع، مسئلہ ۷

بعض فقہی اصطلاحات

اجارہ: وہ معاہدہ جس کے تحت کسی چیز کی منفعت یا کسی شخص کی محنت معینہ اجرت پر کسی دوسرے کے حوالے کی جائے۔

اجیر: جو شخص ایک معینہ معاہدہ کے تحت کسی کام کو انجام دینے کی اجرت اور مزدوری لے۔

احتیاط: وہ روش اور انداز جس کی وجہ سے عمل کے واقع کے مطابق ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

احتیاط مستحب: فتویٰ کے علاوہ احتیاط ہے اسی لئے اس کا لحاظ کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

احتیاط واجب: وہ حکم جو احتیاط کے مطابق ہو اور رفقیہ نے اس کے ساتھ فتویٰ نہ دیا ہو، ایسے مسائل میں مقلد کسی دوسرے مجتہد کی تقلید کر سکتا ہے۔

استمناء: اپنے ساتھ ایسا کوئی عمل انجام دینا جس کی وجہ سے منی نکل آئے۔

جنب: جس شخص کے منی نکلی ہو یا اس نے ہمبستری کی ہو۔

حائض: جس عورت کو ماہواری آ رہی ہو۔

حاکم شرع: وہ مجتہد جس کا حکم، شرعی قوانین کی بنیاد پر نافذ ہو۔

حد ترخص: مسافت کی وہ حد جہاں سے اذان کی آواز سنائی نہ دے اور آبادی کی دیواریں دکھائی نہ دیں۔

حرام: ہر وہ عمل، شریعت کی نگاہ میں جس کا ترک کرنا ضروری ہو۔ (اسے انجام نہیں دینا چاہئے)

زکاۃ فطرہ: تقریباً تین کلو گیہوں، جو، چاول وغیرہ یا اس کی قیمت جو عید فطر کے موقع پر فقراء کو دی جائے یا زکاۃ کے دوسرے مصارف میں لگائی جائے۔

صاع: وہ پیمانہ جس میں تقریباً تین کلوگرام کی گنجائش ہو۔

فقیر: جس کے پاس اپنا اور اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ نہ ہو اور کوئی ایسا ذریعہ بھی نہ ہو جس سے روزانہ کے خرچ کو پورا کر سکے۔

کفارہ: وہ عمل جسے کسی گناہ کی تلافی کے لئے انجام دینا ہوتا ہے۔

کفارۂ جمع: تینوں کفارے (ساٹھ روزے رکھنا، ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا اور غلام آزاد کرنا)

مجتہد: کوشش کرنے والا۔ جو شخص احکام الٰہی کو سمجھنے کے سلسلہ میں ''درجۂ اجتہاد'' تک پہنچ گیا ہو۔ یعنی اس میں اتنی صلاحیت پیدا ہوگئی ہو کہ وہ احکام اسلام کو قرآن وسنت سے حاصل کر سکے۔

مراجع سے رابطہ

www.imam-khomeini.com

www.amam-khomeini.org

www.khamenei.ir

www.khamenei.de

www.wilayah.org

www.sistani.org

www.tabrizi.org

www.makaremshirazi.org

www.lankarani.org

www.saafi.net

www.noorihamedani.com

www.ardebili.com

www.h_ansarian.com

www.jannaati.com

www.mesbahyazdi.org

www.motahari.com

www.nasrollah.net